SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 14, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fourty minutes after ten in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ويل لكل همزة لمزةO الذى جمع مالا وعدده O يحسب ان ماله
اخلدهO كلا لينبذن فى الحطمة O وما ادرلك ماالحطمة O
نارالله الموقدة O التى تطلع على الافدة O انها عليهم موصدةO
فى عمد ممددةO

ترجمہ۔ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔ ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے ۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے ۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو گا ۔ ہر گز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا ۔ اور تم کیا سمجھتے کہ حطمہ کیا ہے ۔ وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ۔ جو دلوں پر جا لپٹے گی (اور)وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے ۔ یعنی (آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں ۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 14, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fourty minutes after ten in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ويل لكل همزة لمزةO الذى جمع مالا وعدده O يحسب ان ماله
اخلدهO كلا لينبذن فى الحطمة O وما ادرلک ماالحطمة O
نارالله الموقدة O التى تطلع على الافدة O انها عليهم موصدةO
فى عمد ممددةO

ترجمہ۔ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔ ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے ۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے ۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہو گا ۔ ہر گز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا ۔ اور تم کیا سمجھتے کہ حطمہ کیا ہے ۔ وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ۔ جو دلوں پر جا لپٹے گی (اور)وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے ۔ یعنی (آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں ۔

OATH- TAKING

جناب چیئرمین۔ جناب ملک حاکمین صاحب آپ حلف اٹھانے کے لئے تشریف لے آئیں۔

(جناب ملک حاکمین نے حلف اٹھایا)

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب! کھرل صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی کہ انہوں نے ہمارے ایک معزز رکن کے لئے خصوصی بندوبست ٹی وی اور کیمرے کا فرمایا۔ لیکن آپ کو میں اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ ہماری جو مجالس قائمہ اور اسٹینڈنگ کمیٹیز ہیں ان کی coverage پر پی ٹی وی نے پابندی لگا دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عجیب بات ہو گی کہ ہماری مجالس قائمہ بن رہی ہیں کچھ کے چیئرمین بھی منتخب ہو چکے ہیں اور جو کام سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے کیا ہے وہ ایک مثال ہے اور اس کا اعتراف دوست تو دوست دشمنوں نے بھی کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کھرل صاحب بھی موجود ہیں۔ وہ وضاحت فرمائیں اور اگر کوئی ایسا فیصلہ ہوا ہے تو اس کو واپس لیا جائے تا کہ جو اسٹینڈنگ کمیٹیز ہیں ان کی coverage عوام تک پہنچ سکے۔

جناب چیئرمین۔ جی کھرل صاحب کوئی ہے ایسا فیصلہ؟

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے معزز سینیٹر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہمیشہ یہ کارروائی رہی ہے، پالیسی رہی ہے حکومت کی کہ جس وقت بھی کوئی ممبر حلف لیتا ہے اس وقت ہمیشہ سب ممبروں کا کسی تمیز کے بغیر ہم حلف televise کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک---

جناب چیئرمین۔ ملک قاسم صاحب کہہ رہے تھے کہ جی میرا جو حلف تھا اس کو televise نہیں کیا گیا تھا۔ تو I assured him کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ جب بھی سیکریٹریٹ ہمیں انفارم کرے گا ہم انشاء اللہ اس کو کوریج دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ جی ملک صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Mr Chairman you have put it in a very awkward position. Malik Hakmeem would think that probably I was objecting to it. I must tell the whole story. It was pointed to me as well as to the Law Minister that Malik Hakmeen is taking oath, the TV team is coming here to televise the oath. Therefore, it was asked whether it would be for all the members or not? Whether it is only for the Government Party or is it for the opposition also which will have this privilege? On that I just remarked, Ch. Shujaat Hussain was also sitting there and I jokingly said that sir, no, this is not correct that the Government party members have their oath televised. Even when I took oath, and Ch. Shujaat took oath we were not televised and it was also decided that whenever any member, whether from the Opposition or as from the Government side, ever takes oath that shall be televised, No.1 sir. And No.2, Hafiz Sahib has taken an exception to the question of the election of the Standing Committees of the Senate. It is very true sir, that no publicity on TV was given as far as the elections of the Chairmen of the Committees are concerned. It was brought to my notice yesterday and for the information of Hafiz Sahib, the yesterday's National News carried this news which included all the elections which have taken place in the Senate Committees and the names of the Chairmen who have been electedàs were given in that. So it is not the question that the Senate Committees, or for that matter Senate proceedings are not coming on TV. I think it was fault of our own, whether it is the Secretariat's fault or if it cannot to be said, it is my fault but I will take it on myself also that it may be our fault that it did not come under TV. It is nothing to do with the Ministry for

Information or the Government's decision.

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ہم تین سینیٹرز قید میں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اور televise نہیں کیا گیا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں جناب۔ جناب بات یہ ہے کہ ہمیں کل لایا گیا۔ سینٹ کا کوئی نمائندہ کسی بھی وقت جب ہم وہاں لائے جاتے ہیں موجود نہیں ہوتا۔ ہمیں آرڈر آف دی ڈے نہیں ملتا۔ سینٹ کو یہ معلوم نہیں کہ ہمیں کہاں ٹھہرایا گیا ہے۔ کچھ نہیں پتہ۔ blank ہم یہاں آئے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی ہاؤس میں complaint کی کہ ہمیں آرڈر آف دی ڈے نہیں پہنچایا جاتا۔ اگر سینٹ کے لوگوں کو نہیں معلوم کہ سینٹرز کو کہاں ٹھہرایا گیا ہے تو it is their duty to find out کہ ہمیں کہاں ٹھہرایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ یہ تو سینٹ کی ذمہ داری ہے۔ we will look into this and see that it should not be repeated. جناب اشتیاق صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔ جناب! جب یہ طے ہوا تھا کہ ان کو اجلاس میں لایا جائے تو یہ بھی اصول میں amend ہوا تھا کہ سٹینڈنگ کمیٹیز کی میٹنگز کے لئے بھی جو لوگ جیل میں ہیں ان کو لایا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ صحیح ہے۔

سید اشتیاق اظہر۔ ہم نے بڑا protest کیا، بہت کہا لیکن ہم کو نہیں لایا گیا۔ آفتاب شیخ صاحب تو خوش قسمت ہیں کہ کل آ گئے۔ مجھے آج صبح کی فلائیٹ سے لایا گیا۔ تو میں کس سے احتجاج کروں۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس قسم کی چیز میرے نوٹس میں لایا کریں۔ So I will ensure that justice is done to you. جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے، وزیر داخلہ یہاں موجود

ہیں، ایوان کی توجہ چترال کے واقعے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جہاں ایک میلہ منعقد کیا جا رہا تھا جس پر کچھ لوگوں نے جمہوری حق استعمال کرتے ہوئے احتجاج کیا ۔ جن میں وہاں منتخب ایم این اے بھی تھے ۔ ان کے خلاف تشدد کیا گیا۔ انہیں گرفتار کیا گیا۔ جس کے اوپر احتجاج ہوا۔ کیا ایک جمہوری نظام میں جمہوری طریقے سے peacefully اپنے خیالات کے اظہار کا جواب لاٹھی اور گولی ہے ۔ کیا حکومت یہ روایت قائم کرنا چاہتی ہے ؟

جناب چیئرمین۔یہ کہاں کا واقعہ ہے ؟

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ چترال کا واقعہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ چلیں اس پر باقاعدہ تحریک کسی طریقے سے لائیں تو پھر اس کو دیکھیں گے ۔

Mr. Chairman: Do you want to respond ? OK.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: For that it was not a political occasion. No one, apart from the Prime Minister, was allowed to speak and she had to announce a package of relief that was to be provided to the people of Chitral. So much so that the Chief Minister was there, the Governor was there, the MPAs were there. They were all there. No one was allowed to come and speak and address the people. So that was the reason: He insisted that he must be allowed to speak. But we said that it is not a political occasion. It is not a politcal rally or a political meeting. We are not allowing anyone from either side to speak. So that is why you should not address the public. That was all. I mean if we had allowed even the Chief Minister to speak, then they had a valid point that yes he was from the People's Party. So he spoke, he must have also had the occasion to speak.

PENAL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: So I have to announce the panel of Presiding Officers. In exercise of the powers conferred by Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, I nominate the followingSenators in order of precedence to form the panel of Presiding Officers for the this Session of the Senate:

1. Mr. Khalilur Rehman.
2. Mr. Muhammad Anwar Bhinder.
3 Mr. Masud Kausar.

Mr. Chairman: Question Hour. Question No. 1, Ch. Shujaat HussainSahib.

Dr. Muhammad Rehan: Before we proceed to Questions Sir, we have to pass some condolence resolutions and offer Fateha, the son of our collegue, Sheikh Sahib was murdered in the days when we were not in session and also the mother of Mir Afzal Khan has expired. I think they should be givenpriority.

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب فاتحہ پڑھیں جی۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ایک چوہدری شجاعت صاحب۔

1. ***Chaudhry Shujaat Hussain:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state total number of persons appointed in OPF since October, 1993 indicating also their names, qualifications,

experience, grade and place of domicile?

Mr. Ghulam Akbar Lasi. Since October 1993, Overseas Pakistanis Foundation (OPF) has hired the services of 66 persons out of which only one Mr. Irshad Hussain, being from the Government surplus pool, is adjusted against a regular post of a clerk. The remaining 65 persons have been appointed on contract basis against the posts of various projects of OPF.

Of these 66 persons, 6 are in executive cadre, 52 in the non-executive cadre and 8 are on consolidated pay.

Details are at annexure- "A", "B" and "C" respectively.

(Pasting of annexure "A", "B" & "C")

Annexure "A"

LIST OF PERSONS APPOINTED IN
EXECUTIVE CADRE ON CONTRACT BASIS IN OPF

S. No.	Name & Designation	Qualification	Experience	OPF Grade	Domicile
1.	Mr. M. Imran Ashraf. Electrical Engineer.	B.Sc (Electrical Eng)	—	7	Punjab
2.	Mr. Muhammad Arif. Site Engineer.	B.Sc (Civil Eng)	3 years	7	Punjab
3.	Mr. Muhammad Asif. Asstt Manager.	ICMA (Diploma in Computer)	—	7	Punjab
4.	Mr. Bahyar Khizar. Architect.	B.Sc (Architecture)	3 years	7	Punjab
5.	Mr. Iftikhar Ahmed Goraya. Asstt Manager.	B.Sc (Civil Eng)	4 years	7	Punjab
6.	Mr. Asghar Ali. Site Engineer.	B.E (Electrical)	—	7	Sindh (U)

Annexure "B"

LIST OF PERSONS APPOINTED IN NON-EXECUTIVE CADRE ON CONTRACT BASIS IN OPF

S. No	Name & Designation	Qualification	Experience	OPF Grade	Domicile
1.	Mr. Nasir Ali, Sub-Engineer.	D.A.E (Civil)	3 years	6	Punjab
2.	Mr. Shahid Rafique Mughal Sub Engineer.	"	—	6	Balochistan
3.	Mr. M. Aslam Khan, Supervisor.	Matric (Certificate Electrical)	21 years	5	Punjab
4.	Mr. Saeed Khan. Revenue Assistant.	B.A.	5 years	4	NWFP
5.	Mr. Zakir Khan, Assistant	F.A.	—	4	NWFP
6.	Mr. Muhammad Ishaq. Accounts Asstt.	F.A.	17 years	4	Punjab
7.	Mr. Arshad Mahmood, Office Asstt.	B.A.	—	4	A.K.
8.	Syed Abdul Fahim Shah. Asstt Sub Editor.	F.A.	10 years	3	Punjab
9.	Mr. Hammad Mushtaq, Clerk.	Matric	—	3	Punjab
10.	Mr. Naeem Iqbal, Clerk.	Matric	—	3	Punjab
11.	Mr. Jahangir Tariq, Clerk.	F.A.	—	3	Punjab
12.	Mr. Arshad Mahmood, Driver.	Matric	12 years	2	FATA
13.	Mr. Abdul Hamid, Driver	Middle	13 years	2	Punjab
14.	Mr. Sher Haider Khan, Naib Qasid.	5th class	10 years	1	NWFP
15.	Mr. Farrukh Mahmood. Naib Qasid.	9th class	6 years	1	Punjab
16.	Mr. Said Nawab. Security Guard.	—	—	1	NWFP
17.	Mr. Jalal Khan, Security Guard	—	—	1	NWFP
18.	Mr. Muhammad Asif. Naib Qasid.	Middle	—	1	Punjab
19.	Mr. Ahmed Din, Naib Qasid	9th class	—	1	Punjab
20.	S. Amir Masud. Account Assistant	B. Com	—	4	Punjab
21.	Mr. Asghar Ali, Account Asstt.	B. Com	2 years	4	Punjab
22.	Mr. Tanveer Ahmed. Accounts Asstt.	B. Com	4 years	4	Punjab
23.	Sub Maj(R) M. Farooq. Security Supdt.	8th class	32 years	5	Punjab
24.	Mr. Amir Shafi, Draftsman	FA	7 years	5	Punjab
25.	Mr. Shafique Ahmed. Computer Clerk.	Matric	3 years	3	A.K.
26.	Mr. Muhammad Afzal. Tube Well Opr.	—	—	1	Punjab
27.	Mr. Allah Dino, Chowkidar	—	—	1	Sindh (R)
28.	Mr. Shafi Muhammad. Chowkidar.	—	—	1	Sindh (R)

S. No.	Name & Designation	Qualification	Experience	OPF Grade	Domicile
29	Mr. Jamil Akhtar, Clerk.	D. Com.	—	3	Punjab
30.	Mr. Imtiaz Ali, Clerk.	B.A.	—	3	Sindh (R)
31.	Mr. Tasneem Parvez Security Guard.	—	—	1	Punjab
32.	Mr. Wajid Ali, Junior Instructor.	B.A (D.A.E) Radio	4 years	5	NWFP
33.	Mr. Sirajuddin. Junior Instructor.	B.A (D.A.E) Radio	—	5	NWFP
34.	Mr. Muhammad Hanif. Naib Qasid.	Middle	—	1	Punjab
35.	Mr. Riaz Hussain. Accounts Asstt.	B.Com	—	4	Punjab
36.	Mr. Faiz Muhammad, Clerk.	F.A	10 years	3	NWFP
37.	Mr. Muhammad Riaz. Naib Qasid.	Matric	—	1	Punjab
38.	Mr. Irshad Hussain, Clerk.	Matric	4 years	3	Punjab
39.	Mr. Muhammad Latif. Security Guard.	—	—	1	Punjab
40.	Mr. Liaqat Ali, Security Guard	—	—	1	Punjab
41.	Mr. Sadaqat Ali, Clerk.	B.A	—	3	Sindh (R)
42.	Mr. Mahboob Hussain. Naib Qasid.	—	—	1	Punjab
43.	Mr. Mumtaz Ahmed, Clerk.	F.A	5 years	3	Punjab
44.	Mr. Shamoon Patres, O.T.A.	F.A.	5 years	3	Punjab
45.	Mr. Aman Ullah Khan. Dispencer/Dresser.	B.A.	2 years	3	Punjab
46.	Mr. Ghulam Haider. Store Keeper.	F.A	14 years	2	Punjab
47.	Mr. Falak Sher, Ward Boy	—	—	1	Punjab
48.	Mr. Abdul Latif, Security Guard	Matric	—	1	Punjab
49.	Mr. Sylvester, Security Guard	—	—	1	Punjab
50.	Mr. Saghir Hussain. Security Guard.	—	—	1	Punjab
51.	Mr. Abdul Raziq, Naib Qasid.	Matric	—	1	Punjab
52.	Mr. Riaz Hussain, Gardener	—	—	1	Punjab

Annexure "C"

LIST OF PERSONS APPOINTED IN OPF ON CONSOLIDATED PAY

S. No.	Name & Designation	Qualification	Experience	OPF Grade	Domicile
1.	Mr. Muhammad Akram, Revenue Expert.	Middle	30 years as Patwar.	Hired	Punjab
2.	Mr. Abdul Karim, Revenue Expert.	Middle	30 years as Patwar.	Hired	Punjab
3.	Mr. Frances Masih, Sweeper.	—	—	Fixed Pay	Punjab
4.	Mr. Abbas Masih, Sweeper.	—	—	Fixed Pay	Punjab
5.	Miss Hina Qureshi. Research Asstt.	B.A	—	Fixed Pay	Federal
6.	Miss Nafeesa Satti. Research Asstt.	M.Sc	—	Fixed Pay	Federal
7.	Miss Shahzana Malik Research Asstt.	M. Phil	2 years	Fixed Pay	NWFP
8.	Mr. Hussain Ashraf. Research Asstt.	M. Phil	1 year	Fixed Pay	Federal

Mr. Chairman: The answer taken as read Supplementary Questions.

(ضمنی سوالات)

جناب چیئرمین۔چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا ! اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ چونکہ سرکاری ملازمین پر اس وقت پابندی لگی ہوئی تھی ۔ تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ پابندی کے باوجود یہ فٹی تھری آدمی جو انہوں نے لکھے ہوئے ہیں یہ انہوں نے کیوں بھرتی کئے تھے۔اور یہ کون لوگ ہیں اور ان کے کوائف کیا ہیں۔

جناب چیئرمین۔ منسٹر فار لیبر۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب! جواب میں اس کی تفصیل دی ہوئی ہے ۔ مفصل طور پر اس کا جواب دیا ہوا ہے کہ چونکہ خود جیسے فاضل ممبر نے کہا کہ پابندی لگی ہوئی تھی اور او پی ایف کے مختلف پروجیکٹس پورے ملک میں چل رہے ہیں اور ان میں جہاں جہاں ضرورت پڑی وہاں ان کو contract بیسز پر یا ایک فکسڈ سیلری بیسز پر ان کو لگایا گیا۔ او پی ایف جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ان کا اپنا ایک بورڈ آف گورنرز ہے اور اس کے تحت ان کو یہ اختیار ہے کہ اگر ان کو ضرورت پڑےسٹاف کی مختلف پروجیکٹس میں، جو پاکستان بھر میں چل رہے ہیں تو وہ عارضی طور پر ایسا کر سکتے ہیں ۔ اسی کے تحت انہوں نے کیا ہے اور ان کے تمام کوائف جواب میں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین۔بہت سارے پوچھنا چاہ رہے ہیں ۔ باری باری جی، گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو لسٹ دی گئی ہے اٹھاون کی ، اس ملک میں ایک صوبہ اوربھی ہے جس کا نام بلوچستان ہے، کیا وہاں سے ان کو کوئی آدمی ملا نہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میں اپنے معزز دوست جو بلوچستان سے ہیں، کے جذبات کی

قدر کرتا ہوں۔ میں خود بھی بلوچستان سے ہوں - یہ جو اس میں بلوچستان کے صرف ایک یا دو لوگ دکھائے گئے ہیں - ایک ہے۔ ٹوٹل جو ہماری strength ہے وہ تقریباً پانچ سو یا ۴۸۵ ہے۔ تو اگر آپ overall ہم سے سوال پوچھیں اور یہ معلوم کرنا چاہیں کہ overall جو ہمارے پاس strength ہے او پی ایف کی اس میں بلوچستان کے کتنے افراد ہیں تو اس لسٹ کے بعد آپ کو یہ شکایت نہیں رہے گی۔ لیکن یہ صرف contract basis پر ہیں۔ اس لیے کہ ہمارے projects جو چل رہے ہیں'۔۔ اب بلوچستان میں اگر ہمارا کوئی پراجیکٹ ہے تو وہاں ہم بلوچستان سے لے لیتے ہیں۔ لیکن یہ پراجیکٹ جس میں ہمیں ضرورت پڑی، کوئی فرنٹیر میں تھا' کوئی پنجاب میں تھا' کوئی سندھ میں تھا یا کہیں اور - لیکن میں یہ یقین دلاتا ہوں اپنے بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ممبران کو کہ کم از کم او پی ایف میں یا جو میری منسٹری ہے اس میں بلوچستان کو پورا پورا اس کا جو شیئر ہے وہ ہم دیں گے اور ہم دے رہے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں - پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ overall پاکستان کے سٹرکچر میں ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر کوئی بلوچستان میں اس قسم کا پراجیکٹ نہیں ہے لیکن یہ بلوچستان کا right بنتا ہے کہ اس کو اس کے کوٹے کے مطابق right دیا جائے - نمبر ایک۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا کہ اس لسٹ میں جو دکھایا گیا ہے اس میں تقریباً تقریباً ان کا تعلق پنجاب سے ہے - کیا ہم ہمیشہ ہر جگہ یہی دیکھتے رہیں گے کہ ہر جگہ پنجاب کی monopoly ہوگی یا دوسرے صوبوں پر بھی رحم فرما کر ان کو بھی کچھ حقوق دئیے جائیں گے؟اس کی گارنٹی جو ہے وہ وزیر اپنے محکمے کی دیں گے اور یہ کب تک ہوگا۔؟

جناب چیئرمین - جی -

جناب غلام اکبر لاسی -جناب چیئرمین! میں خود بھی بڑے دکھ سے اس بات کو کہتا ہوں' مجھے اس بات کا بڑا شدید دکھ ہے کہ بلوچستاں میں او پی ایف کے پراجیکٹس زیادہ نہیں بنائے گئے اور وہاں پر چونکہ پراجیکٹس نہیں تھے لہذا نہ ہی کوئی بھرتی ہوئی جو یہ contract basis پر مانگ رہے ہیں - لیکن میں اپنے دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ بلوچستان کو اس کے کوٹے کے مطابق نمائندگی ملے گی اور او پی ایف کی طرف سے بلوچستان میں مزید پراجیکٹ شروع کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی اشتیاق اظہر صاحب ۔

سید اشتیاق اظہر ۔ generally ہم لوگ discourage کرتے ہیں contractual appointments کو۔ اخبارات میں بھی ہوا تھا ہم نے اس وقت بھی مخالفت کی تھی۔ کیا ضروری ہے کہ سب contract پر رکھے جائیں ؛ regular appointments کیوں نہیں کی جاتیں ؟

جناب چیئرمین۔ جی regular appointments کیوں نہیں کی جاتیں ؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب! یہ ban چونکہ ۱۹۹۲ء سے لگا ہوا تھا اور ہماری حکومت نے پہلی مرتبہ یکم جولائی سے ban ہٹایا ہے۔ ہم نے اسی لئے یہ ban ہٹایا ہے کہ یہ contract پر رکھنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو اور جو بھی appointments ہوں وہ regular ہوں۔ لیکن یہ جو ban ہے یہ ۱۹۹۲ء سے لگا ہوا تھا جس کو ابھی ہم نے ہٹا دیا اور آئندہ ڈاکٹر صاحب کو ایسی شکایت نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ جی یہ ban اتارا نہیں ہٹایا ہے۔ ban اتارا نہیں ابھی تک ۔ ban ہٹا دیا گیا ہے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ یہ جو افراد ہیں اب جبکہ ban ہٹا دیا گیا ہے کیا ان کیلئے دوبارہ درخواستیں طلب کی جائیں گی؛ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب نے کہاہے کہ دو آدمی ہیں ۔ ایک تو وہ ہیں' ایک اس میں مجھے نظر آیا۔ لیکن وہ خود میرٹ پر ہیں یا کوٹے پر ہیں ؛

جناب چیئرمین ۔ جی جناب وزیر صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین! کوئی بتلانے کہ ہم بتلائیں کیا؛

جناب چیئرمین ۔ اصل میں جی ایک چیز ذرا اصول کی طے کر لیں کہ سپلیمنٹری سوالوں کی میں اجازت دوں ۔ کیونکہ بہت سے اہم ہوں گے اور آئندہ بھی آئیں گے۔ لیکن یہ ہے کہ اگر اس میں بہت زیادہ ہو جائیں گے تو باقی رہ جاتے ہیں ۔ اور رولز کے مطابق تو تین یا چلیں چار کر لیں۔ تھوڑی بہت ہو سکتی ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ چھوٹا سا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں چھوٹا سا ۔ دیکھیں ناں چھوٹا سا وہ بھی پوچھنا چاہ رہے ہیں ۔ مندوخیل صاحب پوچھنا چاہ رہے ہیں ۔ جام کرار صاحب پوچھنا چاہ رہے ہیں ۔ اور آپ کی جانب سے اشتیاق اظہر صاحب کو میں نے موقع دے دیا ہے۔ اس لیے فضل آغا صاحب۔ جی آپ کو موقع مل گیا ہے آپ کی پارٹی کے لیڈر نے پوچھ لیا ہے۔ جی فضل آغا صاحب؛ دیکھیں ناں' اب میں کتنے کی اجازت دے دوں ۔

شیخ آفتاب احمد۔ جی ایک بہت اہم سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ میں اس سے پہلے فضل آغا صاحب کو۔ لیکن یہ ہے کہ ایک اصول طے کرلیں کہ زیادہ نہ ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب! میں سب سے پہلے لاسی صاحب کا مشکور ہوں کہ یہ ہمیشہ ہی زبانی جمع خرچ سے کام چلاتے رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں projects نہیں ہیں ۔ ہمیں دکھ یہ ہے کہ نو مہینے ان کو بھی ہونے والے ہیں اگر پہلے projects نہیں تھے تو انہوں نے اپنے نو مہینوں میں کیا کمال کرکے دکھائے ہیں جبکہ ان کی constituency بھی ہے اور کیبنٹ میں' جیسےانہوں نے کہا' کہ ہمارے کوٹے پر نمائندگی بھی بلوچستان کی کرتے ہیں۔ اور دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ adjustment کا سلسلہ لاسی صاحب جائیں گے کہ اپنے لوگوں کو نوازنے کا adjustment کا جو سلسلہ ہے یہ کب تک چلتا رہے گا ؟۔ اس لئے کہ بارہ کروڑ عوام اس انتظار میں ہیں کہ open competition ہو گریڈ ایک سے لے کر گریڈ ۱۷ تک تا کہ ہم ایپلائی کر سکیں ۔ پچھلے چار پانچ سال سے پابندی چلی آ رہی ہے ۔ ایک تو ابھی پچھلے دنوں بابر صاحب نے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کو اوور رول کرتے ہوئے ۲۶ ہزار آدمی پلیسمنٹ بیورو کے ایڈ جسٹ کئے ہیں۔ کمیٹی میں ہم نے پوچھا ہے کہ آپ نے کس طرح اوور رول کیا ہے اس سارےفیصلے کو تو انہوں نے کہا کہ ایک کمیٹی بنائی تھی اور یہ ہماری سروس کمیٹی میں under discussion ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں صاحب سمجھتا ہوں کہ بیچ میں ٹوکنے کا طریقہ کار مناسب نہیں ہے آپ میں برداشت کرنے کا مادہ ہوناچاہئیےمیں نیشنل انٹرسٹ میں بات کر رہا ہوں ۔ تیسری بات یہ ہے کہ جہاں ہم دیکھتے ہیں نئی نئی پوسٹیں create ہو رہی ہیں اور لوگوں کو ایڈجسٹ کیا جا رہا ہے تو باقی قوم کہاں چلی جائے جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے نہیں

ہے سب سیاسی فیلڈ میں نہیں ہیں ۔ تو یہ بتائیں کہ یہ سلسلہ کب تک discourage کریں گے اور کب کریں گے اور نئی appointments کس طرح ہوں گی ۔

جناب چیئرمین۔ وزیر صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ ماضی میں ۹۲۔ میں اس طرح ban لگا اور اس کے بعد جس طرح لوگ گئے ۔ کوئی اس کا criterion نہیں تھا اور لوگوں کو بھرتی کیا گیا ۹۲۔ کے بعد اور ہم نے ابھی ban ہٹایا ہے اور ہم نے کہا ہے کہ اب جو بھی بھرتی ہو گی جس کو بھی ہم لگائیں گے باقاعدہ ایک process ہوگا اور طریقہ کار ہے ملازمت دینے کا اس کے تحت ہم ملازمت دیں گے۔ اگرہمیں اپنے لوگوں کو نوازنا ہوتا اپنے جیالوں کو نوازنا ہوتا تو ہم بھی ban کو جاری رکھتے اور ہم لوگوں کو لگا دیتے ہم نے تو اسی لئے ban ہٹایا تاکہ پاکستان کےبارہ کروڑ لوگوں کو یہ موقع ملے اس بات سے قطع نظر کہ کس کاتعلق کس پارٹی سے ان سے ہم نے درخواستیں طلب کی ہیں ۔ آپ اخباروں میں آج کل دیکھتے ہوں گے کہ ہم نےباقاعدہ تمام posts کو ایڈورٹائز کیا ہے ۔ اگرمیرے بھائی اخبار پڑھتے ہوں گے تو روزانہ بڑی تفصیلات ملازمتوں کی پائیں گے۔ ہم نے پاکستان کے بارہ کروڑ لوگوں کے لئے ہزاروں ملازمتیں فراہم کی ہیں اور ان کو ہم اخباروں میں ایڈورٹائز کر رہے ہیں اور ہم باقاعدہ گورنمنٹ کے طریقہ کار کے مطابق ہم ان کو بھرتی کریں گے ۔

جناب چیئرمین :۔ آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! جو "Annexure "A جواب میں پیش کیا ہے اس میں جو تناسب بنتا ہے وہ ۲۰ اور ۸۰ کا بنتاہے سندھ کا کیونکہ چار رورل کو دیے انہوں نے اور ایک دیا اربن کو ان کےاپنےمطابق، دوسرامیرا سوال یہ تھا کہ ان appointments کا lease of contract کیا ہے ۔یہ انہوں نے کلیئر نہیں کیا اگر contractual appointments ہیں ٹینڈر پوسٹ ہے یا contractual appointments ہیں تو ان کا پیریڈ کیا ہے ۔۲۰ اور ۸۰ کاتناسب اس میں آیا ہے۔

جناب چیئرمین: "Annexure "A میں تو صرف ایک سندھ اربن سے ہے

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ایک اربن سندھ اور چار رورل کا ہے

جناب چیئرمین: وہ تو 'بی' میں ہے' اے' میں صرف ایک سندھ اربن کا ہے رورل نہیں ہے۔ جی وزیر صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی: ۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ جتنی appointments ہیں یا یہ جو contract پر ہم نے لئے ہیں یہ ہم نے پروجیکٹس پر سے جہاں جہاں ضرورت پڑی وہاں لیا۔ اس میں کوٹہ سسٹم کو follow کرنا کوئی لازمی نہیں تھا ۔ یہ تو پروجیکٹ وائز appointments ہیں اور ان کی جو مدت ہے جب پروجیکٹ ختم ہو گیا تو ان کی سروس ختم ہو گئی ۔

جناب چیئرمین: دوسرا سوال ان کا یہ تھا کہ contract appointments ہیں تو کس عرصے کے لئے کی گئی ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی: جیسے میں نے عرض کیا کہ اگر کسی پروجیکٹ کے لئے particularly contract پر کسی کو لیا ہے تو جب اس کا contract ختم ہو جائے گا تو اس کی مدت ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: اب next Question پر چلتے ہیں سوال نمبر ۲ چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔

2 . *Chaudhry Shujjat Hussain: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Pakistan Post Office has established postal exchange link with Israel?

Syed Iqbal Haider: No.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ فی الحال دونوں ملکوں کے درمیان ڈاک کے تبادلے کے لئے کون سے ذرائع استعمال کئے جا رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین: جی جناب اقبال حیدر صاحب اس کا جواب کون دے گا

جناب غلام اکبر لاسی : میں دوں گا۔

جناب چیئرمین : فرمائیے۔

جناب غلام اکبر لاسی : انہوں نے پوچھا تھا کہ کیا اسرائیل کے ساتھ ہمارا کوئی پوسٹل ایگریمنٹ ہے تو ہم نے جواب دیا ہے کہ نہیں ۔ اس میں یہ واضح بات ہے کہ اسرائیل کے ساتھ ہم کسی قسم کا ایسا سمجھوتہ نہیں کرسکتے۔ ہمارے پاس سے اسرائیل کے لئے کوئی ڈاک قبول نہیں ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین، اگلا سوال چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔

3 . * Chaudhry Shujjat Hussain: Will the Minister for Communications be pleased to refer to Senate Starred Question No. 12, replied on 10th May, 1994 and state the amount of mobilisation advance paid to the Turkish Company in connection with Islamabad-Peshawar Motorway?

Syed Iqbal Haider: The Islamabad-Peshawar Motorway was awarded to M/s Bayindir Turkish Firm and a mobilization advance of Rs. 636 million was paid on 13-10-1993. This amount was 4% of the contract cost.

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ بہت اہم سوال ہے اسلام آباد پشاور ہائی وے کا ۔ اس سلسلے میں پہلے بھی لاسی صاحب نے ہی جواب دیا تھا اور کہا تھا کہ تقریباً پانچ سو پچیس کروڑ روپے ہرجانے کا دعویٰ ٹرکش فرم نے ہمارے اوپر کیا ہوا ہے ۔ آج جواب دیتے ہوئے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ۶۳ کروڑ جو ہیں یہ ہم نے ان کو ایڈوانس کے طور پر ادا کیا ہوا ہے ۔ کیا یہ جانا پسند کریں گے کہ جو ایڈوانس ٹرکش کمپنی کو دیا گیا ہے وہ ہرجانے کی رقم میں شامل ہے اور جو دعویٰ انہوں نے ان کے اوپر کیا ہوا ہے اس میں سے کتنی رقم انہوں نے قبول کی ہے اور سارے کے سارے دعوے کے متعلق آج تک حکومت کی کیا پالیسی رہی ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاسی صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔جناب! جیسا کہ معزز ممبر نے پوچھا ہے کتنا ایڈوانس دیا گیا ہے تو ہم نے کہا ہے کہ ۶۲ کروڑ روپیہ ہم نے ان کو ایڈوانس دیا ہے ۔ اس کے لئے ان کی ہمارے پاس ایک بینک گارنٹی ہے اور ان کا جو کلیم ہے ابھی تک اس پر نیشنل ہائی وے اتھارٹی اور کمپنی کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے ۔ اس کا کوئی اس سے تعلق نہیں ہے ۔ یہ ۶۲ کروڑ روپیہ ان کو موبلائزیشن ایڈوانس چار فی صد کے حساب سے دیا گیا ہے اور ان کا جو کلیم ہے وہ تو اس وقت کی بات ہے جب کہ اس کا فیصلہ ان کے حق میں ہو ۔ ہمارے پاس ایک کلیئر ایگریمنٹ ہے جس کے تحت ہم کسی بھی وقت وہ Agreement terminate کر سکتے ہیں۔ اس میں ہمارے پاس جو بینک گارنٹی ہے ہم یا تو وہ ۶۲ کروڑ جو ایڈوانس دیا ہے وہ واپس لیں گے یا وہ ہم گارنٹی سے وصول کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب خلیل الرحمان صاحب ۔

جناب خلیل الرحمان ۔ جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب ترکی گئے تھے تو کیا یہ موضوع وہاں پر under discussion آیا تھا اور یہ جو cancellation ہوئی ہے اس سے ہمارے Turkish-Pakistan relationship پر کچھ effects ہونے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی غلام اکبر لاسی صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب! اس کا جواب پہلے بھی یہاں دیا گیا تھا اور یہ ترکی کی ایک پرائیویٹ فرم کا contract تھا ۔ اس کا کوئی تعلق ترکی اور پاکستان کے تعلقات سے نہیں ہے۔ بلکہ پرائم منسٹر صاحبہ بھی وہاں تشریف لے گئی تھیں اور ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ ابھی ترکی کے سفیر سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ اس میں پاکستان کے ترکی کے ساتھ تعلقات خراب ہونے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ پروجیکٹ ہمارے لئے مفید نہیں تھا یا ہم اس کو afford نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم نے اس کو کینسل کیا ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس کا پاکستان اور ترکی کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس میں ابہام ہے ۔ معزز سینیٹر نے جو سوال

پوچھا ہے وہ یہ ہے کہ پرائم منسٹر صاحبہ جب وہاں دورے پر گئی تھیں تو کیا یہ معاملہ under discussion آیا تھا یا نہیں آیا تھا ۔ ابھی لاسی صاحب یہ بھی فرما رہے ہیں کہ میری ان کے سفیر سے بھی ملاقات ہوئی ہے تو کیا سفیر سے ملاقات کے دوران یہ معاملہ زیر بحث آیا تھا یا نہیں آیا تھا یہی بتا دیں؟

جناب چیئرمین۔ جناب غلام اکبر لاسی۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ ترکی کی حکومت نے کسی قسم کی تشویش کا اظہار پرائم منسٹر صاحبہ کے دورے کے دوران نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب جام کرار صاحب۔

جام کرارالدین۔ وزیر موصوف یہ بتائیں کہ یہ ادائیگی جو ہوئی ہے ۶۲ کروڑ کی وہ ۹۲ ۱۲-۱۰-۱۹ کو ہوئی ہے ۔ اس دس مہینے میں کوئی گراؤنڈ ورک ہوا ہے یا نہیں ہوا؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ کیا ہوا ہے؟

جام کرارالدین۔ گراؤنڈ ورک ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے کیوں کہ دس مہینے گزر چکے ہیں آپ نے ادائیگی کی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔جناب غلام اکبر لاسی۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ کوئی نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ کوئی نہیں ہوا ۔ اگلا سوال ڈاکٹر ریحان صاحب سوال نمبر ۴۔

4. **Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) the qualifications and other experience required for appointment against the post of Additional Draftsman (BPS-20) in the Law, Justice and Parliamentary Affairs Division, Islamabad.

(b) names of the Officers of the Law, Justice and Parliamentary

Affairs Division who qualify for promotion to the post of Additional Draftsman in accordance with the recruitment rules; and

(c) whether it is a fact that some one from outside the Law and Justice Division is being considered for the post of Additional Draftsman (BPS-20) in contravention of the prescribed recruitment rules. If so, the reasons thereof?

Syed Iqbal Haider: Ad-seriatim replies to the question are as follows:--

(a) Law Graduate with experience in Legislative Drafting haveing 15 years service in Grade-17 and above relaxable to 10 years service in Grade-18 in case of Direct Recruit in the Grade and to 3 years service in Grade-19, who holds the post of Deputy Draftsman (B-19) on regular basis in the Law, Justice and Parliamentary Affairs Division.

(b) Mr. Mohammad Azam Warriach, Deputy Draftsman (B-19).

(c) Yes. Since Mr. Mohammad Azam Warriach was recently promoted as Deputy Draftsman on 8-3-1994, therefore, it was decided to appoint as experinced officer against the vacancy from out side the Law, Justice and Parliamentary Affairs Division.

جناب چیئرمین۔ آفتاب احمد شیخ۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Is it a fact that one Mr. Manzoor Hussain Memon has been appointed in violation of all the rules and laws. The

rules quoted are correct?

جناب چیئرمین۔ آپ پوچھ رہے ہیں کہ یہ رولز صحیح ہیں لیکن منظور حسین صاحب کی appointment ہوئی ہے یا نہیں ۔ جی کون جواب دے گا اس کا ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ سید اقبال حیدر صاحب جواب دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب نہیں ہیں وہ آتے ہیں تو جواب دیں گے ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ وہ ابھی آ جاتے ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس کو defer کر دیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے وہ آتے ہیں تو پھر آپ دوبارہ پوچھ لیں ۔ اقبال حیدر صاحب نہیں ہیں ۔ کسی کو بھیجیں کہ ان کو بلوا لیا جائے ۔ جی اگلا سوال نمبر ۵ ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

5. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of students in Islamabad Model College for Boys G-10/4, Islamabad, and the number of buses provided to that institution; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide more buses to that College; if so, when?

Syed Khurshid Ahmed Shah: (a) There is only one bus for 909 students studying in Islamabad Model College for Boys, G-10/4, Islamabad.

(b) An amount of Rs.1.5 million has been included in development scheme for purchase of two buses for the institution. Efforts for obtaining necessary funds are being made and the institution will hopefully, be provided

two more buses during 1994-95.

(ضمنی سوال)

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا! جواب میں بتایا گیا ہے پارٹ "بی" میں کہ انہوں نے پندرہ لاکھ روپے رکھے ہیں ۔ کیونکہ یہ خود انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ ۹۰۹ طلبا کے لیے ایک بس بالکل ناکافی ہے۔ تو دوسرا۔ Sir are you attending me?

Mr. Chairman: Yes.

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ تو انہوں خود مجھے بتایا ہے وزیر صاحب نے کہ یہ پندرہ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں دو بسوں کے لئے ۔ پندرہ لاکھ روپے میں تو ایک بھی نہیں خریدی جاسکتی۔ تو دوسری بات جو انہوں نے کہا کہ ۹۴ - ۹۵ میں سے کوششیں ہو رہی ہیں ۔ تو اب چونکہ بجٹ پاس ہو گیا ہے ۔ تو جو چودہ نئی پوزیشن ہے بتائیں کہ یہ کب مہیا کریں گے ۔؟

جناب چیئرمین ۔ جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! یہ ۹۰۹ طلبا جو ہیں یہ سارے کے سارے بسوں سے ٹرانسپورٹ نہیں ہوتے ۔ ایک بات ۔ دوسری بات یہ ہے بجٹ اب allocate ہوا ہے اور اگست تک یہ پیسہ جو ہے وہ ایجوکیشن منسٹری کو مل جائے گا ۔ یہ دو coaches کا جو اسٹیمیٹ لگایا ہے یہ یقیناً اس سے پہلے طے کرلیا گیا ہے ۔ کہ وہ خریدی جائیں گی اور یہ پیسے کافی ہیں دو coaches کے لئے ۔ جو اس کالج کے لیئے درکار ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔اور کوئی سوال ۔ نہیں ہے جی ۔ اگلا نمبر ۶ ڈاکٹر ریحان صاحب جی ۔

6. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Education be pleased to state the list of text books and their approved prices prescribed for Class II and VII for the Federal Government Educational Institutions?

Syed Khurshid Ahmed Shah:

Class II

A.	General Federal Government Schools	
	Subject:	
(i)	Dusari Darsi Kitab Urdu	Rs. 7.75
(ii)	Mathematics.	Rs.14.30
B.	Federal Government Model Schools	
(i)	Dusari Darsi Kitab Urdu.	Rs. 7.75
(ii)	Mathematics.	Rs.13.60
(iii)	Steps to English.	Rs.30.00
(iv)	English Work Book.	Rs.15.00
(v)	Science.	Rs. 5.25

Class VII

A.	Federal Government General Schools	
(i)	Urdu	Rs.13.75
(ii)	Mathematics.	Rs.16.75
(iii)	English.	Rs. 7.35
(iv)	Science.	Rs.16.50
(v)	Dinayiat.	Rs. 3.10
(vi)	Social Studies.	Rs. 6.80
(vii)	Arabic	Rs. 9.80
	or Persian.	Rs. 6.55
(viii)	Home Economics.	Rs.13.15
(ix)	Agriculture Education.	Rs. 7.00
(x)	Arts & Drawing.	Rs. 8.65
B.	Federal Government Model Schools	

(i)	Urdu.	Rs.13.75
(ii)	Mathematics.	Rs.15.70
(iii)	Guided English Book.	Rs.53.00
(iv)	Silver Bells Book 4.	Rs.20.00
(v)	Sixth English Work Book.	Rs.23.00
(vi)	Science.	Rs.14.90
(vii)	Dinayiat.	Rs.13.10
(viii)	Social Studies.	Rs.16.45
(ix)	Arabic.	Rs. 9.80
(x)	Home Economics.	Rs.13.15
(xi)	Arts & Drawing.	Rs. 8.65

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ یہ جواب اگر آپ ملاحظہ فرمائیں کلاس سیون کے لئے دینیات جوہے کتاب تین روپے دس پیسے میں ملتی ہے ۔ جب کےفیڈرل ماڈل سکولز کے لئے دینیات کی کتاب کی قیمت ۱۳ روپے دس پیسے ہے ۔ یہ سمجھ نہیں آتی کہ ادھر کسی اورقسم کی کتاب پڑھائی جاتی ہے ۔ کہیں پر مکمل اور کہیں پر نامکمل یا آدھی ادھوری قسم کی ۔ اس کا جواب بہت ضروری ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں جناب والا! وہ جو پرائیویٹ پبلک سکولز ہیں اور جو گورنمنٹ کے ادارے ہیں جیسے بورڈ ہے وہ پرنٹ کراتے ہیں تو ان کی اپنی قیمتیں ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ رول دونوں پرلکھا ہوا ہے فیڈرل گورنمنٹ جنرل سکولز اور فیڈرل گورنمنٹ ماڈل سکولز دونوں گورنمنٹ کے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ ماڈل سکولز جو ہیں ان کا جو structure ہے وہ بنیادی طور پر یہ پرائیویٹ سکولز ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یعنی اس لئے یہ سستی ہیں۔ کہ پرائیویٹ سکولز ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب مہنگی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! اس طرح باقی کی بھی اگر آپ قیمت ملاحظہ فرمائیں۔ آپ یہاں پر-------

جناب چیئرمین۔ تو یہ کیا بات ہے کہ سائنس کی ۱۶۵۰ جنرلز سکولز کے لئے تو نیچے کی سستی ہوگئی ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی یہ مختلف پرنٹڈ ہیں اصل میں۔

جناب چیئرمین۔ پھر کوئی اصول تو نہ ہوا ناں جی پھر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ صورتحال یہ ہے جی کہ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر غور سے اس کو پڑھیں۔ تو ایک چیز آپ کو محسوس ہوگی کہ کلاس ون سے تھری تک صرف دو کتابیں ہیں۔ اگر ملاحظہ ہو۔ اس میں یہ ہے کہ original book انہوں نے بنائی ہے specially foundation کے لئے اس کے اندر تمام سبجیکٹ ہیں سوشل سائنس کے اور دوسرے بھی۔ جنرل نالج کے جتنے بھی prescribed ہیں۔ وہ ایک کلاس کے اندر سمودیئے ہیں۔ اور بلکہ جب یہ کلاس تھری کے بعد میں آتے ہیں تو مختلف مضامین کے لئے مختلف کتابیں ہیں۔ original books چھاپی گئی ہیں۔ اور اس میں جو گورنمنٹ کی طرف سے کتابیں ہیں۔ ان کی قیمت مقرر کی گئی ہے اور جو مارکیٹ میں دوسری طرف سے آتی ہیں۔ ان کی قیمتیں اور ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب یہ بہت ضروری بات ہے اور بات اصول کی ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے۔ وزیر صاحب سے---- جناب والا! یہ کہیں پر قیمت کچھ ہے اور کسی جگہ قیمت چار گنا زیادہ ہے۔ جناب والا! اس کی باقاعدہ تحقیقات ہونی چاہیئے۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا۔ بات دراصل یہ ہے کہ یہ اپنے من پسند قسم کے پبلیشر کی کتابیں بیوروکریسی جو ہے وہ منظور کرتی ہے۔ تاکہ ان کو ان سے کمیشن حاصل ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! سیدھی سی بات ہے کہ لینے والے پر منحصر ہے کہ وہ کونسی کتاب لیتا ہے جو دو قسم کی قیمتیں ہیں۔ اب اگر وہ کتاب کسی نے مارکیٹ کی ہے۔ تو اگر اس کی قیمت زیادہ ہے تو کم سیمت والی وہ لے سکتا ہے۔ اس میں جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں کہ مختلف قسم کے cheap editions بھی ہوتے ہیں اور مہنگے بھی ہوتے ہیں تو یہ تو لینے والے پر منحصر ہے کہ if we want to buy, the cheaper books, we can do that, if we want........ آپ نے جو قیمتیں دی ہیں۔ وہ prevalent ہیں مارکیٹ میں کتابوں کی اگر دیکھیں تو اس میں اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ basic question اس کے باوجود بھی یہ سارا split up دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وزیر صاحب نے ذرا صحیح نہیں کہا ہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا دینیات کلاس سیون، فیڈرل گورنمنٹ جنرل سکول میں جو دینیات ہے اور پھر فیڈرل گورنمنٹ ماڈل سکول میں بھی دینیات ہے۔ کیا وہ آزادی سے اس کے بجائے کوئی اور لے سکتا ہے خرید سکتا ہے۔ یعنی کیا کورس میں particularly prescribed کتاب نہیں ہے، یہاں وزیر صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ آدمی کی مرضی پر ہے۔ یہ جو کورس یہاں رکھا گیا ہے یہ جناب والا مرضی کا نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! جو مختلف کلاسز کی یا ہر کلاس کی دینیات ہے اس میں مضامین زیادہ ہیں وہ prescribed book ہے اس کی قیمت علیحدہ ہے دوسری چھوٹی کلاسز کی علیحدہ ہیں۔ یقینی بات ہے اس کی ضخامت اور اس صفحات اور صورتحال میں اختلاف ہے اس وجہ سے اس کی قیمت میں فرق ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ بات یہ ہے کہ یہ کتاب کیوں رکھی گئی ہے، ایک کورس ہے، دونوں کلاس سیون ہیں۔ سوال یہ ہے کہ دو علیحدہ علیحدہ کیسے approve کی گئی ہیں کہ ایک خاص قسم کی کتاب چھوٹی ہے اور دوسری جو ہے ضخیم ہے، کیوں؟

جناب چیئرمین۔ چلیں انہوں نے جواب تو دے دیا ہے۔ ایجوکیشن منسٹر آئیں گے

تو مزید وضاحت ان سے لے لیں گے۔ جی اگلا سوال سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔ جی
جی جناب next, no supplementary, answer taken as read خلیل الرحمٰن نمبر ۹۔

9. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state the time by wich various vacancies of Judges in the High Courts and Supreme Court would be filled?

Syed Iqbal Haider: The present Government has already appointed 6 Judges including the Chief Justice in the Supreme Court of Pakistan, 10 Judges including the Acting Chief Justice in the High Court of Sindh and 7 Judges in the Peshawar High Court during the period from 20th October, 1993 till 26th June, 1994.

The remaining vacancies of the superior courts Judges will be filled in near future.

Mr. Khalil-ur-Rehman: There are couple of inter-related supplementaries Sir. One is that we seem to have developed a known trend to appoint Acting Chief Jutice and is there any particular reason for it. We have had Chief Justice of Supreme Court who was acting for a while and then he was seen off and we have got a proper Chief Justice now. We have in this list now again an Acting Chief Justice of High Court in Sindh. Is there a particular reason? The related second question is, Sir, that there is a standard procedure which relates to the selection of Judges. It is on the recommendation of Chief Justice of the High Court, Chief Justice of the Supreme Court with meaningful consultation with the President. Now I would like to know whether these procedures have been fulfilled in the letter and spirit?

جناب چیئرمین۔ جی لا منسٹر صاحب تو نہیں ہیں۔ ان کو بلائیں جی، ان کے دو سوال

som we will wait for him in the ایسے آئے جہاں پر دوبارہ کرلیں، بلالیں تو بہتر ہے

meantime اگلا سوال پروفیسر خورشید احمد صاحب نمبر ۱۰، جی answer taken as read

10 . *Prof . Khurshid Ahmed: Will the Minister for Labour , Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that in violation of rules a person has been promoted as Assistant Chief-OP in absentia, against direct quota, in the Ministry, if so, its reasons?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: No.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ PCO کے متعلق پروفیسر صاحب نے پوچھا ہے لیکن PCO's اور ٹیلیفون کنکشن کے ساتھ ضروری بات ٹیلیفون کی ڈائریکٹری کی ہوتی ہے ہر سال پہلے وہ جنوری میں مل جاتی تھی اور اب جناب جولائی بھی ختم ہونے والا ہے اور ابھی تک کسی کو ڈائریکٹری نہیں ملی ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ آپ کس سوال کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ یہ تو لیبر کے بارے میں سوال ہے۔ اگلا سوال نمبر ۱۱ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔ Answer taken as read.

11 . *Prof . Khurshid Ahmed: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) number of public call offices installed from the quota of Ministers , Senators , Members of National and Provincial Assemblies specially in the districts of Bahawalnagar , Bahawalpur, Layyah and Rawalpindi during the years 1990-91, 1991-92, 1992-93, 1993-94;

(b) telephone number of PCO installed specially for long distance calls from the quota of every Senator, Member of National and Provincial Assembly and Ministers with dates of

their approval, installation of poles, provision of necessary equipment and date of commissioning, separately; and

(c) the reasons for not providing or installing VHF telephone connection from the quota of these elected representatives?

Syed Iqbal Haider: (a) 73 PCOs installed in the districts of Bahawalpur, Bahawalnagar, Layyah and Rawalpindi. Details are at Annex-"A".

(b), (c) Information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as available.

Detail of PCOs installed

Annexure-"A"

Nature of installation	Bahawalnagar	Habawalpur	Layyah	R.Pindi
1. P.M. Directives (1993-94)	11	---	---	---
2. M.N.A. Quota (1991-92)	11	8	8	23
3. M.N.A. Quota (1992-93)	1	1	1	1
4. M.N.A. Quota (1993-94)	---	---	4	---
5. Senators Quota (1991-92)	---	---	---	2
6. Chief Minister (1992-93)	---	---	---	2
Total:	23	9	13	28
GRAND TOTAL:		73		

Mr. Chairman: Any supplementary?

پروفیسر خورشید احمد - The information is being collected اصل تو وہی تھا اس لئے کہ میں جاننا چاہتا تھا کہ اس میں کیا کیا دھاندلیاں ہوئی ہیں اور میں نے بہت سے cases recommend کیئے تھے جو ان کے کہنے پر نہیں کیئے گئے ہیں کہ وہاں آبادی کم ہے لیکن جہاں دیئے گئے ہیں وہاں اس سے بھی کم آبادی ہے۔ وہ سارا جواب نہیں دیا گیا ہے اور یہ مسلسل مسئلہ ہے کہ یہ جو بھی sensitive معلومات ہوئی ہیں اسے بر وقت نہیں لیا جاتا اور اس کے بعد پھر سیشن ختم ہو جاتا ہے۔ پچھلے سیشن میں بھی آپ کو یاد ہوگا کئی سوالات کے جوابات نہیں آئے اور غالباً آخری وقت تک نہیں آئے۔

جناب چیئرمین۔ یہ صحیح بات ہے۔ اس میں بھی اقبال حیدر صاحب ہیں۔ کیا کیا جائے اکبر لاسی صاحب آپ جواب دیں گے اس کا۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جی جناب اس کے جواب ابھی نہیں پہنچے ہیں اس کو اگر ڈیفر کردیں تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں نہیں پہنچے ہیں، اصل سوال تو یہی ہے ناں کہ کیوں نہیں پہنچے ہیں۔ یعنی اکثر ہوتا ہے کہ آپ کے محکمے والے بروقت جوابات نہیں دیتے اور پھر اجلاس آپ کو پتہ ہے کہ دو ہفتے یا تین ہفتے ہوتا ہے۔ پھر بات نکل جاتی ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ ہوسکتا ہے کہ سیکرٹریٹ کی طرف سے ان کو کچھ دیر سے سوال پہنچا ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ دیکھ لیتے ہیں ہم کوشش کرتے ہیں کہ جو نوٹس ہوتا ہے وہ جتنا وقت ہوتا ہے اس میں دے دیتے ہیں اس کیس میں میں دیکھ لیتا ہوں۔ ذرا پتہ کرلیں کہ کب دیا ہے نوٹس؟ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے پاس یہ انفارمیشن ہے کہ پی ایم ڈائریکٹو پر گیارہ ہوئے تو سوال یہ ہے کہ ان گیارہ کی تفصیل بھی ہوگی۔ تو تفصیل کیوں چھپائی جارہی ہے۔ اگر ان کے پاس یہ اطلاع ہے کہ گیارہ ہوئے ہیں تو لازماً معلوم ہونا چاہیئے

کہ کس ایم این اے کے اور کون سا علاقہ ہے ایک ہی ساتھ یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ آپ آدھی انفارمیشن دے رہے ہیں اور باقی نہیں دے رہے ہیں ۔اقبال حیدر صاحب آ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔اقبال حیدر صاحب آپ ہیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔نہیں سر کمیونیکیشن کے میرے پاس ہیں انہوں نے یہی بی اور سی کے لئے کہا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ تو اس میں اس طرح کریں ناں کہ آپ نوٹس ذرا دیکھیں جی کب گیا ہے نوٹس یہ ۱۵ جون کو گیا ہے جی آپ کی منسٹری کو یہ نوٹس موصول ہوا ہے ہمیں ۳۰ مئی کو اور ۱۵ جون کو چلا گیا تو کافی وقت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ذرا پوچھنا پڑے گا کہ کیا بات ہے کہ یہ لیٹ ہوا ہے ۔کل یا پرسوں کہ کیوں وہ لیٹ کر رہے ہیں کیونکہ یہ اکثر ہوتا ہے یہ اپنی وزارت سے ضرور پوچھیں۔

جناب غلام اکبر لاسی۔جی بہتر ہے جی میں ضرور پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر اس کو کیا کیا جائے پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔اس کو ڈیفر کریں جی تا کہ پرسوں ہمیں یہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب یہ نوٹ کرلیں کہ یہ جو delay ہو رہی ہے اور منسٹری والے you see they just sometime gloss over اور اس میں نوٹس بھی کافی ہے کوئی یہ کم بھی نہیں ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! اسے specify کردیں اتوار چونکہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے Tuesday کو یہ انفارمشن ہمیں ضرور دیں ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی اب اقبال حیدر صاحب آ گئے ہیں جو سوال موخر ہوئے تھے تو جی طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب چیئرمین! ابھی ہم لوگ جب یہاں بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھی جو سینٹ کو coverage دینے والے پریس کے نمائندے ہیں تو انہوں نے واک آوٹ کیا تو میں نے جا کر ان سے پتہ کیا ہے اور ان سے درخواست کی

ہے کہ وہ بیٹھیں کیونکہ ہاؤس میں تو کسی کو پتہ نہیں کہ یہ قصہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک ساتھی اغواء کیا گیا ہے اور اس اغواء کا الزام سندھ کے ایک ایم این اے پر ہے اور اس بارے میں میں نے کہا ہے کہ جی میں ہاؤس میں جا کر کہتا ہوں کہ کوئی منسٹر صاحب آ کر آپ سے بات کریں قصہ کیا ہے تو اس وجہ سے ان کو واپس بلایا گیا ہے ان کی جو بھی شکایات ہیں ان کا ہمیں خیال کرنا چاہیے ۔

جناب چیئرمین ۔ میرے خیال میں اگر یہ انفارمیشن آپ نصیراللہ بابر صاحب کو دے دیں تو I am sure he would like to look into this. اقبال حیدر صاحب دو سوالات ہیں جو آپ کے متعلقہ ہیں ایک ہے سوال نمبر ۴ ڈاکٹر ریحان صاحب اس میں ڈاکٹر صاحب آپ کا کچھ ضمنی سوال تھا آپ کا نہیں تھا غالبا آفتاب صاحب کا تھا یہ ہے کوئی ڈرافٹسمین کے بارے میں جی فرمائیے جی کہ کیا سوال ہے ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, the Draftsman who has been appointed is in total violation of the rule that has been quoted.

میں معال دیتا ہوں ۔

سید اقبال حیدر ۔ معزز رکن کا یہ سوال تو نہیں الزام ہے جو کہ بالکل بے بنیاد ہے کہ منظور میمن صاحب بالکل appoint ہوئے ہیں اور وہ duly qualified تھے تجربہ کار تھے اور duly competent تھے اور تمام تر رولز کے ضابطوں کے مطابق ان کی appointment ہوئی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی Next Question was of Khalilur Rehman ان کا سوال تھا نمبر ۹ ۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب فرمائیے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ سوال نمبر ۴ پر جناب والا! محترم وزیر صاحب کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جن کو تعینات کیا گیا ہے ان کا تعلق ملک کے اصل دارالخلافہ لاڑکانہ سے ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ ان کا تعلق جس شہر سے بھی ہے وہ میرے لئے irrelevant ہے ان کی competence اور grade اور ان کا تجربہ میرے لئے زیادہ اہم ہے میرے پاس یہ اطلاع نہیں کہ ان کا آبائی شہر کون سا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ اگلا نمبر ۹ خلیل الرحمان صاحب آپ کا تھا۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I have inter-related supplementaries. One is that, we have a habit of appointing acting Chief Justices. Till late we have had Chief Justice of Supreme Court of Pakistan who was Acting and now we have in the answer that there is our acting Chief Justice of High Court in Sindh. Is there a particular reason for it or there is a technical difficulty for doing so, and a co-related question. There is a standard procedure laid down for the appointment and selection of judges. It is on the recommendation of the Chief Justice of High Court and Chief Justice of Supreme Court alongwith meaningful consultation with the President, I would like the Law Minister to tell us whether this was followed in the letter and spirit?

جناب چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ معزز رکن کا بھی سپلمنٹری سوال تو میں اسے نہیں کہوں گا ایک ان کا نقطہ نظر ضرور ہے آئینی طور پر اور رول کے مطابق اور procedures کے مطابق ان کے الزامات بالکل بے بنیاد اور غلط ہیں ہمیں یہ فخر ہے کہ ہم نے وہ تمام اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان جن کے ساتھ ماضی میں کبھی زیادتی ہوئی ہے ہمارے دور میں ان کی، عدلیہ کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے، عدلیہ کے اراکین کے ساتھ انصاف کیا ہے اور یہ بڑی افسوس کی بات تھی کہ حفیظ میمن صاحب کو دو دفعہ ایک دفعہ مارشل لا کے دور میں ہٹایا گیا ایک غیر قانونی اور غیر آئینی طریقہ سے دوسری دفعہ غلام اسحاق صاحب نے ان کو ہٹا دیا ۱۹۹۰ میں غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے ایسے تمام جج صاحبان جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم عدلیہ کو مکمل طور پر سیاسی کنسڈریشن سے پاک کریں اور پاک رکھیں اور کسی قسم کے سیاسی وجوہات کی بنا پر کوئی ترقی نہ ہو۔ اور جس جج کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کا مداوا کیا جائے۔

جناب خلیل الرحمان۔ جناب چیئرمین! It is just a point of clarification, I just wanted to know. There is no question of الزام تراشی

جناب چیئرمین۔ ان کا پہلا سوال یہ تھا کہ ایکٹنگ چیف جسٹس آپ نے لگایا ہے اس کی کیا وجہ ہے اور دوسرا سوال یہ تھا کہ اپوائنٹمنٹ آف ججز میں consultation proper ہوئی ہے procedure follow کیا گیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ Appointment of judges میں consultation ہر لیول پر کی گئی ہے اس کے بارے میں ضابطہ اور قانون تو نہیں ہے لیکن ایک روایت ضرور ہے اور آئینی طور پر consultation لازمی ہے اور آئین کے پورے تقاضے کئے گئے ہیں اور کسی طرح کا کوئی سقم یا کوئی اس میں کمی نہیں رکھی گئی ہے جج کے appointment مکمل طور پر آئین کی تمام ضابطوں کو مطمئن کرتے ہوئے اور مد نظر رکھتے ہوئے کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اور دوسرا یہ تھا ایکٹنگ چیف جسٹس آپ نے بنایا ہے اس کی کوئی وجہ ہے؟

سید اقبال حیدر۔ اس کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے ہم یہ چاہتے تھے کہ حفیظ میمن---- یہ تو ہماری حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ عدلیہ میں جو ناانصافیاں کبھی کسی کے ساتھ ہوئی ہیں۔ ان کا جہاں تک مداوا کر سکیں کریں۔ اور عدلیہ کو زیادہ سے زیادہ اس میں جو کبھی سیاسی رجحانات تھے یا کسی قسم کے------

depoliticization of the judiciary is our aim and total independence of judiciary is our objective and to those judges who have been neglected unduly for political reason and for political victimization they should be compensated and their position should be vindicated.

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب لاء منسٹر جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ you have appointed 10 judges including the acting Chief Justice in High Court of Sindh. میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ آپ نے پانچ ججز کو remove کیا ہے سندھ میں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نام بتا رہا ہوں آپ کو۔ مسٹر زیدی، جسٹس نظام، جسٹس رضوی، جسٹس قاضی اختر اور ایک جج اور ہے جن کا نام مجھے نہیں معلوم ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ سے کہ ان پانچ حضرات کو جنہوں نے پورے ایک سال سے زیادہ خدمات انجام دیں ان کو remove کرنے کا as judge of the High Court. Remove does not mean کہ ان کو آپ نے چارجز پر remove کیا ہے۔ یعنی آپ نے ان کو کنفرم نہیں کیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وجہ تھی کہ آپ نے ان دس میں ان کو شامل نہیں کیا؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین! جیسے معزز رکن نے آخر میں خود تسلیم کیا کہ ہم نے کسی بھی جج کو remove نہیں کیا ۔ ان کا appointment تھا ہی ایڈہاک اور ایڈہاک appointment کے معنی یہ نہیں ہیں کہ تمام ججز دوبارہ confirm ہوں یا ان کا ایڈہاک پیریڈ بڑھایا جائے۔ وہ لازمی نہیں ہے، آئین کے مطابق پر جب ان کا ایڈہاک پیریڈ ختم ہوتا ہے تو وہ خودبخود دستبردار ہو جاتے ہیں اس میں removal کا کوئی پہلو نہیں نکلتا، اور جہاں تک یہ بات کہ تمام ججز جن کی ایڈہاک میعاد ختم ہو گئی تھی، وہ سب کے سب کیوں نہیں کئے گئے، تو یہ اپنا اپنا تدبر ہوتا ہے، اس میں تمام چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہیں، اس میں کوئی ضروری نہیں ہے کہ ایڈہاک appointments کو confirm کرنا اگر لازمی سمجھا جائے تو پھر وہ ایڈہاک آئینی طور پر وہ permanent ہو جائے گا جو کہ ایک غیر آئینی فعل ہو گا *ad hoc means ad hoc*۔

Mr. Chairman: Additional, not *ad hoc* additional.

جی خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب چیئرمین، یہ تو آپ نے اور ایوان نے دیکھا ہے کہ اس وقت ہمارے قابل رحم وزیر قانون کس مشکل میں ہیں اور کتنی weak wicket کے اوپر وہ بات کر رہے ہیں اور مسئلہ de-politicization کا نہیں ہے re-politicisation کا ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ Acting Chief Justice کا معاملہ بڑا serious ہے اور کیا وہ یہ بتا سکیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ ایک چیف جسٹس کو ہٹایا گیا ہے، دو notification یکے بعد دیگرے نکالے گئے، سزا کے طور پر اسے ٹرانسفر کرتے ہیں فیڈرل شریعت کورٹ پھر آپ لے کر کے آتے ہیں

ایک صاحب کو سپریم کورٹ میں اور اس کے بعد آپ اس کو یہاں پھینکتے ہیں -------- پنجاب کے چیف جسٹس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوتا ہے کہ آپ ان کو arbitrarily ٹرانسفر کرتے ہیں' یہ معاملہ بڑا serious معاملہ ہے پورے ملک میں اس پر شدید خدشات ہیں' محض آپ کے یہ کہہ دینے سے کہ یہ تدبر ہے لوگ اس کو نہیں مانیں گے۔ یہ خالص سیاسی انداز میں آپ جو judiciary کو تباہ کر رہے ہیں' خدا کے لئے اس institution کو اس طرح تباہ نہ کیجئے۔

جناب چیئرمین - جی اقبال حیدر صاحب جواب دے لیں پھر آپ بات کر لیں۔ جی فرمائیے۔

جناب رفیق احمد شیخ - جناب چیئرمین! میرے خیال میں اس کی تفصیلات میں نہ جائیں کہ پہلے چیف جسٹس کس طرح مقرر ہوئے تھے' وہ کس طرح چیف جسٹس ہوئے تھے' that will come under discussionمیں یہ چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس اس کو avoid کرے ورنہ پھر pandora box کھلے گا' میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین- جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - میں معزز رکن سیکرٹری جنرل کی اس تجویز کے حق میں ہوں' اس معاملے پر ہم بہت کچھ کہہ سکتے ہیں لیکن ہم judiciary کو controversy میں لانے کے حق میں نہیں ہیں - Judicial appointments پر اس سے پہلے بھی' ماضی میں بھی بہت دفعہ موشن موو ہوئے ہیں لیکن ان پر بحث یا question allowنہیں کئے گئے تھے' آپ نے سوال کیا ہے کہ ججز کی تعداد کتنی بنائی گئی ہے' اس سوال کا جواب ہم نے دے دیا ہے۔ اب اس میں بے بنیاد الزامات لگانا بہت ہی افسوسناک ہے' کیونکہ ہمیں فخر ہے کہ judiciary کو جس طریقے سے پہلے زیراثر رکھا گیا' میں اس کے برعکس اس کی آزادی کے لئے مکمل جدوجہد کر رہا ہوں اور جتنے appointment کئے گئے ہیں اس کے اوپر میں فخر سے کہتا ہوں کہ وہ سیاسی دباؤ یا سیاسی حکمت عملی کے تحت نہیں کئے گئے ہیں اس میں ان کے background کو بھی دیکھا گیا ہےاور اس امر کو بھی دیکھا گیا ہے کہ ماضی میں جن جن معزز جج صاحبان کے ساتھ غیرقانونی یا political victimisation ہوا ہے' مجھے فخر ہے کہ میں نے ان کے political victimisation کو ختم کرتے ہوئے ان کو بحال کیا ہے۔

جناب چیئرمین ۔وہ بات ہو گئی ناں، انہوں نے بات کر دی اور انہوں نے جواب دے دیا اب اس میں جھگڑے والی بات تو نہیں ہے۔ جی دیکھیں اس پر چار سوال ہو چکے ہیں، پھر باقی رہ جائیں گے-----جی آخری سوال چوہدری شجاعت حسین صاحب۔ جی آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے جناب جی صوبیدار خان مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس میں judiciary کو ہم مورد الزام نہیں ٹھہراتے ہیں یہ ناانصافیاں ہو رہی ہیں، ہم judiciary پر کوئی الزام نہیں ٹھہراتے ہیں، نہ judiciary کو ہم چھیڑنا چاہتے ہیں، یہ بہت اہم مسئلہ ہے، اگر اس پر آپ تھوڑا سا ٹائم ہر ایک کو دیں سپلیمنٹری سوال پر تو---

جناب چیئرمین۔نہیں آپ رولز کے مطابق کوئی طریقہ کر لیں، question hour میں تو نہیں ہو سکتا ناں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ سر یہ خود جھگڑا لانا چاہتے ہیں، ابھی اقبال حیدر صاحب کی جو بات ہوئی ہے ناں یہ جھگڑا خود انہوں نے کھڑا کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔بہرحال آپ نے یہ سوال اٹھایا ہے انہوں نے جواب دے دیا ہے، آخری سوال جی جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! پہلا تو سوال میرا یہی تھا کہ جو additional Judges ہیں جن کی معیاد اب ختم ہونے والی ہے اس سلسلے میں حکومت کی اب کیا پالیسی ہو گی ؛ اس میں تو شاید وزیر موصوف نے وضاحت کر دی ہے کہ جن کو ہمارا دل چاہے گا ان کو کریں گے جن کو ہمارا دل نہیں چاہے گا ان کو نہیں کریں۔ تو دوسرا سوال میرا یہ ہے کہ ہائی کورٹ کے Judges کو appoint کرنے کے لیے کون سے اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور کیا طریقہ کار ہوتا ہے، طریقہ کار کم از کم ہمیں وضاحت کے ساتھ بتا دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ طریقہ کار تو آئین کے مطابق تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے اپنایا جاتا ہے جس میں کہ consultation with the Chief Justice is must، گورنر سے بھی

consult کیا جاتا ہے اور صدر اور چیف جسٹس آف پاکستان سے بھی کیا جاتا ہے اور پھر صدر مملکت وزیراعظم کی ایڈوائس پر احکامات جاری کرتے ہیں، جو مروجہ طریقہ کار ہے اسی پر ہم عمل پیرا ہیں اور اس میں کسی قسم کی----- ہمیں فخر ہے کہ کسی قسم کی کوئی ناانصافی نہیں کی گئی ہے بلکہ ماضی کی ناانصافیوں کو ہم نے دور کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شہزاد گل صاحب، نہیں نہیں please دیکھیں نا آپ کی باری ہو گئی، آپ نے سوال پوچھ لیا، یہ بحث کا معاملہ نہیں، بحث کے لیے علیحدہ طریقہ کار ہوتا ہے۔ جی شہزاد گل صاحب۔ ٹھیک ہے controversial بھی ہوتی ہے، کوئی بات نہیں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! معزز وزیر صاحب نے بار بار ایک بات دہرائی کہ جن Judges کے ساتھ ماضی میں ناانصافیاں ہوئی تھیں ان کا ازالہ کرنے کے لئیے ہم نے ایک طریقہ کار اپنایا ہے تو کیا یہ بتائیں گے کہ موجودہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے ساتھ ماضی میں کیا ناانصافی ہوئی تھی کہ اس کو تین ججوں کو بائی پاس کر کے چیف جسٹس بنایا گیا ہے اور پھر چار Judges، ریٹائرڈ ججز کو لا کر سپریم کورٹ میں تعینات کیا گیا ہے اور ان میں سے ایک ریٹائرڈ جج جو تھا جس کو appoint کیا گیا اس کو بعد میں لاہور ہائی کورٹ کا چیف جسٹس بنایا گیا؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔ last question۔

سید اقبال حیدر۔ ریٹائرڈ جج نہیں تھے۔ ہائی کورٹ لاہور کا جس شخصیت کو چیف جسٹس بنایا گیا ہے وہ شاید پاکستان میں واحد معزز جج ہیں جن کا کہ نام گنیز بک آف ریکارڈ میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں شہزاد گل صاحب جھگڑا نہیں کیا کرتے ۔سوال پوچھ لیا ہے جواب سن لیں۔

سید اقبال حیدر۔ وہ ریٹائرڈ نہیں تھے۔ ان کو ماضی میں ہائی کورٹ سے علیحدہ کر کے فیڈرل شریعت کورٹ بھیجا گیا تھا اور Senior most Judge تھے اور گنیز بک آف ریکارڈ میں وہ واحد جج ہیں جن کا کہ ذکر کیا گیا ہے، ایک بات۔ معزز چیف جسٹس پاکستان ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء میں جس طرح سے عتاب کا شکار ہوئے ہیں وہ آپ سندھ ہائی کورٹ کے ایک ایک وکیل سے پوچھ لیں۔

جناب شہزاد گل۔ نہیں نہیں--- مداخلت

جناب چیئرمین۔ شہزاد گل صاحب جھگڑا نہیں کیا کرتے، سو

سنتے ہیں۔ بس۔

سید اقبال حیدر۔ ان کو جبری طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی

مقدمات کی سماعت نہ کر سکیں۔ ان کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ فوری طور پر رپورٹ کریں۔ اسی وقت آرڈر آتے ہیں اور جائیں آپ کو چیف جسٹس کے عہدے سے برطرف کیا جاتا ہے آپ فورا جائیں اور سپریم کورٹ میں رپورٹ کریں۔ یہ بھی واقعات ہوئے ۔ میں نہیں چاہوں گا کہ Judges کے conduct اور Judges کے بارے میں کوئی بحث یہاں پر ہو' یہ مناسب نہیں ہے اور نہ آئین کی رو سے' نہ قانون کی رو سے ۔ جوڈیشری کو برائے مہربانی controversy میں نہ لائیں تو بہت مناسب ہو گا اور اس سلسلے میں----

جناب چیئرمین۔ next question جی (مداخلت) جی ہو گئی' پلیز اقبال صاحب ٹھیک ہے آپ بیٹھ جائیں۔

سید اقبال حیدر۔ طریقہ کار کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی سر۔آئین کے مطابق تمام فیصلے کیے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ next question no. 12 ظفر صاحب۔

جناب خلیل الرحمٰن ۔ لیکن it was an objection question شومئی قسمت سے وزیر موصوف نے اسے الزام تراشی قرار دیا۔

Justice Memon Sahib is a very old friend of mine of 38 years and I am happier than anybody that he is there. But if it is the question of vindication, why make him an acting Chief Justice, why not Chief Justice?

جناب چیئرمین۔ چلیں اب ہو گیا ہے۔ اب اس میں کیا جھگڑا کرنا ہے۔

You want your point and I think the Law Minister has taken notice of it. Next is Zafar Sahib No.12.

12. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Education be pleased to state

the measures the government has proposed or intends to take against cheating in exams, the failure of examination system, crime and corruption in educational institutions in the country?

Syed Khurshid Ahmed Shah: Ministry of Education, in collaboration with provinces, has given a serious thought to overhauling and refining the existing examination system. Cheating in the examination halls, and other forms of corruption and crimes are all punishable offences according to the law of the examining Bodies. Steps taken in the past for eradication of malpractices include: use of local inspection team and Police force for maintenance of sanctity of examination halls, use of computers for observing secrecy of Question Papers and award tabulation etc..

Failure in fair conduct of examination reflects failure of local administration hence, there is need for some innovation and intellectual solution to eradicate flaws and malpractices in the examination system. Keeping this in view establishment of National Educational Testing Service (NETS) is underway, which will reduce undue dependence on one score gained by students in public examination for admission to professional institutions which is the real cause of malpractices and social pressure during the examination. The NETS aims at raising the quality of instruction by improving quality of testing which would help reduce malpractices in present examination system.

Mr Chairman: Supplementary Question. No supplementary Question. Next is No.13. Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

13. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that there is shortage of teaching staff in the

F. G. Jr. Model School, G-10/1, Islamabad; if so, the steps taken by the Government to post teachers in the said School as per its requirements?

Syed Khurshid Ahmed Shah: Yes. It is a fact that there is shortage of teaching staff in F.G. Junior Model School G-10/1, Islamabad. All the teaching posts are of Trained Graduate Teachers (BPS-16), the recruitment of which is in the purview of Federal Public Service Commission, to which requisition of the vacant posts have been submitted. Nomination of the suitable candidates is expected shortly.

Mr. Chairman: Supplementary Question. No supplementary question. Next is No.14.

14. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that there is no school-bus for the F.G Jr. Model School, G-10/1, Islamabad; if so, the steps taken by the Government to provide school-bus in the said institution?

Syed Khurshid Ahmed Shah: There is no school bus for Federal Government Junior Model School, G-10/1, Islamabad. There is no scheme of the Government to provide the school bus to the said institution.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال، کوئی ضمنی نہیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۵ سید محمد فضل آغا صاحب۔

15. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the province-wise break-up of expenditure on the Farm to Market Roads for the last three years indicating also the names and amount of each project undertaken in the Province of Balochistan?

Syed Iqbal Haider: (i) The province-wise break-up of expenditure on Farm to Market Roads for the last three years is as under:-

(a) Farm to Market Roads Project Phase-I

(Amount in Million)

Province	Expenditure		
	1991-92	1992-93	1993-94
Balochistan	15.000	3.000	----
NWFP	4.000	14.000	----
Punjab	134.000	68.000	65.500
Sindh	25.000	2.500	----
	178.000	87.500	65.500

(b) Farm to Market Roads Project Phase-II

Province	Expenditure		
	1991-92	1992-93	1993-94
Balochistan	53.800	60.000	107.353
NWFP	26.200	54.600	200.000
Punjab	38.000	81.745	271.646
Sindh	40.000	35.000	304.255
	158.000	231.345	883.254

(ii) The details of Project undertaken in the province of Balochistan.

(a) Farm to Market Roads Project Phase-I

District	Kms	Total Cost
Jafarabad & Tamboo	78.00.	Rs.94.599 Million

(b) Farm to Market Roads Project Phase-II

District	Kms.	Total Cost
Lasbela, Loralai & Karachi.	196.125	Rs.451.657 Million

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔ جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ میں نے مارکیٹ روڈ کے expenditure اور Projects کے تعلق کے بارے میں پوچھا ہے تو جواب منسٹری سے آیا ہے کہ دو phase ملے تھے Farm to Market Roads Projects Phase-I اور Farm to Market Roads Project Phase-II اب انہوں نے expenditure میں تو phase-I میں، صرف ایک بلوچستان کے مسائل کو لیتا ہوں جی، انہوں نے expenditure میں ۱۸ ملین show کیا ہے اور پھر نچلے کالم میں انہوں نے ۹۴ ملین show کیا ہے اس پراجیکٹ کی cost کے لئے اور پھر چونکہ پراجیکٹ کے لئے انہوں نے ٹوٹل expenditure ۲۲۰۰ ملین show کئے ہیں اور پراجیکٹ cost کے لئے انہوں نے ۴۵۱ ملین show کئے ہیں تو کیا وزیر موصوف صاحب فرمائیں گے کہ یہ figures جو آپس میں میچ نہیں ہو رہے ہیں یہ کیا قصہ ہے کہ phase-I میں ۹۴ کے آگے ۱۸ کے expenditure تک بھی اور phase-2 میں ۴۵۱ کے آگے ۲۲۰ کی expenditure تک بھی ہیں یہ cost ایک جاتی ہے expenditure تک بھی جاتی ہے یہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی وزیر قانون صاحب، لاسی صاحب جواب دیں گے۔ یہ سوال لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ کا ہے۔ ویسے جواب وزیر قانون صاحب آپ کی طرف سے ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں معذرت خواہ ہوں اگر معزز رکن------

سید محمد فضل آغا۔ یہ کوئی آج کی بات تو نہیں ہے۔

اقبال حیدر صاحب میں عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے دو phases میں کام کیا ہے۔ میں نے تفصیل مانگی تھی کہ ٹوٹل Farm to Market Roads کے پراجیکٹ کیا ہیں اور province-wise اس کا break up چاہیئے اور cost چاہیئے۔ انہوں نے جی دیکھیں کہ اوپر کے کالم میں Phase-1 ہے میں بلوچستان کے کالم لیتا ہوں آپ کو آسان کرنے کے لئے آپ پڑھیں

گے تو آپ کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ اس میں ٹوٹل expenditure ۹۳ اور ۹۴ میں تو خیر نہیں ہے لیکن up to date ۹۳ اور ۹۴ تک ۸۱ ملین کی expenditure ہوئی ہے اور اس کی cost آپ نیچے بتاتے ہیں اور پھر اسی کالم میں phase-1 کا کالم ہے cost آپ نے ۹۴ ملین بتائی ہے۔ پھر phase-2 کے جو پراجیکٹ ہیں اس میں ۹۴ تک آپ نے جو expenditure کی ہے وہ ۲۲۰ ملین کی ہے اور cost آپ نے بتائی ہے 451.657 ملین تو میں صرف یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ کیا قصہ ہے؟ کہ expenditure تو آپ نے ۱۸ ملین دکھائے ہیں اور cost آپ ۹۴ یا ۹۵ ملین کی بتاتے ہیں۔ expenditure آپ کی ۲۲۰ ملین کی ہے اور cost آپ ۴۵۰ کی بتاتے ہیں۔ تو یہ کیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ اس لئے کہ ابھی تک یہ پراجیکٹ مکمل نہیں ہوئے۔ یہ سادہ سی بات ہے کہ ٹوٹل cost جو ہے وہ ابھی تک پوری استعمال نہیں ہوئی ہے اور پراجیکٹ زیرتکمیل ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ یہ سادہ سی بات نہیں ہے جتنی اقبال صاحب آپ نے سادہ کر دی۔ کہ چھ سال میں تو ۲۲۰ ملین خرچ ہوئے اور پراجیکٹ ابھی مکمل نہیں ہوئے تو ابھی ۴۵۰ ایک دم سے کریں گے۔ مہربانی کریں یا تو اس کو defer کریں یا پھر اس کا کوئی طریقہ نکالیں، مجھے یہ سمجھائیں۔

سید اقبال حیدر۔ جو بھی آپ وضاحت چاہتے ہیں وہ آپ دے دیں میں اس کو defer کرنے کو تیار ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ مجھے یہ details پھر آپ دے دیں phase-1 کی cost کی اور phase-2 کی cost کی، جو پراجیکٹ کی details ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ province-wise دی ہوئی ہیں ناں۔

سید محمد فضل آغا۔ نہ نہ وہ میں صرف بلوچستان کی چاہتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ بلوچستان کی بھی مزید detail چاہتے ہیں آپ۔

سید محمد فضل آغا۔ بلوچستان کی تو detail نہیں آئی، وہی تو میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔ آپ نے ۹۴ ملین کا cost بتایا، ۹۵ ملین کا ، ۱۸ ملین کی expenditure کل کی ہے۔ دوسری طرف آپ نے-----

سید اقبال حیدر ۔ دیکھیں آپ اپنا سوال بھی دیکھیں ناں۔ آپ اپنے سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہ رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ

Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the province-wise break-up of expenditure on the Farm to Market Roads for the last three years indicating also the names and amount of each project undertaken in the Province of Balochistan?

سید اقبال حیدر ۔ تو اس میں بلوچستان کے پراجیکٹس کی جتنی بھی cost ہے ' وہ میں نے دے دی ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا ! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں جو ریکارڈ پیش کیا ' اس کے بارے میں آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ نے سینٹ کے floor پر کیا رکھا ہے ۔ آپ کو تو وہی معلوم نہیں ہے۔ میں تو سوال کو سمجھا ہوا ہوں۔ میں یہ کہہ رہاہوں کہ phase 1 میں ۱۸ ملین کی expenditure book ہے اور ۹۵ ملین کی آپ نے cost رکھی ہے ۔ phase 2 میں کوئی ۲۲۰ ملین کی expenditure uptodate book ہے اور ۴۵۵ ملین کی آپ نے cost رکھی ہے ۔ مجھے یہ ذرا break up اور detail دے دیں ۔

سید اقبال حیدر۔ آپ کو دے دیں گے۔

سید محمد فضل آغا۔ floor of the House پر next working day پر دے دیں ۔

سید اقبال حیدر۔ floor of the House پر ہی دے دیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی' Next is No.16 سید محمد فضل آغا صاحب۔

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں نے ان سے گرلز پرائمری ایجوکیشن پر بیرونی ممالک سے قرضوں اور امداد سے خرچ کی گئی رقم کے بارے میں پوچھا ہے۔ تو اس میں انہوں نے بڑی خوبصورتی سے سارے معاملے کو skip کیا ہے اور صوبائی حکومتوں پر ڈال دیا ہے ۔ جناب والا۔ صوبائی حکومتیں implement ضرور کرتی ہیں لیکن allocation تو یہاں سے ہوتی ہے ۔ میں نے

تو allocation کی break up مانگی ہے یہاں پر جو loans,credits and aids آپ کے پاس آئے ہیں ' اس کے بارے میں پوچھا ہے کہ ہمارے صوبہ کو آپ نے کیا کیا دیا ہے ۔ اس کے متعلق انہوں نے لکھ دیا ہے کہ implementation صوبائی حکومتیں کرتی ہیں اور ان سے ہم انفارمیشن لیں گے ۔ جناب ' ان سے کس بات کی انفارمیشن لیں گے ؟

جناب چیئرمین ۔جی جناب ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اجازت ہو تو میں عرض کروں تاکہ یہ آگے سوال کو نہ بڑھائیں۔ جس کے بارے میں انہوں نے صوبوں سے break up مانگی تھی ' وہ تین صوبوں سے آ چکی ہے ۔ ایک صوبہ سے نہیں آئی ہے ۔ وہ میرے پاس ہے ' وہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ وہ allocation کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جو allocation ہوئی ہے' وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اگر آپ سولہ اور سترہ ' دو سوال دیکھیں تو یہ inter-related ہیں ۔ ان کو integrated بنا لیاجائے تو میں ان کے جواب پڑھ دیتا ہوں ' اس طرح سے ساری detail آ جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی ' اکٹھے لے لئے جائیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! ان کے heads مختلف ہیں۔ ایک پرائمری ایجوکیشن برائے طالبات ہے اور دوسرا پرائمری ایجوکیشن برائے طلبا ہے۔ ان کی allocations بھی الگ ہیں اور گرانٹس بھی الگ ہیں۔ ہم تو ڈاکٹر صاحب کے کام کو آسان کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ پہلے تو ڈاکٹر صاحب کا جواب سن لیں۔جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! یہ دونوں ایک دوسرے سے ملے جلے ہیں اوران کے بارے میں صرف ایک صوبہ سے انفارمیشن نہیں آئی ہے ۔ یہ میں نے کل کوشش کی تھی اور آج صبح مجھے یہ دے کر گئے ہیں ۔

Details of break up of funds allocated to girls primary education projects in ADB

incurred during three years pertaining to North West Frontier Province is as under:

1991-92 Rs. 10.093 million and the expenditure is Rs. 7.179 million; 1992-93 Rs. 32.775 million and the expenditure is Rs. 28.882 million; and 1993-94 Rs. 15.200 million and the expenditure is Rs. 1326 million. Now, there are projects the total expenditure in the development projects in primary sub-sector sponsored by foreign agencies, during the last three years-1991-92, 1992-93 and 1993-94, is education development programme towards US Aid was Rs. 540 million.

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جن صوبوں کی انفارمیشن آئی ہے ، ان کا breakup میں آپ کو دے رہا ہوں ۔ اگر یہ اس طرح پسند نہیں کرتے ہیں تو میں ان کو ویسے پیش کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ پڑھ دیں ، اگر مزید کچھ پوچھنا چاہیں گے تو وہ دوبارہ پوچھ لیں گے ۔

سید محمد فضل آغا۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آیا ۔ سنائی ہی نہیں دیا اس لئے اس کے متعلق میں کیا پوچھوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ اس کی آپ کے پاس کوئی کاپی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میرے پاس ہے ، میں ابھی اس کی فوٹوسٹیٹ کروا لیتا ہوں ۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین ! ہر ممبر کا حق ہے کہ یہ انفارمیشن اس کے سامنے چلی جائے تو میں گزارش کروں گا کہ جب ان کے پاس پوری انفارمیشن آئے تو اس چاروں صوبوں کی انفارمیشن کو پورے ہاؤس میں table کر دیں ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آج صبح ہی ان کو یہ انفارمیشن ملی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میں نے بڑی مشکل سے تین صوبوں سے یہ انفارمیشن حاصل کی ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! اس میں کیا ہمارا قصور ہے کہ انہیں انفارمیشن پہلے نہیں ملی۔ اس کے متعلق تو متعلقہ وزارت سے پوچھیں۔ میرا یہ سوال تو تین چار ماہ سے چلا آ رہا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ تین صوبوں سے انفارمیشن آ چکی ہے اور ایک صوبہ سے انفارمیشن آنا باقی ہے۔

جناب چیئرمین۔ کون سا صوبہ رہ گیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ صوبہ سندھ سے انفارمیشن نہیں آئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کے متعلق آپ کیا چاہیں گے۔ کیا اسے defer کر دیں؟

سید محمد فضل آغا۔ اسے defer کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ اس کو defer کر دیتے ہیں جب کہ اس کے متعلق مکمل انفارمیشن آ جائے گی تو اسے لے لیا جائے گا۔

سید محمد فضل آغا۔ دونوں سوالات کو defer کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ ابھی question hour میں پانچ منٹ باقی رہتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۸۔ سردار یعقوب ناصر صاحب۔

18. *Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Minister for Education be pleased to state the number of scholarships granted in various international Universities or Institutes since 1st August, 1993 indicating also the percentage of such persons belonging to the Province of Balochistan?

Syed Khurshid Ahmed Shah: Since 1st August, 1993, 76 Scholars proceeded abroad under various approved on-going programmes (COTS, Quaid-e-Azam, Merit, 100-Scholarships and Cultural Exchange Programme) of the Ministry of Education. A list indicating their names, province-wise and their

places of studies abroad is appended at Annex-I.

The percentage of such persons belonging to the Province of Balochistan is 7.9%.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ضمنی سوال۔ جناب یہاں پر دیا گیا ہے کہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے افراد کی شرح ۹.۰ ، بنتی ہے مگر ۹.۰ ، پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ۔ اس کا وزیر موصوف کیا جواب دیتے ہیں کہ بلوچستان کے حصے میں ۹.۰ ، بیرونی سکالر شپ آتی ہیں مگر ہمیں اس طرح سے ٹریٹ نہیں کیا جاتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔اس میں کتنے فیصد کی ہے جو یہ سکالر شپ دیئے گئے ہیں ۔

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ فہرست جو ہے وہ لائبریری میں پڑی ہیں ۔ فہرست یہاں میز پر ہونی چاہیئے تاکہ اس سے دیکھا جائے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ فرما دیں کہ کوٹے سے اتنے فیصد کم دیا گیا ہے ۔

سردار محمد یعقوب ناصر۔ ۹.۰ فیصد کوٹہ ہمیں نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین۔ سوال مجھے سمجھ نہیں آیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بہرحال بات ٹھیک ہے ۔.He does not knowhimself.

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ان کا فرمانا تھا کہ کوٹے سے شاید کم سکالر شپ بلوچستان کو ملے ہیں ۔ But the honourable Member does not know that how much the less is. He does not know the exact percentage.

جناب چیئرمین۔ آپ بتا دیں نا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ ان کا کام ہے ۔ میں تو کہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ گورنمنٹ کی جانب سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے کہ کیا پالیسی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔پالیسی تو درست ہے جو ان کے پاس میرٹ ہے ۔ اس کے اندر ساری چیزیں دی ہوئی ہیں ۔ اب بات یہ ہے کہ یہ جو کہنا چاہتے تھے ۔ میں ایک گزارش

کرنا چاہتا ہوں آپ محسوس نہ کریں ۔ ہر بات کو صوبائیت کی طرف لے جانا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ۔ یہ ہمارا فیڈریشن کا ایک نمائندہ رول ہے اور ہر بات میں اس کو ہوا دینا اور معلومات بھی نہ ہونا کوئی ناانصافی بھی نہ ہونا This is not good۔

جناب چیئرمین۔ فضل آغا صاحب بیٹھیں اب ان کی باری ہے ۔ مندو خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ انہوں نے یہاں فرمایا ہے کہ ۰۹، تو یہ جو ۷۶ سکالر گئے ہیں ان میں ہمارے صوبے کے ۰۹، سکالر گئے ہیں ۔ یہ ان کا جواب ہے تو میں یہ پوچھوں گا کہ آپ ان سکالر کے نام بتا سکتے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین ! صوبہ بلوچستان سے جاپان کے لیے مسٹر مرزا نیاز محمد مسٹر مسعود احمد صدیقی اور اس کے بعد مس نفیس بانو ۔ جناب والا! یہ میرے پاس لسٹ ہے اس میں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ یہ سکالر شپ کی مختلف کیٹگریز ہیں کوئی قائد اعظم سکالر شپ ہے کوئی میرٹ سکالر شپ ہے ۔ تو اس میں مختلف ہیڈز کے تحت ان کا جو کوٹہ بنتا تھا یہ اس سے زائد لے گئے ۔ اب بھی روتے ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آتی۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ یہ لسٹ لائبریری میں رکھ دی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ یقیناً میرے خیال میں ہوگی ۔

جناب چیئرمین۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب وزیر صاحب مجھے آپ سے دو سوال پوچھنے ہیں پہلا سوال تو اپنے سمجھنے کے لیے ہے اور وہ یہ ہے کہ 76 Scholars proceeded abroad under various approved on-going programmes اس کے بعد بریکٹ میں لکھا ہے (COTS, Quaid-e-Azam, Merit, 100-Scholarships and Cultural Exchange Programmes) تو یہ 100-Scholarships کا کیا تعلق ہے ۔ آیا یہ کوئی separate چیز ہے ۔ یا یہ ٹائٹل ہے اس کا ؟ یہ basically 100 scholarships ہیں اور میں دوسرے سوال میں یہ پوچھنا چاہوں گا ۔ اگر آپ معلومات دے سکیں ، کہ آپ نے ۷۶، بھیجے ہیں لیکن جس زمانے میں یہ سکالرشپ ملے تھے اس میں سے lapse کتنے ہوئے ؟یعنی کل کتنے تھے ، اور کتنے گئے 'جانے والے ۷۶، ہیں لیکن سکالرشپ کل کتنے تھے ؟ اگر یہ معلومات دے سکیں ؟

ڈاکٹرشیر افگن خان نیازی۔پروفیسر صاحب اس کے لئے دوبارہ سوال دے دیں تو بہتر

رہے گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ پہلے تو آپ مجھے explain کردیں کہ بریکٹ میں آپ نے جو لکھا ہے اس کے معنی کیا ہیں ؟ بریکٹ میں لکھا ہے COTS,Quaid-i-Azam,Merit اور پھر 100-Scholarships' یہ 100-Scholarships کیا چیز ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی اس کی وضاحت کردیں کہ یہ جو آپ نے جواب میں لکھا ہے۔ COTS کیا ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ابھی بتاتا ہوں جی۔ یہ Central Overseas Training Scholarship Schemes ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا جی اور 100-Scholarships کیا ہے ۔ جی پھر قائد اعظم پھر میرٹ پھر 100- Scholarship ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جی 100-Scholarships Scheme ہی ہے جس کے تحت آتے ہیں فارن سے جی۔

جناب چیئرمین ۔ یہ باہر سے آتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ اس کا ہیڈ ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا سوال ہے کہ پھر 100-Scholarship اگر تھے یہ اور ۳، ۳ categories اور ہیں COTS قائد اعظم ، میرٹ Cultural Exchange Programme تو جو بھیجا ہے وہ ۷۶ ہیں تو یہ ۱۰۰ اس میں کہاں سے آ گئے ؟۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ 100 ہیڈ ہے۔-It does not mean the figure.

Otherwise آپ دیکھیں ناں جناب والا 100 یہ ہوگئے تو باقی قائد اعظم کا ، میرٹ اور کلچرل تو یہ surplus ہونے چاہیئں ۔ پھر ۷۶ تو نہ ہوا نا ۔ تو میں نے کہا تھا کہ یہ categories ہیں ان کے مختلف نام رکھے ہوئے ہیں ۔ انہی 100-Scholarship کے تحت جاتے ہونگے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ نہیں، جاتے ہونگے، یہ بات نہیں ہے ۔ ہمیں آپ definite informaion دیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر صاحب جو آپ نے جواب دیا ہے ۔ نہیں ڈاکٹر صاحب یہ جو آپ نے لکھا ہے ۔ 100-Scholarship کیا ہے اس کی ہمیں تفصیل بتائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ میں نے کہا کہ یہ ہیڈ ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ تو بتا دیں کہ کیا ہیڈ ہے ۔ ڈاکٹر صاحب یہ کوئی جھگڑنے والی بات نہیں ہوتی ۔ اس میں آپ اپنی منسٹری سے پوچھ لیں کہ جی یہ ہیڈ ہے کتنے اس میں جاتے ہیں ۔ کیا ہوتا ہے ۔ کیا اس میں فرق ہے ۔ تو ہر ایک چیز میں آپ جھگڑا کرنے کی بات شروع کر دیتے ہیں ۔ کہ میں نہیں جاتا ۔ یہ ضد کی بات ہے ۔ نہیں Please , I don't approve of these' جو defer ہو methods. Please sit down. All the otherquestions are taken as read . ئے ہیں وہ دوبارہ rota day پر آئیں گے ۔

19 . *Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the names and locations of the Universities functioning in the country and the amount of funds allocated by the Federal Government to each University during the current financial year separately in each case; and

(b) the names and locations of the Universities proposed to be established in the near future?

Syed Khurshid Ahmed Shah: (a) Presently a total of 21 Universities are functioning in the Public Sector in the country. The names of the Universities alongwith recurring and development grants allocated for the year 1994-95 is annexed (Annex-I).

(b) 8th Five-Year Plan does not contain any provision for establishment of new Universities in the country. However, under Prime Minister's Directive some Universities are likely to be established subject to availability of resources at the following locations:

Name of Province	*Proposed location*
Balochistan.	Khuzdar.
NWFP.	Malakand and Hazara Divisions.
Punjab.	Sargodha and Faisalabad.
Sindh.	Nawab Shah.

Annex-I

(Rupees in million)

S.No.	Name of Universities	Budget allocation 1994-95	
		Recurring	Development*
1.	International Islamic University, Islamabad.	69.370	47.302
2.	University of Engineering and Technology, Taxila.	21.330	10.867
3.	Allama Iqbal Open University, Islamabad.	53.700	28.279
4.	NED University of Engineering and Technology, Karachi.	58.589	9.056
5.	Bahauddin Zakariya University, Multan.	46.560	19.661
6.	Quaid-i-Azam University, Islamabad.	66.530	17.508
7.	University of Karachi, Karachi.	140.662	6.586
8.	NWFP University of Engineering and Technology, Peshawar.	55.660	14.737
9.	Sindh Agriculture University, Tandojam.	73.000	13.584
10.	University of Baluchistan, Quetta.	64.310	10.954
11.	Islamia University, Bahawalpur.	50.750	10.867
12.	Mehran University of Engineering and Technology, Jamshoro.	74.857	12.491

S.No.	Name of Universities	Budget allocation 1994-95	
		Recurring	Development*
13.	Shah Abdul Latif University, Khairpur.	30.546	8.150
14.	University of Peshawar, Peshawar.	131.530	9.056
15.	University of Engineering and Technology, Lahore.	97.213	10.867
16.	University of Punjab, Lahore.	178.802	13.737
17.	University of Agriculture, Faisalabad.	138.416	6.138
18.	University of Sindh, Jamshoro.	132.293	11.098
19.	Azad Jammu and Kashmir University, Muzaffarabad.	50.210	17.508
20.	Gomal University, D. I. Khan.	61.140	10.208
21.	NWFP Agriculture University, Peshawar.	43.200	72.443
	Total:	1638.668	361.097
	GRAND TOTAL:	1999.765	

NB:* Development grants 1994-95 allocated to Universities are being revised on account of additional amount of Rs.150 million recently promised by Ministry of Finance.

20. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether the Parliament has enacted any law determining the number of Judges of the Supreme Court of Pakistan in terms of Article 176 of the Constitution; if not, the time by which this legislation would be made?

Syed Iqbal Haider: No. Legislation on this subject is not under consideration for the time being.

Question No.21 transferred to the Ministry of Water and Power.

Question No.22 Deferred.

23. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to open new post offices in the far-flung areas of Balochistan and improve the performance of the existing ones; and

(b) whether it is a fact that facilities of urgent mail, urgent money order, fax money order, Airex etc. are not available in the far-flung areas of Balochistan; if so, its reasons and the time by which these facilities will be provided there?

Syed Iqbal Haider: (a) No proposal is under consideration for opening new Post Offices in the far-flung areas of Balochistan. Performance of the existing services have been improved with the establishment of District Mail Offices.

(b) It is not a fact that the entire range of Special Mail Services is not available in remote areas of Balochistan. Fax Mail and Fax Money Orders Services are available in far-flung areas of the said Province. However, no time frame could be given for extension of Urgent Mail, Urgent Money Order and Airexpress Service to the far-flung areas due to non availability of regular and reliable means of transmission such as PIA flights/train services.

24. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Communications be pleased to state the number of cases, in the area of Union Park, Masjid Road, Samanabad, Lahore, in which the amount of demand notices was deposited during the month of March, 1993 but the telephone has not been installed so far, indicating the reasons for delay and the particulars of the applicants and the time by which connections will be given to those applicants?

Syed Iqbal Haider: No such case is pending

25. Transferred to the States and Frontier Regions Division.

26. *Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the time by which construction of the Tall-Parachinar Road will be completed, indicating also present stage of work done on it; and

(b) whether it is a fact that wi th of the said road has been reduced; if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) The Tall-Parachinar road will be completed by June, 1995, its physical progress ending June, 1994 is 30%.

(b) Contract for construction of 20 feet wide road has been signed by NHA. This has not been reduced.

27. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government towiden the road from Mansehra to Babu-Sur Top; and

(b) whether it is a fact that contract for the said work has already been awarded to F.W.O.; if so, the time by which the work will be completed, indicating also the total expenditure involved in this work?

Syed Iqbal Haider: (a) The project was taken up in the year 1991 and work of improvement/widening of Mansehra Kaghan-Naran road was entrusted to FWO. However, due to high cost of improvement and non-allocation

of funds contract was not signed. FWO demobilized after completing the rain/flood damages repair work.

(b) No contract was signed with FWO.

28. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the building for installation of a digital telephone exchange has been constructed in Balakot; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to link Balakot with direct dialing system; if so, when?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes.

(b) Yes. During the fiscal year 1994-95.

29. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a University in Hazara Division; if so, when?

Syed Khurshid Ahmed Shah: The establishment of a University in a Province is a provincial subject. Therefore, the Ministry of Education is not in a position to provide any time frame. However, the Prime Minister has issued a Directive for the establishment of a University in Hazara Division.

30. *Subedar Khan Mandokhel: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the details of appropriations of accounts of the Pakistan Post Office Department for the years 1991-92, 1992-93 and 1993-94 with budget Estimates of the above said three years; and

(b) the financial powers of the Officers in B-16 and above of the Pakistan Post Office Department?

Syed Iqbal Haider: (a)

Head of Accounts	1991-92		1992-93		1993-94	
	Budget Estimates	Final Appropria-tion	Budget Estimates	Final Appropria-tion	Budget Estimates	Final Appropria-tion
00000- Establishment Charges.	814.090	948.000	990.000	998.604	1067.500	1092.900
10000- Purchase of Durable Goods.	8.000	8.800	12.000	19.214	20.000	25.000
30000- Purchase of Plots/ Buildings.	0.001	0.000	0.001	0.160	0.000	0.000
40000- Repairs and Maintenance.	36.000	39.100	39.600	52.139	48.000	52.800
50000- Commodities & Services.	285.500	303.259	319.800	350.255	476.675	518.675
60000- Transfer Payments.	210.000	236.499	167.450	108.725	91.125	122.125
90000- Miscellaneous Expenditure.	9.600	9.393	10.000	9.754	10.700	12.500
Total:—	1363.191	1545.051	1538.851	1538.851	1714.000	1824.000

(b) Copies of Schedules I, II & III of Schedule of Financial Powers containing financial powers of Director General, Heads of Circles and Postmasters/Superintendents of Post Offices/RMS alongwith a copy of Annexure-II to the Revised system of Financial Control and Budgeting containing financial powers of the Heads of Departments have been placed in theSenate Library.

31. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government to put an end to malpractices in the Federal Board of Intermediate & Secondary

Education, Islamabad, in leaking out question papers;

(b) whether it is a fact that some students were caught red handed recently in private houses while solving question papers, if so, the persons who were actually responsible for showing undue favour to the students;and

(c) since when the Controller of Examinations and the Controller of Secrecy in the said Board are working, indicating also the normal tenure of posting against these posts?

Syed Khursheed Ahmed Shah: (a) Security has been tightened in the arrangements of printing of the question papers, for the strong room where the printed papers are kept and in the secrecy office. Internal inquiry instituted to probe the alleged leakage in the papers has been completed and drastic action will be taken against the culprits if any. Cognizance of such complaints has been taken and Board is making efforts to check mal-practices if any.

(b) Yes. It is a fact that some students from NWFP were caught red handed while solving their papers in private houses or hotels. The raid was made by FIA and the students and two employees of FBISE were apprehended and caught. They are in the custody of FIA and the investigations are underway. The report is awaited.

(c) The Controller of Examination is working against this post since 1989 and the Deputy Controller, Incharge of Secrecy, is working on this post since 1991. They are both regular employees of the Board with long service. The Controller is posted against the post by promotion or by transfer for any other valid reasons. Same is the case with the Deputy Controller Secrecy. These posts are not the tenure posts.

32. *Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Minister for

Education be pleased to state:

(a) whether there is any quota for admission in different Faculties in the Quaid-e-Azam University, Islamabad; if so, its details; and

(b) the number of students studying in that University at present ineach Faculty with province-wise break-up?

Syed Khurshid Ahmed Shah: (a) The Admissions to M.Sc., MBA & MPA in this University are made on open merit according to the regional quota fixed by the Federal Government. There is, however, no provincial quota for admissions to M.Phill and Ph.D. Courses which are made purely on merit.

(b) The number of M.Sc., MBA & MPA students studying in this University at present in each faculty with province-wise break-up is available at Annexure-I.

Annexure-I

QUAID-I-AZAM UNIVERSITY

PROVINCE-WISE LIST OF THE STUDENTS OF M.Sc., MBA AND MPA FOR THE YEAR 1994

S. No.	Name of the Department	Merit	Punjab	Sind Rural	Sind Urban	N.W.F.P.	Balochistan	FATA	A.J.K.
Faculty of Natural Sciences									
1.	Physics	5	27	3	2	2	2	1	1
2.	Electronics	6	25	4	4	4	2	1	1
3.	Chemistry	8	39	5	5	10	—	2	2
4.	Mathematics	7	37	7	5	9	1	2	2
5.	Statistics	2	10	2	2	3	1	1	1
6.	Computer Science	6	37	6	3	4	2	1	1
7.	Biology	8	40	8	5	10	1	4	2
8.	Earth Sciences	5	27	6	4	3	2	2	1
Faculty of Social Sciences									
1.	History	7	27	5	5	6	2	4	2
2.	M.B.A.	8	38	9	6	10	2	4	2
3.	M.P.A.	8	39	10	6	9	2	4	2

4	Economics	8	38	8	6	9	2	3	2
5.	International Relations	4	30	6	6	10	2	3	1
6.	Defence & Strategic Studies	7	38	4	9	10	2	3	2
7	Anthropology	2	26	3	–	2	2	2	2
8.	Pakistan Studies	6	36	4	5	10	1	4	2
	Total:	97	514	90	73	111	25	41	26
	G. Total: 978								

33. *Subedar Khan Mandokhel: Will the Minister for Communications be pleased to refer to Starred Question No. 85 asked on 24-2-1994 and state:

(a) whether it is a fact that the Minister Incharge of the Communications had made a categorical assurance that telephone Exchange at Sagri, Tehsil Rawalpindi would be linked with direct dialling system during the financial year 1993-94;

(b) the date of purchase of land for building an Auto-Exchange at Sagri, its cost, date of awarding contract, date of start of construction work and the present stage of work; and

(c) whether it is also a fact that a digital container was to be installed at the site; if so, the date of installation and the time by which the said telephone exchange would be linked with direct dialling system?

Syed Iqbal Haider: (a) In response to Starred Question No. 85 by worthy Senator Syed Muhammad Fazal Agha, the reply was that 154 stations listed at annexure will be linked with the direct dialling system during the financial year 1993-94. This actually status the physical target of ADP for 1993-94 which could not be achieved in entirety. 100 stations are connected so far on direct dialling. The remaining are part of the throw forward programme for the current fiscal year.

Faheem

(b) The land was purchased at Sagri on 3-4-1994 and the cost of land is Rs.226,000. The date for award of contract for construction of building is 7-5-1994 Presently shutering work for casting roof slabs is in progress.

(c) Yes. The container is scheduled to be installed by end of August, 1994 subject to availability of power connection from WAPDA. The exchange will be connected with direct dialling system after three months of its installation

Annexure-I

NAMES OF CITIES/TOWNS TO BE LINKED WITH DIRECT DIALLING SYSTEM DURING THE YEAR 1993-94.

(A) Punjab:

1.	Bewal.	2.	Fatehpur.
3.	Jalalpirwala.	4.	Zahirpir.
5.	Ghaurghushti.	6.	Pind Dadan Khan.
7.	Choha Saiden Shah.	8.	Basirpur.
9.	Jand.	10.	Kotla Arbab Ali.
11.	Chowk Munda.	12.	Hujra Shah Muqeem.
13.	Kallar Syedan.	14.	Jamke Cheema.
15.	Fazilpur.	16.	Kot Sultan.
17.	Ferowwala.	18.	Bahtar.
19.	Faqirwali.	20.	Fatehpur Kamal.
21.	Garah Mohar.	22.	Kharota Syedan.
23.	Lora.	24.	Malikwal.
25.	Mianwali Bangla.	26.	Qabula.
27.	Qila Suba Singh.	28.	Garah More.

29.	Uch Sharif.	30.	Aliot.
31.	Bhaun.	32.	Daultala.
33.	Dhudial.	34.	Khewra.
35.	Kot Samaba.	36.	Manawala.
37.	Malhal Mughlan.	38.	Rangowasia.
39.	Sargi.	40.	Sodhra.

(B) Sindh:

1.	Shahpur Chakar.	2.	Naukot.
3.	Sajawal.	4.	Tando Bago.
5.	Dokri.	6.	Warah.
7.	Lakhi.	8.	Garhi Yasin.
9.	Sinjoro.	10.	Mirpur Bathero.
11.	Jati.	12.	Kot Digi.
13.	Naudero.	14.	Thana Bula Khan.
15.	K. N. Shah.	16.	Gulshan-e-Hadeed.
17.	Khanpur (Shikarpur).	18.	Pipri.
19.	Johi.	20.	Ubaro.
21.	Golarchi.	22.	Faizgunj.
23.	Nawara.	24.	Garhi Khero.
25.	Mirwah Gurchani.	26.	Mirpur Burro.
27.	Nager Parker.	28.	Chachro.
29.	Gora Bari.	30.	Kot Bunder.
31.	Kharo Chunu.	32.	Shah Bunder.
33.	Badah.	34.	Madeji.
35.	Sita Road.	36.	Naseerabad.

(C) N.W.F.P.

1.	Dasu.	2.	Muhmand Agency.
3.	Bala Kot.	4.	Bari Kot.
5.	Sarozai.	6.	Batgram
7.	Thana.	8.	Kulachi.
9.	Razmak.	10.	Bajaur.
11.	Wari.	12.	Kohistan (Basham).
13.	Pattan.	14.	Mala Kand.
15.	Mahmand (Bajaur Agency)	16.	Central Orakzai.
17.	Charbagh.	18.	Baffa.
19.	Chakdara.	20.	Khal.
21.	Koto.	22.	Oghi.
23.	Shinkiari.	24.	Nala Khajuri.
25.	Usman Khel.	26.	Salarazai.
27.	Mal Kot.	28.	Turko.
29.	Mastuj.	30.	Munda.
31.	Adenzai.	32.	Khurram FR.
33.	Upper Khurram.	34.	Lower Khurram.
35.	F.R. Kalandrabad.	36.	Yake Ghund.
37.	Utman Khel.	38.	Hali Mazai.
39.	Saji.	40.	Pindiali.
41.	Datta Khel.	42.	Ghulam Khan.
43.	Ismailzai.	44.	Lower Orakzai.
45.	Upper Orakzai.	46.	Babuzai.
47.	Matta.	48.	Wana.

49.	Tiaza.	50.	Saroragha.
51.	Sarwaki.		

(D) Baluchistan:

1.	Tump.	2.	Machh.
3.	Kohlu.	4.	Harnai.
5.	Sui.	6.	Awaran.
7.	Wadh.	8.	Sheerani.
9.	Kakkar Khurashan.	10.	Kawas.
11.	Killi Karbala.	12.	Mand.
13.	Murgha Kebzai.	14.	Qamardin Karez.
15.	Kehon.	16.	Sinjawi.
17.	Qila Saifullah.	18.	Mash Khel.
19.	Gandawa.	20.	Musa Khel.
21.	Bar Khan.	22.	Dureji.
23.	Khan Raj.	24.	Gajri.
25.	Lower Zhob.	26.	Upper Zhob.

Annexure-II

COST OF ONE NWD TERMINAL EXCHANGE

(a)	Cost of Airconditioned building with land Electricity etc.	Rs. 3,500,000.00
(b)	Cost of DRS media with the capacity of 120 Channels.	Rs. 1,800,000.00
(c)	Cost of Auto-Exchange of 400 lines.	Rs. 3,600,000.00
(d)	Cost of NWD equipment of 15 + 15 Channels.	Rs. 200,000.00

G. Total cost of a 400 lines Auto-Exchange:	Rs. 9,100,000.00
Say:	Rs. 9.1 (Million)

34. ***Subedar Khan Mandokhel**: Will the Minister for Communications be pleased to refer to Senate Starred Questions No. 38 and 1, replied on 24th December, 1992 and 17th August, 1993, respectively, and state:

(a) whether it is a fact that the Digital Exchange, Morgah, Rawalpindi was to start work by 30th June, 1994; if so, the reasons for not commissioning it so far, indicating also the time by which it will start functioning;

(b) the date of starting work on it and present stage of work done; and

(c) the total expenditure incurred on conversion of existing Exchange with a digital Exchange?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes. The Digital Exchange has started functioning.

(b) The work has been completed by 30th June, 1994.

(c) Rs.18.045 millions.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

1. **Mr. Aftab Ahmed Shaikh**: Will the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether the fresh electoral rolls with NID Card numbers of the voters are being prepared, if so, the amount required by the Election Commission and actually arranged by the Government so far for this purpose?

Syed Iqbal Haider: The Chief Election Commissioner is starting annual revision of electoral rolls as required under the Constitution, but without National Identity Card Number, from 1st August, 1994. Rs 50 million have been allocated to the Commission for this purpose. However, fresh electoral rolls shall be prepared after the completion of Population and Housing Census in October, 1994.

2. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the names and places of all the 480 schemes under the Peoples Programmes in the years 1988-90 in the Province of Balochistan, indicating also the cost of each scheme and the date when these schemes will be completed?

Syed Iqbal Haider: The detail of the Projects approved, their approved cost, on-going schemes and not yet started schemes under former People's Programme (1988-90) in Province of Balochistan is given as under:-

No. of approved schemes	Approved Cost (Rs. in Lacs)	No. of on-going Schemes	No. of not yet started Schemes
480	613.68	256	224

It is submitted that the above information is prepared from the available record of this Ministry upto 8-12-1990. Provincial Government has been requested to supply the detailed information regarding the Senate question. As soon as the informations are received from the Provincial Government, the same will be furnished to the Senate Secretariat.

3. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Communications be pleased to state:-

(a) whether it is a fact that it takes many hours for a trunk call to get

through from MAKHAD, and

(b) will the Minister consider linking MAKHAD with Kohat telephone exchange for improving service of out-going trunk calls?

Syed Iqbal Haider: (a) No.

(b) The traffic of MAKHAD exchange to Kohat is hardly two to three calls in a week, which does not justify direct trunk circuit between Makhad and Kohat.

PROMISED REPLY

Un-starred Senate Question No.19
dated 24-5-1994.

Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Defence be pleased to state the distance in feet along Hanna Road between the boundry of Quetta Cantt. and Hanna Road Levies Check Post?

Mr. Aftab Shahban Mirani: The distance (in feet) along Hanna Road between boundry of Quetta Cantt. and Hanna Levies Check Post is 2850.6 feet (say 2851 feet).

پروفیسر خورشید احمد - اس کے بارے میں مجھے معلومات دیں گے ؟

جناب چیئرمین - جی وہ دیں گے - کس کے بارے میں؟ نہیں ابھی ختم ہو گیا ہے ٹائم - جی next is Leave Applications - جی جناب - جی وہ رہ گیا اب کیا کریں ٹائم ہو گیا ہے کیا کیا جائے ؟ They will be taken as read and form part of the proceedings of the House. جو رہ گئے ہیں وہ رہ گئے۔

LEAVE APPLICATIONS

جناب چیئرمین۔ جی جناب یہ ہیں leave applications سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ صاحب وہ ملک سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ پیر سید اسرارحسین شاہ صاحب اپنے بیٹے کے علاج کے لئے لندن گئے ہوئے ہیں انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ میاں رضا ربانی صاحب والد صاحب کے علاج کی غرض سے لندن تشریف لے گئے ہیں اسلئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ انور سیف اللہ خان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ مورخہ ۱۴ سے ۱۷ جولائی تک اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ غلام مصطفی کھر صاحب نے بھی اطلاع دی ہے کہ وہ مورخہ ۱۴ سے ۲۱ جولائی تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔ کیا آپ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری شجاعت صاحب پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چوہدری شجاعت حسین۔جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا ۔ کہ سینٹ کو سنجیدگی کے ساتھ نہیں لیا جا رہا ۔ آج پہلی دفعہ ہم نے سنا ہے کہ کسی وزیر نے اطلاع دی ہے سینٹ کو کہ ہم نہیں آ سکتے تو میری یہ گزارش ہو گی جیسے کہ تمام ممبران چھٹی کی درخواست دیتے ہیں یہاں پر بھی ہمیشہ اصول رہا ہے کہ جو وزیر جس دن سینٹ کا اجلاس اٹینڈ نہ کرنا چاہے یا نہ کر سکے تو وہ سینٹ کو اطلاع دے ۔ تو میرا خیال ہے کہ آپ سختی سے اس پر عمل کروائیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں زیادہ ضروری تو یہ ہے کہ جو وزیر صاحب تشریف نہ لا سکیں ان کا کام جو ہے وہ کوئی اور وزیر سنبھال لے تا کہ کام میں حرج نہ ہو باقی تو مجبوریاں ہوتی ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ سینٹ کو ابتدا میں ہی پاک کیا جاتا لیکن کیونکہ اب privilege motion لگنے والے ہیں تو میں یہ گزارش کرونگا کہ میرا ایک privilege motion وزیر خارجہ کے متعلق ہے جنہوں نے اسی ہاؤس میں بیٹھ کر تمام اپوزیشن کے ممبران جن میں سینٹرز حضرات شامل تھے انہوں نے ایک بڑی گندگی گالی نکالی تھی۔ اس کو سب سے پہلے لگالیں۔

جناب چیئرمین۔ جب آئے گا اس کو دیکھ لیں گے۔ آج وہ ایجنڈے پر نہیں ہے جی جناب سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق۔ چونکہ یہ ایک جمہوری اور سیاسی ادارہ ہے اور ملک کا ایوان بالا ہے اور ہمارا تعلق بھی سیاسی جماعتوں سے ہے اور کسی سیاسی جماعت کے متعلق، اس کے ترجمان یا لیڈر کا حق ہے آپ کو اپنی مشکلات سنا دے، کیونکہ وزیر داخلہ صاحب بھی خوش قسمتی سے آئے ہیں۔ میں گزارش کرونگا کہ جمعیت علماء اسلام ایک سیاسی پارٹی ہے اس کا کبھی بھی تشدد فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں رہا لیکن پچھلے دو ہفتوں سے ہم ایک بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں کوئی بد بخت نقاب پوش کہیں سے اٹھتا ہے، کبھی کوئی سنی مرتا ہے کبھی کوئی شیعہ مرتا ہے بے چارہ اور اس لپیٹ میں سارے معززین اور شرفاء آ جاتے ہیں۔ چشتیاں میں اٹھائیس کو ایک قتل ہوا تو میری پارٹی کا پنجاب کا سیکرٹری جنرل مولانا بشیر احمد شاد ایک روز پہلے حج سے آیا تھا مجھ سے مل کر وہ اسلام آباد اتر کر گیا۔ وہ گرفتار ہو گیا۔ اب وہاں اتنی سختی شروع ہو گئی ہے کہ بشیر احمد شاد بیس پچیس دن سے حوالات میں ہے ریمانڈ پر ریمانڈ لیے جا رہے ہیں راتوں کو بیڑیاں بھی پہنائی گئیں پھر دوسرا حادثہ ہوا حاصل پور میں پرسوں کسی بد بخت نے پھر کوئی قتل کر دیا نقاب پوش تھا سکوٹر پر تو پورے حاصل پور میں پکڑ دھکڑ جاری ہے اور یہ میری پارٹی کا ڈپٹی سیکرٹری جنرل ندیم اقبال اعوان ہے وہ گرفتار کر لیا گیا ہے جب کہ وہ شہر میں نہیں تھا۔ اب رات کو یعنی خواتین تک کی نوبت آ گئی ہے کہ گھروں میں چھاپے پڑ رہے ہیں اور چار معزز گھروں کی خواتین کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے حاصل پور میں کل سے چوبیس افراد گرفتار ہوئے ہیں تو میں اتنا عرض کرونگا کہ جمعیت علماء اسلام ہرگز نہ ایسے واقعات میں ملوث رہی ہے نہ دلچسپی لیتی ہے نہ تشدد اور فرقہ واریت پر یقین رکھتی ہے۔ خدا را ہمارے بے گناہ

لوگوں کو اس پریشانی سے اور اس معصیت سے نکالیں کچھ عناصر شاید یہ چاہتے ہیں کہ پورے علماء اس فتنے میں اور سازش میں آ گئے ہیں۔ تو میں صرف اتنا گزارش کرتا ہوں کہ میں تحریک التواء کی شکل میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ حاصل پور اور چشتیاں میں کیا کچھ ہوا؛ کل سے جو بیس افراد گرفتار ہوئے اور ممتاز علماء جو ہمیشہ سے سیاسی ورکر ہیں راہنما ہیں------

جناب چیئرمین۔ دکھ آپ کا سن لیا ہے ۔ یہ تحریک التوا نہیں بنتا ۔ بابر صاحب میرے خیال میں کچھ کہنا چاہیں گے ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ خلاف کوئی پوائنٹ نہیں بالکل صاف بات ہے کہ تمام فرقوں کے علماء نے بیس نکاتی ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے اور باقاعدہ طے کر لیا ہر فرقہ کے نمائندہ علماء نے ۔ اختلافات ختم کر کے متفقہ رپورٹ مرتب کی۔ باقاعدہ میں نے صدر کو بھی یہ رپورٹ دی ہے۔ وزیر اعظم کو بھی دی ہے اب اس پر عملدرآمد کی ضرورت ہے۔

مولانا سمیع الحق ۔ خاص کر چشتیاں اور حاصل پور میں جس کا سارا نزلہ میری جماعت پر پڑ رہا ہے بلاوجہ ۔ اور میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ لوگ ان واقعات میں کوئی ملوث نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب بابر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseer Ullah Khan Babar: The point is if he brings these things even outside the House, I will attend to them. If he gives me the name, I will make an inquiry and inform him.

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں جی کہ جناب مجھے بتائیں میں اس کو کرتا ہوں ۔ دیکھیں نا یہ ہاوس میں اس وقت پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا لیکن آپ تفصیل ان سے ۔

مولانا سمیع الحق ۔ اور اقبال حیدر صاحب کے پاس ساری بات کل پہنچی ہے شاید کہا بھی تھا کہ ہم نوٹس لیتے ہیں لیکن ہوا نہیں، الٹا ہوا ہے

جناب چیئرمین۔ آپ ابھی ان کو ساری بات بتا دیں I am sure, he will look into it جی جناب پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

پروفیسر ساجد میر ۔ سینٹ کے موجودہ اور گزشتہ اجلاس کے درمیان میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا تھا جس abruptly اور haphazardly طریقے سے ہوا اس اجلاس کے بارے میں کافی باتیں ہو چکی ہیں۔ میں ذاتی طور پر آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا

چاہتا ہوں۔ اور اسی بات پر مجھے اعتراض ہے کہ یہ ٹیلی گرام مجھے ۲۸ کو ملا اس وقت جبکہ اجلاس ہو رہا تھا اور ۲۸ ہی کا یہ ٹیلی گرام ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ معاملہ جائنٹ سیشن کا ہے۔ اس وقت اس کو نہیں چھیڑنا چاہتا۔ Let us proceed on with our own business. فضل آغا صاحب' پوائنٹ آف آرڈر۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! ہمارے پاس اس سیشن کا جو شیڈول آیا ہے اس میں ہفتے میں ۸ دن ہیں یا ۷ دن ہیں۔ اس میں صرف تین ورکنگ ڈیز رکھے ہوئے ہیں۔ تو یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس گرمی میں آپ نے ساری دنیا سے لوگوں کو بلا کر یہاں جمع کر دیا اور اتنا پنڈنگ بزنس بھی ہے اور ہفتے میں صرف آپ تین دن بیٹھتے ہیں جس میں ایک پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو جاتا ہے باقی دو دن رہ جاتے ہیں۔ تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ کار مناسب ہے یا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر لیں اور اگر مناسب سمجھیں تو we can work every day. یہ آپس میں بات کر لیں۔ راجہ صاحب آپ ان سے بات کر لیں تاکہ if the people want to work everyday, I think it is fine. جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب والا! یہی بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس جو بلایا گیا تھا اس کے بارے میں ہمیں ۲۸ تاریخ کو-----

جناب چیئرمین۔ اس بارے میں میں نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ جائنٹ سیشن کا تھا۔ اگر اس مسئلے میں پڑ جاؤں گا تو پھر باقی کام رہ جائیں گے۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ میری عرض یہ ہے ہمیں پارلیمنٹ کے اجلاس کی اطلاع نہیں ملی بلکہ میرے پاس جو ٹیلی گرام آیا گیارہ بجے ایشو ہوا ۲۸ تاریخ کو۔ اطلاع یہ تھی کہ ساڑھے نو بجے صبح پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ یہ پوائنٹ ہم کہاں اٹھائیں۔ میں صرف یہ آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ وہ میں آپ کو سوچ کر بتاؤں گا کہ کیا کیا جائے اس مسئلے کے بارے میں۔ یہ سب کی شکایت ہے۔ آپ کسی طریقے سے لے آئیں تو پھر اس کو ڈیل کریں گے۔ Privilege Motion نمبر ۲ جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

PRIVILEGE MOTION

PRIVILEGE MOTION RE: DEROGATORY REMARKS PASSED BY A NEWS PAPER.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, the daily 'Pakistan' Islamabad in its issue of 7th May 1994 has published the news about medical expenses incurred by the members of Parliament using a very derogatory language calling the medical treatment as luxuries. Every attempt has been made to degrade them in the eyes of the public. It has breached my privilege as well as the privilege of this House as well as that of the National Assembly.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

سید اقبال حیدر۔ یہ privilege motion نہیں بنتا لیکن ہم جذبات کا احترام کرتے ہیں تمام ممبران اسمبلی کا اور اگر مقصد خبر کا ان کی توہین کرنا ہے، تذلیل کرنا ہے تو ایسے کسی بھی ہر قدم کی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن رولز کے مطابق تو یہ Privilege Motion نہیں بنتی۔ معزز رکن اگر کچھ کہنا چاہیں اور آپ اسے ایڈمٹ کرنا چاہیں تو

without prejudice to the plea that it does not satisfy the requirements of the rule, if you like to admit it we have no objection.

جناب چیئرمین۔ فرمائیں جی۔ وہ کہتے ہیں privilege motion نہیں بنتی۔ ویسے تو وہ بھی اس چیز کی مذمت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب یہ جو معزز اراکین کی تذلیل کی گئی ہے۔ جناب والا! میں چونکہ اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہوں ۔ انہوں نے treasury benches کے ممبرز کو بھی معاف نہیں کیا۔ انہوں نے تو یہاں تک کہ قومی اسمبلی کے سپیکر کو بھی معاف نہیں کیا۔ انہوں نے جناب آپ کو معاف نہیں کیا اور یہ بات کرنا جناب یہ تو قانون میں موجود ہے، existing law میں کہ medical treatment دی جائے گی۔ اب اس کو اس طریقے سے پیش کرکے عوام کے سامنے ہماری تذلیل کی گئی ہے اور جناب والا! اگر ہم اس طرح خاموش رہیں تو ہمیں کئی اور

باتوں پر بلیک میل کیا جا سکتا ہے۔ جناب والا! ہم قدر کرتے ہیں پریس کی، ہم ہمیشہ پریس کے حقوق کے لئے لڑتے رہے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ پریس والے جو اچھی باتیں ہیں وہ ہمیشہ سامنے لے آئیں لیکن ایک چیز جس کی قانون میں اجازت ہے، پروویژن ہے اور اس کو اس طریقے سے پیش کرنا کہ یہ عیاشیاں ------ اب عام آدمی جو ہے اس کو اس طرح لے گا کہ پتہ نہیں یہ تو treatment نہیں، یہ تو پتہ نہیں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا ہوں۔ بات کچھ اور بڑھ جائے گی لیکن جناب والا! یہ ضرور میں منسٹر صاحب کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ پورے ہاؤس کے ممبران کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے، قومی اسمبلی کے ممبران کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اس کو اپوز نہ کریں اور۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس قسم کی چیز کو ایڈمٹ کرنے سے فائدہ نہیں ہو گا۔ آپ جانتے ہیں کہ تمام ہاؤس اور تمام پارلیمنٹ پریس کے ممبران کا کتنا احترام کرتے ہیں۔ ان کو ذرا سی تکلیف ہو تو آپ سب لوگ ان کے لئے اٹھ جاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی آپ کا احترام کریں گے ۔یہ تھوڑی بہت مس انڈرسٹینڈنگ ہے۔ اشتیاق اظہر صاحب اب آ گئے ہیں۔ ان کو کہیں کہ ان سے مل کے ان سے بھی درخواست کی جائے کہ دیکھیں کوئی ایسی بات ہو یا مس انڈر سٹینڈنگ ہو تو اس کو بات چیت کے ذریعے سے یا ہم سے پوچھ کے طے کر لیا جائے اور اس قسم کی بات سے گریز کیا جائے ۔ ایڈمٹ کرنے سے فائدہ نہیں ہو گا ۔ میرے خیال میں باہمی احترام کو قائم رکھنا بہت ضروری ہے ۔تو اس میں اشتیاق اظہر صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس معاملے کو لیں اور ان سے بات کریں اور کہیں کہ اس قسم کی اگر کوئی مس انڈر سٹینڈنگ ہو تو بات کر کے کلیئر کر لیا کریں۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ آپ کا فرمانا بالکل بجا ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ چونکہ ہم اتنا احترام کرتے ہیں ۔ وہ بھی مجھے یقین ہے کہ اس باہمی احترام کو قائم رکھیں گے ۔ شکریہ جی۔اگلی Privilege Motion ہے ۔

سیّد اشتیاق اظہر۔میں نے ایک بھیجا تھا پتہ نہیں ہے کہ وہ پہنچا ہے کہ نہیں۔

جناب چیئرمین۔جی وہ دیکھ لیں گے ۔ میرے خیال میں جو آج کے ایجنڈے میں ہیں۔ ان کو پہلے لے لیتے ہیں۔اگلا حافظ حسین احمد صاحب نمبر ۲ ۔حافظ صاحب حاضر نہیں ہیں۔نہیں تو پھر ڈراپ کیا جائے ۔ڈراپ کیا جاتا ہے جی۔ اگلی ہے ایڈجرنمنٹ نمبر۳، ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔جناب میرا ایک privilege motion ہے۔

جناب چیئرمین۔وہ آج نہیں ہے جب آئے گا تو دیکھ لیں گے۔وہ تو دفتر کی بات ہے۔ آج ایجنڈے پر یہ دو تھے۔ ہم کوشش کریں گے دو ہر دن لگا لیں۔ ڈیپینڈ کرتا ہے کوئی لمبا ہے تو ایک بھی ہو سکتا ہے۔اگلی ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۷، ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION: (i) RE: ILLEGAL TRADING OF HUMAN ORGAN.

Mr.Chairman: Next adjornment motion No.7, Dr.Rehan Sahib.

Dr . Muhammad Rehan: With your kind permission Sir, I submit seeking leave of this honourable House to move this Adjournment Motion i.e. The daily "Frontier Post' has reported in its issue of 18th May, 1994 that illegal trading of human organs is going on in an organized manner in the country. This is a heinous crime and I beg to move, seeking leave of this Honourable House, toadjourn its routine proceedings and take up for discussion this very important issue of national importance. Thank you, Sir.

Mr.Chairman: Is it being opposed?

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب کیا اس کو اپوز کرتے ہیں ؛ کون کریں گے ۔یہ کس منسٹری کے بارے میں ہے ۔ ہیلتھ کے بارے میں ہی ہو گا۔

سید اقبال حیدر۔ کون سا نمبر ہے جی۔

جناب چیئرمین۔یہ ایڈجرنمنٹ نمبر ۷ ہے۔..Regarding illegal purchase of۔

Syed Iqbal Haider: Heinous crime of sale of the human organs.

جناب چیئرمین ۔ اس کو آپ اپوز کر رہے ہیں؟

Syed Iqbal Haider: Sir, technically we have to oppose it.

جناب چیئرمین۔فرمائیے جی یہ ایڈجرنمنٹ موشن کیسے بنتا ہے ؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔جناب والا! میں نے عرض کیا ہے کہ فرنٹیئر پوسٹ کی اٹھارہ مئی کی اشاعت میں یہ خبر چھپ چکی ہے اور باقاعدہ اس کے ساتھ نام دیئے گئے ہیں کہ راولپنڈی میں ایک کڈنی سینٹر ہے اور وہاں پر یہ واقعہ ہوا تھا۔ اور وہاں پر ایک خاتون کو آمادہ کرنے کے لئے ، کوئی مریض تھا جس کے دونوں کڈنیز خراب تھیں اور اس کو کہا کہ ایک لاکھ روپے دے کر آپ سے ایک گردہ نکالا جائے گا۔ جو کہ دوسرے کو لگایا جائے گا۔بعد کی اخباری اطلاع میں ہے کہ اس کو پانچ ہزار دیئے گئے اور باقی جب اس نے مزید پیسے مانگے تو ----- جناب والا! یہ تو اچھا ہے کہ اس طریقے سے خبر نکل آئی ۔ اخبارات کو میں شاباش دیتا ہوں کہ اس قسم کی باتیں وہ سامنے لے آتے ہیں ۔ہم ان کی طرف قدر کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ جناب والا! روزمرہ کی زندگی میں تو جو کاروبار کرتے ہیں ان سے تو ہر کوئی واقف ہے ۔ یہ کیا ہمارے ملک میں ہو رہا ہے ؟ ہم مہذب ملکوں میں بڑے شرمندہ نظر آتے ہیں کہ ہمارے ملک میں خون کا کاروبار کڈنیز کا کاروبار ، ہارٹ کا کاروبار شروع ہو جائے گا ۔ پہلے تو ہم اس بات پہ بدنام ہیں کہ یہاں سے انسانوں کی ایکسپورٹ کی جاتی ہے ۔ لیکن اس طرح زندہ آدمی کے اعضاء نکال کر اور اس کی خرید و فروخت ، جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس کو بالکل نہیں اپوز کرنا چاہیئے بلکہ اس کو اس کا ساتھ دیناچاہئے۔ اور اس پر معزز ایوان میں بحث ہونی چاہئیے تاکہ اس کے متعلق ہم اپنے خیالات پیش کر سکیں ۔ تجاویز دے سکیں کہ اس قسم کے گھناؤنے کاروبار پر اس قسم کی پابندیاں لگ جائیں ۔ اور کس طریقے سے لوگوں کو کہا جائے کہ وہ اس قسم کی چیزوں کا بائیکاٹ کریں اور اس قسم کی چیزوں پر وہ لعنت بھیجیں ۔ شکریہ جناب ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔جی جناب اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین ، معزز رکن نے ایک جنرل صورت حال بتائی ہے specific incidence اس اخبار میں بھی نہیں ہے جن کے بارے میں شکایت کی جا رہی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ انسانی اعضاء کی غیر قانونی خرید و فروخت ایک مذموم کارروائی ہے اور غیر قانونی طور پر اگر کوئی شخص ہماری میت کی بے حرمتی کرے یا انسانی لاش کے ساتھ ایک قسم کی غیر قانونی فعل کرے تو وہ تو اور بھی قابل مذمت چیز ہے حکومت پوری طرح اس صورت حال سے آشنا ہے۔ اور ان غیر قانونی طریقہ کار کو روکنے کیلئے ایک اور اس کے ساتھ ساتھ دکھی انسانیت کی مدد کیلئے کہ بعض حالات میں انسانی اعضاء دوسرے زندہ شخص کیلئے بہت ہی

ضروری ہوتے ہیں تو اس کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کیلئے اور اس کو قانونی طریقہ کار کے ذریعے سے پورا کرنے کیلئے ایک بل Transplantation of Human Organ Act ابھی ہماری کابینہ نے گزشتہ اجلاس میں اس کو approve کیا ہے تا کہ

Transplantation of Human Organs are conducted by authorized Surgeon in a lawful manner and inaccordance with the will of the deceased and all illegal activities in this regard are countered and controlled. This Bill will come up for discussion in these Houses of Parliament and then I am sure the honourablemember would appreciate this step of the Government that we are trying to control this sale of the Human Organs.

Mr. Chairman: So, Doctor Sahib, in the light of the statement آپ پریس کریں گے؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جی میں پریس کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ پریس کرتے ہیں تو اس میں دقت یہ ہے جی کہ اس میں گورنمنٹ کی کیا ذمہ داری بنتی ہے۔ یعنی اگر کوئی illegal transaction کر رہا ہے اور ڈاکٹر کا جو آپ نے نام لیا ہے یہ کوئی گورنمنٹ ہسپتال نہیں ہے کوئی گورنمنٹ کی ایجنسی نہیں ہے تو گورنمنٹ کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ لاء کو انفورس کرے۔ اور --

جناب چیئرمین۔ لاء تو وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ بنا رہے ہیں۔ ابھی تو لاء ہے نہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ ہم اپنے خیالات کا اظہار جناب پہلے کر لیں گے تو حکومت کو مدد مل جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ قانون بن رہا ہے وہ پارلیمنٹ میں آئے گا اور آپ کو موقع ملے گا۔ to express your views on it یہ کوئی فوری نوعیت کا معاملہ نہیں ہے وہ کوئی گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں بنتی ہے تو یہ adjournment motion پھر کیسے بنا؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! پہلے تو وزیر صاحب نے کہا کہ یہ specific نہیں۔ جو clipping میں نے ساتھ لگائی ہے اس میں باقاعدہ specific واقعہ کا ذکر ہے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن وہ تو کوئی ڈاکٹر مختار شاہ صاحب ہیں ۔ اس کا گورنمنٹ سے کیا تعلق ہے؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ڈاکٹر مختار شاہ بھی پاکستان میں رہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ کوئی واقعہ پاکستان میں ہو جانے کہیں بھی تو وہ adjournment motion بن جاتا ہے ۔ It has to be something which relates to one of the responsibilities of the Government یعنی گورنمنٹ کی ذمہ داریوں میں شامل ہوناچاہئیے ناں ۔ کہ گورنمنٹ کی کوئی کوتاہی ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ گورنمنٹ کی موجودگی میں اس قسم کے غلط کام کیوں ہو رہے ہیں؛ غیر قانونی کام کیوں ہو رہے ہیں ؟

سید اقبال حیدر۔ نہیں زندہ شخص اگر اپنا ایک گردہ دوسرے مریض کو دیتا ہے تو اس میں کوئی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے اگر اس کی مرضی سے ہو۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ اچھا جی او ۔ کے not pressed ۔

RE: BAN IMPOSED BY THE PAKISTAN COUNSULATE IN NEW YORK TO COVER THREE EVENTS OF THE PRESIDENT'S VISIT TO USA.

Mr. Chairman: Next is Prof. Khurshid Ahmed Sahib No.12.

Prof. Khurshid Ahmed: Thank you Mr. Chairman, I seek the leave of the House to move the following Adjournment Motion. It has been reported in the press that Pakistan's Counsulate in New York has imposed a ban against the New York based Pakistani journalists to cover three important but non-sensitive events arranged for President Farooq Leghari when he visits New York on May 26, 30 and 31, 1994. On 26th May, the President will attend gala

dinner at Waldrof Astoria Hotel where expensive liqour and dance floor are reported to be part of grand affairs. The Counsulate not only rejected a suggestion of a correspondent to remain in the hall during the speeches and to leave before the dinner starts, but also issued directive that any Pakistani journalist attempting to enter the hotel would be pointed out to the hotel security for eviction. On the other hand, a desperate attempt is being made to lure American journalists in that those who have declined the invitation are being pleaded to spare some time to attend this non-sensitive event declared forbidden for Pakistani journalists. Other functions banned for Pakistani journalists are a breakfast meeting of investors arranged by young Awais Leghari, son of the President and a dinner to be arranged by former caretaker PM Moeen Qureshi.

This is a matter of serious concern from national point of view and I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this issue.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

آپ مختصر فرما دیں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ بہت اختصار کے ساتھ میں جناب وزیر کو متوجہ کروں گا اس رپورٹ کی طرف جو " دی نیوز" میں ۲۶ مئی کو شائع ہوئی ۔ اور مسئلہ صرف ایک اخبار کا نہیں ہے بلکہ ڈان کا correspondent جو cover کر رہا تھا اس پورے ڈویلپمنٹ کو، اسے بھی روکا گیا ۔ مسئلہ کسی کی ذات کا نہیں ہے اس کے اندر تین ایشوز involved ہیں ۔ پہلا ایشو یہ ہے کہ وہ پبلک فنکشن جنہیں لوکل پریس cover کر رہا ہو اور جس میں لوکل پریس شریک ہو رہا ہو پاکستانی جرنلسٹ جو وہاں سٹیشن ہیں یا جو سفر میں ساتھ ہوں ان کو اس سے exclude کرنا ایک discriminatory action ہے اور خصوصی طور پر پاکستانی جرنلسٹ کے خلاف ۔ دوسری چیز یہ کہ ایک ایسا فنکشن جو انویسٹرز کو attract کر رہا ہے اس کی سب سے زیادہ اہمیت یہ ہے کہ وہ publicise ہو ۔ اس میں بھی پاکستانی جرنلسٹ کو روکا جا رہا ہے ۔ تیسرا پہلو اس کے اندر یہ ہے جناب والا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے جو between the lines اس رپورٹ میں ہمارے سامنے آ رہا

ہے کہ پاکستان کے قانون اور روایات خاص طور سے شراب ان فنکشنز میں فراہم کرنا جن میں کہ state dignitories شریک ہو رہے ہوں یہ پاکستان کے قانون کی رو سے منع ہے اسلام نے تو پہلے منع کیا ہوا تھا لیکن پاکستان کا قانون بھی اس کو منع کرتا ہے وہ ملک میں ہو یا ملک سے باہر ہو۔ اسے چھپانے کے لئے یہ چیزیں سامنے آتی ہیں۔ یہ تینوں پہلو ایسے ہیں جو obnoxious ہیں۔ سیریس ہیں پاکستان گورنمنٹ کی پالیسی سے متعلق ہیں۔ ہیڈ آف دی سٹیٹ وفاقی معاملہ نہیں ہے بلکہ پبلک کا ہے اس لئے میری نگاہ میں اس کو زیر غور آنا چاہئیے۔

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Yes, it is being opposed.

Mr. Chairman: Minister Sahib.

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Sir I would like to give a brief statement. Any newspaper reports which claim that Pakistani journalists were not allowed to cover the function organized for the President and investors on 26 and 31st May, are baseless and not factually correct. The dinner of May 26 was hosted by the Association of Pakistani professionals based in New york which was also responsible for choosing the invitees. The function was to be followed by question and answer session by senior U.S business executive invited for the dinner on investment possibilities in Pakistan. It was not a media function. Despite the journalist who approached the Counsulate for invitation were allowed by the Association on the intervention of the Counsulate, access to the Banquet Hall for covering the speech of the President and the questions and answer session that followed by speech. The Pakistan media was represented by the Executive Director of the APP and Official media team which covered the event from start to finish. No liquor was served during the dinner of 26th May as reported nor was dancing a part of the programme of that event. In fact the Counsulate and the Organizer had instructed the hotel management not to serve any liquor to the guests during the function. The management was further told that even if any of the guest ask for liquor or on payment the hotel should

decline to serve it. I may mention that the organizer of that event the Association of Pakistani professionals had also written to the editor of the daily "The News" which carried the said report refuting the baseless allegations categorically. As far as news of a function arranged for investors, by the son of the President, Mr. Awais Leghari on 31st May, again, it may be clarified that the President's son did not arrange any such meeting. A meeting of the President, on 31st May, with the American businessmen was arranged by the Counsulate. Since these were business meetings in accordance with the existing practice only the official media covered the event, and, as always, journalists were not invited to them. It may be clarified that whenever visit of high level dignitaries takes place in any country it is not possible to invite journalists to all their appointments/engagements. The journalists are, therefore, given an opportunity through organizing press conferences at the end of the visit in order to provide them maximum opportunity to have an interaction with the concerned dignitaries. This was also the case with the President's visit. In the light of this, the honourable Senator is requested not to press his motion. Thank you.

جناب چیئرمین۔ جی جناب پروفیسر صاحب کافی تفصیل سے جواب دیا ہے انہوں نے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اگر حقیقت یہی ہے تو قدرتی طور پر میرا مطلب یہی تھا کہ اگر پاکستانی نلجرسٹس کے ساتھ discrimination ہوئی ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔لیکن اگر آپ کی سٹیٹمنٹ یہ ہے کہ نہیں ہم نے allow کیا ہے تو قدرتی طور پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگلی بھی آپ کی ہے ۱۲ نمبر۔ یہ ہے کوئی بی بی سی ٹیلی ویژن کے بارے میں کہ انہوں نے کوئی فلم دکھائی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین میں اس معزز ایوان کی اجازت چاہتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک التواء پیش کر سکوں ۔ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۲۹ مئی ۱۹۹۴ء کی اطلاع کے مطابق کراچی کے ایک مقامی تھانےمیں برطانیہ کے ٹیلی ویژن چینل ۴ کے لئے کراچی کوپس (cops) کے نام سے تیار کر کے دکھائی جانے والی فلم سے پاکستان، خصوصاً انسانی حقوق کے

حوالے سے پاکستانی کمیونٹی انگلستان نے اس پر سخت احتجاج کیا ہے اور اس شبے کا اظہار کیا ہے کہ ہندو لابی کی سازش سے کراچی میں اس فلم کی عکس بندی کی گئی ۔ جس کی اجازت غالباً باقاعدہ حاصل کی گئی ہے ۔ یہ ایک اہم اور قومی اہمیت کا مسئلہ ہے ۔ اس لئے سینٹ کے معمول کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر فوری بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔ کون اسے oppose رہا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین بڑا مسئلہ آ جاتا ہے ۔ ٹیکنیکل رولز کے مطابق تو یہ Adjournment Motion نہیں بنتا ۔ لیکن جس مسئلے پر بھی یہ فلم بنائی گئی ہے وہ واقعی عوامی نوعیت کا ہے اور اس پر تحقیقات ہونی چاہیے ۔ بلکہ میں تو یہ چاہوں گا کہ چینل ۴ کی یہ فلم سینٹ کے ہال میں دکھائی جائے کہ کس طرح ماضی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں تھانوں میں اور سی آئی اے سینٹرز میں کی گئی ہیں اور جس دہشت گردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے ۔ مجھے اس فلم کے دکھانے کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس Adjournment Motion کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے بی بی سی کے چینل ۴ کی فلم ہے ۔ ایک غیر ملکی ادارے نے بنائی ہے ۔ حکومت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ فلم کئی ماہ پہلے دکھائی گئی تھی لیکن اس کے بارے میں خبر ضرور ۲۸ مئی کو چھپی ہو گی ۔ لیکن جہاں تک اس مضمون کا تعلق ہے کہ تھانوں میں جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس پر بحث مباحثے کے لئے میں ہر وقت تیار ہوں ۔ لیکن رولز کے مطابق یہ Adjournment Motion نہیں بنتی ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے کہ حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے اس سے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا تعلق ہے وہ کسی دور میں بھی ہوئی ہو، چاہے وہ جنرل ضیاء الحق کا دور ہو یا بھٹو صاحب کا دور ہو یا آپ کا موجودہ دور ہو یا نواز شریف صاحب کا دور ہو، وہ ایک اسلامی کرائم ہے، وہ ایک انسانی کرائم ہے اس پر نہ صرف بحث ہونی چاہئیے بلکہ اس کا خاتمہ ہونا چاہئیے اور ہمارے ملک سے مکمل انسداد ان چیزوں کا ہونا چاہئیے تاکہ ہم ایک صحیح جمہوری اسلامی ملک کا نمائندہ بن سکیں۔ اس

سے ہمیں مکمل اتفاق ہے اور ہمارا جذبہ یہی ہے۔ میں ابھی انگلستان سے آ رہا ہوں اور وہاں مجھے ایک نہیں بلکہ متعدد افراد نے اس فلم کی طرف متوجہ کیا۔ میں نے خود نہیں دیکھی لیکن انہوں نے مجھے بتایا کہ اس فلم میں دو ٹارگٹ بنائے گئے ہیں ۔ ایک پاکستان اور خصوصاً اس وقت پاکستان کشمیر میں ہیومین رائٹس کے اوپر بین الاقوامی مہم چلا رہا ہے اس لئے انڈین لابی اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ پاکستان کو موردالزام ٹھہرائے اور مختلف چیزوں کو غلط یا صحیح لے کر کے آئے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ وہ مذہبی discrimination اور اس کے اندر کرسچین اورمسلم discrimination کا بھی پہلو دکھایا گیا ہے اور جو چیز قابل اعتراض ہے میری نگاہ میں وہ یہ ہے کہ غالباً جو مجھے بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس فلم کو فلم بند کرنے کی سہولیات گورنمنٹ نے دی ہیں ۔ باقاعدہ تھانے میں اس کی فلم بندی ہوئی ہے ۔ ایس ایچ او شریک ہوا ہے۔ گندی گالیاں دی گئی ہیں اس کے اندر اور وہ گالیاں جو ہیں وہ Verbatim report ہوئی ہیں وہاں کے چینلز کے اوپر اور ڈب کر کے ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔ اسی طریقے سے ایک بار نہیں بلکہ اس فلم کو اس زمانے میں خاص طور پر چینل ۴ سے دو بار دکھایا گیا ہے اور انڈین لابی نے اس کے لئے اخبارات کے اندر خطوط لکھے ہیں' بی بی سی کو لکھا ہے کہ اس کو دوبارہ چلاؤ ۔ تو دراصل یہ وہ پہلو ہے جس کے اوپر میں چاہتا ہوں کہ آپ گرفت کریں۔ آپ اس کو Investigate کریں۔ آپ اس کو چیک کرنے کی کوشش کریں ۔ باقی مجھے اور آپ کو اس سے پورا پورا اتفاق ہے کہ اس ملک میں کسی فرد کا بھی' مسلمان ہو یا غیرمسلم ہو' بنیادی حقوق کی ضمانت اللہ اور اس کے قانون نے دی ہے' ہمارے دستور نے دی ہے' ہمارا دینی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں اور وہ کوئی بھی دور ہو چاہے میاں صاحب کا دور ہو یا آپ کا دور ہو ۔ اس لئے اسے Politicise نہ کیجئے ۔ دونوں معاملات الگ الگ رکھیے جہاں violation ہے اس کی اصلاح کیجیے ۔ لیکن ساتھ ساتھ اس کی تحقیقات کیجیے کہ فارن ایجنسی کو یہ سہولت باقاعدہ تھانے میں سے پولیس کے ڈائیلاگ پورے دینا ' پولیس ایکشن دکھانا اور اس کے اندر ایک چیز ایسی بھی دکھائی انہوں نے کہ ایک کمانڈو جس سے انہوں نے کہا کہ یہ سادا لباس کا داڑھی والا خاص طور پر فوکس کیا انہوں نے اس کے اوپر۔ یہ چیزیں ہیں کہ جن کو دیکھنا چاہیے آپ کو جن کا تعلق نہ پیپلز پارٹی سے ہے نہ کسی اور سے اس کا تعلق صرف پاکستان کی حیثیت سے ہے اسلام کی حیثیت سے ہے اور دشمن جب ہم سے سوال کرتے ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کو چیک کریں اور یہ وہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر میں نے اس مسئلے کو یہاں رکھا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ پہلو تو ایک ہی بنتا ہے آپ کی بات صحیح ہے کہ گورنمنٹ کا براہ راست ان سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن یہ دیکھ لیں کہ اگر سرکار نے اجازت دی ہے اور اس سے پاکستان کی تذلیل ہوتی ہے کیونکہ باہر کے ملک میں جو پاکستان کا جو image بنتا ہے۔------

سید اقبال حیدر ۔ سرکار نے اس کی کوئی باقاعدہ اجازت نہیں دی ہے no official permission was granted by the Government of Pakistan اور مختلف یہ رپورٹر آتے ہیں ۔ اور مختلف جگہوں پر جاکر ۔ آج کل تو یہ distance سے بھی یہ فوکس کرلیتے ہیں ۔ مجھے نہیں معلوم تھانے والوں نے اجازت دی کہ نہیں ۔ ابھی بھی ہم مفروضے پر بات کررہے ہیں ۔ یہ فلم ضرور بنی ہے ۔ آیا فلم میں یہی تمام چیزیں کہی گئی ہیں ۔ دکھائی گئی ہیں جیسے کے معزز رکن نے بتایا ۔ اس کے بارے میں ضروری ہوگا کہ پہلے آپ فلم منگوا لیں فلم دیکھ لیں ۔ بحث تو تب ہی ممکن ہو گی جب یہ فلم دیکھی جائے۔

Mr. Chairman: I agree with you that this is not a matter, film shown by the BBC,directly concerned with the government of Pakistan

لیکن انہوں نے ایک دو پہلوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس سے پاکستان کی تذلیل ہوتی ہے کہ وہاں پر باہر دکھایا جاتاہے کہ جی پاکستان میں یہ کچھ ہو رہا ہے اپنے گھر کی بات اور ہوتی ہے۔ If presented internationally like this پھر لوگ استعمال کرتے ہیں وہ ہندو لابی بھی ہے اور دوسرے بھی ہیں اس پہلو کو دیکھ لیں in the light of this I think you are not pressing it.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین آپ سے ایک انفارمیشن بھی عرض کروں۔ یعنی آفیشلی ہندستان کی پولیس جرائم ہوں یا کوئی بھی معاملات ہوں یعنی یہ وہاں کی اپنے ٹی وی پرضرور دکھاتے ہیں یہ پالیسی ہےلیکن اصل نہیں دکھاتے۔ ہمارے ہاں گلشن کا تھانہ ہے انٹرویو ہے۔ actual in action دکھایا------

جناب چیئرمین ۔تو اس کاپتا کرلیں۔

سید اقبال حیدر ۔جناب میں پتا کروں گا ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ ملک کو بدنام کرنے کے لیے ؛ اس ملک کو بدنام کرنے والی تمام کارروایوں کی مذمت کرتے ہی ۔

Mr. Chairman: So this brings us to the end of the time for adjournment motions. Next item is presentation of laying of certain orders.

Syed Iqbal Haider: Item No 4 Sir with your permission Mr Chairman, I lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:

1. The Banks (Nationalization) (Second Amendment) Ordinance, 1994 (XXXVII of 1994).
2. The Banking Companies (Second Amendment) Ordinance, 1994 (XXXVIII of 1994).
3. The Anti Narcotics Task Force Ordinance, 1994 (XL of 1994)

Mr. Chairman: Thank you. Item No.5.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I move for leave to withdraw the Bill further to amend the Ex-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) Act, 1966. [The Ex-Government Servants (Employment with Foreign Governments) (Prohibition) (Amendment) Bill, 1986], as passed by Senate, on 12-2-1987 and transmitted to the National Assembly on 1-3-1987 and received back on 4.6.1987, as required by rule 104 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988:

جناب چیئرمین۔ کچھ فرما دیں کہ کیوں withdraw کرنا چاہتے ہیں ؟

سید اقبال حیدر۔ یہ بل پورے طور پر بن نہیں سکا تھا ' واپس آیا تھا اور اب اس کی بعد میں ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی تھی اس لئے اس کو press نہیں کیا جا رہا۔

جناب چیئرمین۔ یہ پرانا ۸۷ء کا ہے ؟

سید اقبال حیدر۔ بہت پرانا ۸۷ء کا ہے کیونکہ pending پڑا ہوا تھا اس لئے ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے۔

Mr. Chairman: So, does the House grant permission to withdraw the Bill further to amend the Ex-Government Servants(Employment with Foreign Governments) (Prohibition) Act, 1966 [The Ex-Government Servants

(Employment with Foreign Governments) (Prohibition) (Amendment) Bill, 1986],

as passed by the Senate, on 12-21987. All those.... yes.......

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ جو واپس آیا ہے وہاں سے ، آیا اس کو اسمبلی نے consider کر کے return کیا ہے یا وہاں present ہی نہیں ہو سکا اور صرف ٹائم گزرنے کی بنا پر واپس آیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر یہ present نہیں ہو سکا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ ٹائم ہے، نوے دن کے اندر شاید نہیں ہو سکتا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ pending business اٹھا کر دیکھئے اس میں سات آٹھ چیزیں ایسی ہیں جو سینٹ نے پاس کر دی ہیں اسمبلی میں پاس نہیں ہو سکی ہیں۔ تو اس کے بارے میں آپ---

سید اقبال حیدر۔ وہ ٹائم جب lapse کر جاتا ہے جس دوران میں آئین کے تحت اس کو پیش کیا جانا چاہئیے تو پھر اس کے بعد تو وہ بل lapse ہی تصور کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس میں ایک اور طریقہ بھی ہے I think the procedure is either جس طرح آپ withdraw کر رہے ہیں you are not interested یہ گورنمنٹ بل ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر نوے دن کے اندر نہیں ہوتا تو it can go to the Joint Session سو یہ اس طرح ختم نہیں ہو جاتا if you still want to pursue it لیکن آپ کو اگر دلچسپی نہیں ہے اس legislation میں گورنمنٹ کی ہے تو بھی نہیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں اس دوران میں مختلف قسم کی حکومتیں آئیں۔ ۸۷ء سے ، لیکن کسی گورنمنٹ کو اس بل میں دلچسپی نہیں تھی تو ہم نے ریکارڈ---

Mr. Chairman: All those in favour of granting permission to withdraw. Yes.

جناب شہزاد گل۔ کیوں کہ ۸۷ء کا بل ہے اور ہمیں پتا نہیں ہے کہ اس بل میں کیا ہے۔ تو یہ نہ صرف ممبر انچارج کا بلکہ ہر ایک ممبر کا حق ہے کہ وہ resolution پیش کرے کہ یہ Joint Sitting میں جائے۔ تو پہلے ہم یہ دیکھیں کہ یہ بل کیا تھا اور------

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ resolution تو اس وقت نہیں ہو گا۔ اس وقت تو مسئلہ آپ کے سامنے یہ ہے کہ Under Rule 104 -------

جناب شہزاد گل۔ 104 کے تحت تو یہ ہمارے سامنے یعنی ہاؤس کے سامنے ہے ہی نہیں۔ 104 کہتا ہے

"The Member Incharge of a Bill may at any stage of the Bill move for leave to withdraw the Bill and if such leave is granted no further motion shall be made"

یعنی جب وہ بل پاس ہو جائے یا ختم ہو جائے third reading ہو جاتی ہے اور بل پاس ہو گیا اور transmit ہو کر چلا گیا تو پھر بل ہمارے پاس ہے ہی نہیں ۔ ۱۰۷ کے تحت تو ہو ہی نہیں سکتا اب اس concept کے تحت تو یہ مسئلہ ہے ۔ رولز ۱۰۷ کے تحت آپ دیکھیں تو اگر یہ بل ہمارے پاس واپس آیا ہے تو آیا یہ ہمارے پاس pending تصور کیا جائے گا یا نہیں ۔ اگر یہ ہمارے پاس pending بل کے طور پر تصور نہیں کیا جا سکتا تو پھر ہم سے اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے اور leave کی کیا ضرورت ہے ۔ pending ہے ۱۰۷ کے تحت تو پھر ۱۰۴ کے تحت نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین۔in fact اس میں یہ بھی آئے گا کہ یہ 87 سے pending ہے ؟

سید اقبال حیدر۔یہ 87 سے pending ہے سر۔ It is just to clear the record.

جناب چیئرمین۔ نہیں اس میں یہ ہے کہ It is for the Government to decide یعنی ان کے پاس دو تین options ہیں ایک یہ ہے اس کو Joint Session میں لے جائیں اگر وہ interested ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ withdraw کر لیں ، تیسرا یہ ہے کہ withdraw کرکے دوبارہ پھر لے آئیں۔

It is up to them. But here they are saying that we are not interested in it. This is the issue before you.

پروفیسر خورشید احمد۔سات آٹھ بل ایسے ہیں جو سینٹ نے پاس کئے ہیں وہ یا اسمبلی dissolve ہونے کی وجہ سے وہاں پیش نہیں ہو سکے ہیں۔ یا اسمبلی اس پر عمل درآمد نہیں کرسکی ہے ۔یا حکومت withdraw کرے ان کو یا سینٹ خود سوچ لے کہ اسے رکھنا ہے کہ نہیں یا move کردیں جوائنٹ سیشن کے لئے۔

جناب چیئرمین۔جی۔

جناب شہزادگل۔میرا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کو withdraw کر دیں تو اور بھی بل ہیں جوکہ وہ ۸۶، اور ۸۷، میں پاس ہو گئے ہیں ۔یونانی آیدرویدک ہومیو پیتھک پریکٹیشنر ترمیمی بل ہے ۔ Transfer of Management Establishment Bill ہے اور بھی ہیں ان کو بھی withdraw کریں۔

جناب چیئرمین۔سوال یہ ہے ناں شہزاد گل صاحب کہ یہ جو بل ہیں یہ تو گورنمنٹ کے بل ہیں حکومت نے introduce کئے ہیں Private Members Bills نہیں ہیں حکومت کی اب یہ خواہش ہے کہ ہمیں اس میں دلچسپی نہیں ہے ۔ .This is what it is ۔

جناب شہزادگل ۔ میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ ہے کہ ۸۷، میں دو بل اور بھی پاس ہونے تھے اور وہ اسمبلی میں گئے ایک ۸۷، میں------

جناب چیئرمین۔یہ تو حکومت کا کام ہے کہ withdraw کرنا ہے یا مشترکہ اجلاس میں بھیجنا ہے ۔

جناب شہزادگل۔دو کو withdraw کرتے ہیں اور باقی جو رہتے ہیں ان کو بھی کریں

جناب چیئرمین۔جی

سیداقبال حیدر۔ آپ کی تجویز پر غور کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔جی آفتاب صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Sir, my submission is that it is true that this is a government Bill. It is also true that the discretion now lies with the government but the question is that they want leave of the House to withdraw this.

Mr. Chairman: Correct.

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Therefore, Sir, it has to be seen what is the area of influence of this Bill because the Bill is not here only the leave is being sought. Members don't know what the actual Bill is? Members do not know what is the field of operation of this Bill and before we grant the leave we

must know the area of operation and therefore I will request that the Bill actually as the learned Senator has said must be placed before the House, before the leave of the House can be sought for withdrawal of the Bill

جناب چیئرمین - لاءمنسٹر صاحب کیا کہیں گے آپ اس پر؟

سید اقبال حیدر - سر اس میں جب withdrawal کا سوال ہوتا ہے تو پہلے تو ایک گزارش یہ ہے کہ ہاؤس میں یہ بل پہلے present ہو چکا ہے اور نہ صرف present ہوا discuss ہوا چاہے وہ ہاؤس ۸۶ کا ہو ۸۷ کا ہو گزارش یہ ہے کہ جب withdrawal کا سوال ہوتا ہے تو اس میں رولز کے مطابق ایسی کوئی requirement نہیں ہے کہ بل کے تمام چیزوں پر بحث کرنے کے بعد ہی withdraw ہو سکتا ہے -

It is a simple formality and is not a very complicated issue. Rule 104 is very clear and it does not impose any such condition that is being desired by some of the Members it says;

> "The Member Incharge of a Bill, at any stage of the Bill move for leave to withdraw the Bill and if such leave is granted no further motion shall be made with reference to the Bill."

It is only to clear the pending record of the Senate that we considered it necessary to move this motion. If the honourable Member has objection that it should remain pending, it will be a futile exercise. It will lie in the cold freezer and will serve nobody's interest.

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Sir, my submission is that Rule 2 defines Bill. Bill means a motion for making a law and then Rule 104 says :

> "A Member Incharge of a Bill may at any stage of the Bill move for leave to withdraw the Bill."

Where is the Bill? The Bill has to be withdrawn.

Syed Iqbal Haider: It remains Bill until and unless it is passed by both the Houses and assent is given by the President and it is published in the

Official Gazette. Until such time that a Bill is passed by both the Houses it is called Bill. It is a Bill and can be withdrawn at any time.

جناب چیئرمین ۔ اقبال حیدر صاحب simply اگر آپ بتا دیں کہ یہ بل کیا ہے تا کہ ان کو پتہ چل جائے ۔

Syed Iqbal Haider: There were certain minor amendments relating to the ex-government servants' employment with the foreign countries. Now those amendments which were poroposed at that time, the Act is still there, the basic Act of 1966 is still there. Certain restrictions and prohibitions on the employment of the former government servants of Pakistan are still prevalent. It was intended to modify certain provisions and later on it was desired that those additonal conditions and amendments are not necessary. That is why, it was not pushed since 1987.

پھر جونیجو صاحب کی گورنمنٹ آئی، پھر ہماری حکومت آئی پھر نواز شریف صاحب کی آئی پھر کسی نے بھی ان amendments کی حمایت نہیں کی ، اس لئے ہم نے کہا کہ سینٹ کے ریکارڈ کو صاف کرنے کے لئے کیوں یہ پڑا رہا pending business میں۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: That is a Billl, there is a motion to pass a law that motion must be placed before the House, the Chairman can ask the House to grant leave,

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ جی میں withdraw کر رہا ہوں۔ آپ فیصلہ کر لیں اجازت دینی ہے کہ نہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں وہی تو عرض کر رہا ہوں کہ کیا ہم فیصلہ کریں ۔ کیا withdraw کریں۔ وہ ہے کہاں وہ چیز کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ Are you suggesting کہ اس کی کاپی آپ کو ملے

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Yes Sir, what I am saying that motin has been defined in the rules, now you want to withdraw that motion. That

motion must be placed before the House for taking the vote of the House.

جناب چیئرمین۔ جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین اوریجنل بل جیسے وزیر قانون صاحب نے کہا وہ موجود ہے اس کی کچھ امنڈمنٹس تجویز ہوئیں جن کو کنسڈر کرنے کے بعد سینٹ نے ان کو پاس کیا پھر دوسرے ہاؤس میں یہ گیا پاس ہونے کے لئے اب وہاں یہ ۸۷ سے پڑا ہوا ہے ۔ لیکن یہ مطالبہ فاضل ممبر کا ہے کہ بالکل ایمان بالغیب کے طور پر تو نہیں وہ چیز سامنے ضرور ہونی چاہیئے۔ کہ وہ امنڈمنٹ اگر withdraw ہو رہی ہے بل تو موجود ہے وہ امنڈمنٹ بھی کسی خاص وجہ سے گورنمنٹ نے کی ہو گی کیونکہ جب ایک اوریجنل بل بنا ۱۹۶۰ء میں تو پھر اس کے بعد حالات بیورکریسی کے لوگ تھے یا فارن سروس کے لوگ تھے انہوں نے دوسری گورنمنٹ کے ساتھ امپلائمنٹ کے لئے کوشش شروع کر دیں اس چیز کو روکنے کے لئے اگر کوئی امنڈمنٹ لائی گئی ہے کوئی سوراخ بند کرنے کے لئے کوئی حالات کا تقاضا بدل گیا تو وہ اگر امنڈمنٹ موجود ہو تو یہ فیصلہ کرنا زیادہ مناسب ہے بجائے اس کے کہ بلاوجہ ---

جناب چیئرمین ۔ میرا خیال ہے کہ there is weight in this کہ بھئی اس کو withdraw کرنا ہے یا نہیں they should know کہ بھئی کیا کرنا ہے۔

سید اقبال حیدر ۔ سر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہ سینٹ کے ریکارڈ پر پہلے ہی موجود ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ تو اس میں یہ کرتے ہیں کہ اس کو بجائے آج کے اگلے دن پر لے لیتے ہیں اور اس دن سرکولیٹ کر دیں گے۔

سید اقبال حیدر ۔ کوئی حرج نہیں ۔ ایسی کوئی اس میں قابل اعتراض بات نہیں ہے کوئی چھپانے کی بات نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میرا خیال ہے کہ یہ اچھا ہوا کہ یہ ایشو یہاں پر آ گیا ہے میں تجویز دوں گا کہ آئندہ ایسا کریں کہ جب بھی وزیر صاحب یا ممبر صاحب نوٹس دیں کہ ہم فلاں بل کو واپس لینا چاہتے ہیں تو اس نوٹس کے ساتھ اس کی کاپی لگا دیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے تو یہ سیکرٹریٹ فراہم کرے۔

سید اقبال حیدر ۔ سیکرٹریٹ میں موجود ہے may be advised to suply copy to the member

چھٹے کو بھی آپ بعد میں اگلے دن رکھ لیں for item NO.5 and 6 for both

جناب چیئرمین۔ چھٹا بھی وہی چیز ہے so ان دونوں کی کاپیاں وہ ممبران کو پہنچا دی جائیں so that they know exactly what they are going to vote on.

سید اقبال حیدر۔ بجا فرمایا۔

Mr. Chairman: Right, now we take up item No.7, Mr. Aftab Shahban Mirani.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi:. Sir, on his behalf.

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین آفتاب شعبان میرانی کا بالکل چہرہ بھی بھول چکا ہے۔ میرے خیال میں تین سیشن سے وہ نہیں آرہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ شاید کہیں مصروف ہوں گے۔

حافظ حسین احمد۔ میرا خیال ہے اگر وہ خود ہوتے تو بہتر تھا۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ بعض اوقات ان کی ذاتی ضرورت ہوتی ہے کوئی ایسے موقع ہوتے ہیں کوئی اور مصروفیت ہوتی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں کہ پچھلے -----

آفتاب احمد شیخ۔ سر یہ بہت اہم بل ہے۔

جناب چیئرمین۔ اہم تو ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب اس کو ہینڈل کریں گے۔

سید اقبال حیدر۔ ڈاکٹر صاحب کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ توڈاکٹر صاحب ہیں اب دیکھتے ہیں میرے خیال میں وہ سنبھال لیں گے۔جی جناب فرمائیے ڈاکٹر صاحب۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Secruity Force (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National

Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: So, it has been moved by Dr. Sher Afgan that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Security Force (Amendment) Bill, 1994] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! یہ ائیرپورٹ سیکورٹی ایکٹ ۱۹۷۵ میں بنایا گیا تھا ہمارے ہوائی اڈوں پر حادثات کو روکنے کے لئے تخریب کاری سے روکنے کے لئے جو ملازمین ہیں ان کے لئے ایک خاص طریقہ کار کے لئے یہ قانون ہے۔ ۱۹۸۴ء میں صورتحال یہ محسوس کی گئی کہ اس وقت safety was required more than it was in the past کیونکہ کچھ بین الاقوامی سطح پر تخریب کاری ہونا اور ہوائی جہازوں کا ہائی جیک ہونا اور اس قسم کے sensitive places پر تخریب کاری کے واقعات ہونے کی وجہ سے پاکستان کو بھی اس پر دھیان دینا پڑا اور ان کے جو ملازمین تھے جن کو ایک خاص فورس کے تحت کہ یہ حساس ادارہ کے حوالے سے ایک آرڈیننس لایا گیا ۱۹۸۴ء میں اس کے لئے جو ایکٹ تھا اس میں provisions آرمی ایکٹ کے مطابق لائی گئی اور ائیرپورٹ سیکورٹی فورس اس کے مطابق regulate ہوتی تھی یہ ایک آرڈیننس لایا گیا تا کہ یہ بھی اسی طریقہ سے خصوصی سروس ہو ۔جب مارشل لاء اٹھایا گیا تو اس کے بعد کئی کیس سپریم کورٹس میں یا سول کورٹس میں گئے، اور سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دے دیا کہ جو بھی ملازمین ہیں ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے ان کی ملازمت جو ہے وہ regulate ہو گی Civil Service Act کے تحت اور پھر ان اپیلوں کی وجہ سے جو اس اسپیشل حساس ادارے کے افراد جن کے خلاف کچھ چیزیں تھیں یا ان کی اپنی بے قاعدگیاں تھیں وہ جو نکالے گئے تھے سروس سے وہ کافی حد تک بحال ہو گئے۔

اب صورتحال یہ ہے کہ یہ ایک حساس ادارہ ہے اور اس کے حساس ادارہ رہنے کے لئے اب سپریم کورٹ کے فیصلے اور پھر سروسز ٹریبونل سے بحالی اور تمام چیزیں، تو اس میں وہ لوگ جو اس کے لئے دوبارہ درخواست دہندہ تھے وہ دوبارہ واپس آ گئے۔ اب اس کو اس ملٹری ایکٹ کے ساتھ regulate کرنے کے لئے ایک ترمیم درکار تھی ۔ اب بات یہ ہے کہ وہ ملازمین جن کے خلاف disciplinary action ہوتا ہے بجائے اس کے کہ وہ دوبارہ کورٹس میں جائیں اور پھر وہی صورتحال پیدا ہو، اس طریقہ کار سے ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو گئی ہے اور administrative

control صحیح معنوں میں نہیں رہا جس کی وجہ سے یہ خطرات ہو سکتے ہیں کہ موجودہ دور میں جو صورتحال ہے وہ آپ کے سامنے ہو تو اس کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ہے اور اس کے بدلے میں یہ ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب ان کو اپیل کا حق نہیں دیا جائے گا تو ان کے بنیادی حقوق اور دوسری چیزوں پر ڈاکہ زنی ہو گی ۔ نہیں، اس کے اندر یہ چیز موجود ہے کہ اگر کسی کے خلاف تادیبی کارروائی ہوتی ہے یا سزا ہوتی ہے یا وہ ملازمت سے برطرف کیا جاتا ہے تو اس کا باقاعدہ ایک فورم موجود ہے کہ higher ranks میں ایک ماہ کے اندر وہ اپیل کرا سکتا ہے اور اس کے خلاف ریویو بھی کر سکتا ہے تو اس طریقہ کار سے یہ ایک ترمیم لائی گئی ہے کہ کسی طریقہ سے اس کو ایک حساس ادارہ رہنے دیا جائے اور ملٹری ایکٹ کے ساتھ وہی جو صورتحال ہے وہ برقرار رہے۔ یہ ہے ائیرپورٹ سیکورٹی امنڈمنٹ بل جو لایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی شکریہ جی، anybody would like to say anything on it۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب والا! اس بل کے سلسلے میں میری ایک ترمیم-----

جناب چیئرمین۔ نہیں ترمیم تو بعد میں آئے گی ناں فی الحال تو principlеs of the Bill پر بات ہو گی ناں۔

پروفیسر ساجد میر ۔سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کرنے کے لئے میری ترمیم تھی۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ ائیرپورٹ سیکورٹی فورس کے جو ملازمین ہیں ان کو مراعات اور privilges جو دیئے گئے ہیں وہ تو ہیں سول ملازمین کے، اور ان پر پابندیاں جو لگائی جا رہی ہیں وہ فوجی ملازمین کی ہیں-----

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ نے کیا amendment دی ہوئی ہے،

پروفیسر ساجد میر ۔ جی سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کرنے کے لئے ترمیم دی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ کہاں ہے بھئی وہ amendment ہے کوئی ؛

جناب شہزاد گل ۔ یہ ترمیم جو تھی ناں پہلے سیشن میں دی گئی تھی،

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں پتہ کریں وہ کہہ رہے ہیں ہم نے دی ہوئی ہیں۔

جناب شہزاد گل ۔ نہیں جناب اس سیشن میں نہیں ، میری بھی ہے، آفتاب شیخ کی ہے، حافظ حسین احمد کی ہے کیونکہ پچھلے سیشن میں amendment جو ہیں---

جناب چیئرمین۔ اچھا یہ فرما رہے ہیں دفتر والے کہ جی یہ آپ نے پچھلے session میں یہ ترامیم دی تھیں جو lapse ہو گئی ہیں۔ تو آپ کو دوبارہ دینی چاہئے۔

حافظ حسین احمد۔ یعنی بل lapse نہیں ہو گا' amendment lapse ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ یہ دیکھ لیں نا' This is what their stand is یہ rules دیکھ کے مجھے بتائیں کہ whether their stand is correct or not' ذرا دیکھ لیں۔ look into this۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب! اس میں میں نے بھی ترمیم دی ہے۔ جہاں تک محترم ڈاکٹر شیرافگن صاحب کا تعلق ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے جو تفصیلات بتائی ہیں اس میں یہ تھا کہ خود انہوں نے بتایا کہ سپریم کورٹ میں ایک مقدمہ چلا اور جن افراد کو سیاسی بنیادوں پر ملازمتوں سے فارغ کیا گیا تھا' جن پہ الزامات لگائے گئے تھے سپریم کورٹ نے انہیں بری قرار دیا اور محکمہ کو حکم دیا' وزارت دفاع کو کہ ان کو آپ رکھیں اور آپ کو حق نہیں کہ ان کو ملازمت سے فارغ کریں۔ اور اس وقت آرمی سروسز ایکٹ میں بھی سفارش کی گئی وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے اور سپریم کورٹ کی طرف سے کہ وہاں بھی آپ اپیل کا حق دیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ یہاں پر اپیل کا جو حق ہے' جس کے تحت وہ مقدمہ جیت چکے ہیں ان سے وہ اپیل کا حق واپس لیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب ! اگر آپ ان کو آرمی ایکٹ کے تحت لانا چاہتے ہیں تو پھر ان کو مراعات بھی وہ دیں۔ یعنی مراعات تو آپ انہیں دے رہے ہیں عام سول سروسز کی اور ان پر لاگو کر رہے ہیں آپ آرمی ایکٹ تاکہ جو فورس کمانڈر ہو گا وہ جس طرح چاہے انہیں کرے اور جب بھی چاہے انہیں کورٹ مارشل کرے۔ یعنی یہ آدھا تیتر آدھا بٹیر کس طرح یعنی آپ تمام ضوابط اور قوانین لاگو کرتے ہیں اس پر آرمی کے اور انہیں مراعات دیتے ہیں آپ سول کے۔ اس پر ہم نے جی ترمیم دی ہے۔ میرے خیال میں دفعہ نمبر ۴ جو ہے اس کو حذف کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس میں اب دو پہلو ہیں نا جی۔ ایک تو ہے آپ کو کہ بھئی اس بل پہ بحث کرنی ہے' اس پر تو کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ بحث کی تو اجازت ہوتی ہے۔ لیکن اس سے پہلے سوال یہ ہے کہ جو آپ نے amendments دی ہیں اور یہ amendments اس وقت relevant ہیں کیونکہ Standing Committee کے بارے میں amendments تو فوری طور پر پیش ہوتی ہیں۔ اب ان کا کہنا یہ ہے پروفیسر صاحب آپ بھی ذرا دیکھ لیں rule 186 میں لکھا ہوا کہ

on the prorogation of the Senate all pending notices other than notice of intention to move for leave to introduce the bill shall lapse and fresh notices shall be given for notice to move an amendment.

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی نوٹس notice to do this, notice to do this, سب lapse کر جاتے ہیں - and we have to give fresh notice-

پروفیسر خورشید احمد- ان کے متعلق rules ہیں-

جناب چیئرمین- دیکھ لیں-

جناب آفتاب احمد شیخ- rule 97 دیکھیں سر آپ-

جناب چیئرمین- rule 97 یہ کہتا ہے کہ ہاں This infact supports their stand وہ کہتے ہیں کہ motion, resolution or an amendment which has been moved یعنی اس کا مطلب ہے کہ

that amendment which has been moved and is pending in the Senate shall not lapse and amendment which has not been moved will lapse.

جناب شہزاد گل- پچھلی مرتبہ ہم نے ساتھ دی تھی-

جناب چیئرمین- جناب move نہیں ہوئی ناں- یعنی آپ نے amendment کا نوٹس دیا لیکن move نہیں ہوئی-

جناب شہزاد گل- سر یہ غلط فہمی ہوئی ہے اور آج پہلا دن ہے----

جناب چیئرمین- نہیں غلط فہمی کی تو بات نہیں ہے، یہ تو قانون کی بات ہوتی ہے- اس میں غلط فہمی کی بات نہیں ہے-

پروفیسر ساجد میر- اس amendment کی کاپی circulate کی گئی ہے آج کے جو کاغذات ملے ہیں ہمیں order of the day کے ساتھ ہے -

جناب چیئرمین- یہ amendment سٹینڈ نگ کمیٹی کو refer کیا جی-

جناب شہزاد گل- نہ، یہ میرے اپنے کاغذ ہیں- یہ پرانا ہے-

جناب چیئرمین۔ پرانا ہے۔

جناب شہزاد گل۔ پچھلے سیشن کا ہے۔ میں نے جن بلوں میں amendment دی تھیں ان کے fresh notices دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، اس طرح کرتے ہیں، دیکھیں ناں، for the time being اس کو آپ مزید دیکھ بھی لیں۔ اس پر میں ابھی فیصلہ کوئی نہیں کرتا، ابھی تو یہ کریں کہ اس amendment کو چھوڑیں اس پر بحث کریں بل پر۔ next we will have discussion on the principle of the bill، نہیں، amendment تو آپ move کریں گے بل میں۔ یہ amendment جو ہے سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کی جائے یہ تو پھر ختم ہو جاتی ہے کیونکہ this has to be moved immediately, this has to be moved before we start discussion کیونکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجی جائے۔ وہ تو بحث سے پہلے ہو گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے لیے کسی stage پر ضرورت رکھتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں دیکھ لیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ دیکھیں ناں کہ جس وقت بحث شروع ہو جائے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنے والی تو پھر------

پروفیسر خورشید احمد۔ شریعت بل کے بارے میں یہ ہوا تھا کہ half discussion ہو چکا تھا اور اس کے بعد اسے---

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو ہاؤس کو اختیار ہے کہ جو مرضی ہے کرے، میں تو rules کی بات کر رہا ہوں جی۔ ہاؤس کو تو اختیار ہے کہ وہ rule suspend کر کے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن rules کے مطابق یہ ہے کہ یہ جو amendment ہوتی ہے وہ غالباً۔

پروفیسر خورشید احمد۔ مانع نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ میں پھر دیکھ لیتا ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ہم بل پر بحث شروع کر سکتے ہیں لیکن ہمیں موقع مل جائے۔

جناب چیئرمین۔ ۱۱۱ ہے۔ یہ ہے جی۔ Bill originating in the Assembly and transmitted to the Senate اس میں آتا ہے ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰ اس کے بعد ۱۱۱ ہے۔

"any Member may move as an amendment to the motion for taking the bill into

consideration."

یعنی یہ جو موشن ابھی اقبال حیدر صاحب نے پڑھا تھا اس کی

amendment, any member may move as an amendment that the Bill be referred to the Standing Committee and if such motion is carried it shall stand referred to the Standing Committee.

Prof. Khurshid Ahmed: No, where it is said that it can only be moved orally, at any stage this can be done and amendment will also be oral.

جناب چیئر مین۔ یہ oral والی بات نہیں ہوتی میں دیکھ لیتا ہوں۔ اقبال صاحب آپ دیکھیں نا اس کو?what are your views on this۔

Syed Iqbal Haider: The reference to the Standing Committee in any case takes place when a Bill originates in the Senate and when a Bill has been passed by the National Assembly and the National Assembly's Standing Committee has approved it, comes for direct discussion in the Senate and is never referred to the Standing Committee.

III کی بات کر رہا ہوں میں۔

جناب چیئر مین۔ باری باری بات کریں، پہلے آپ بات کر لیں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ تبھی ممکن ہے جب ہاؤس اس کو پاس کرے۔ اور ایسا موشن آیا ہی نہیں اس لئے ہاؤس کا اس میں پاس کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ کوئی موشن آپ کے زیر غور ہے ہی نہیں۔

جناب چیئر مین۔ جی شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس میں کوئی قباحت والی بات نہیں ہے۔ جو آج ہم نے اس کو بحث کے لئے لیا ہے۔ میں نے موو کیا ہے۔ اس میں جو رول III ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے کہ اگر اس کو بھیجنا ہے تو موشن move کرنی ہو گی اور موشن میں اگر ہاؤس کی اکثریت اجازت دیتی ہے تو یہ مجلس قائمہ کے پاس جائے گا۔

جناب چیئر مین۔ اس میں ایک اور بات بھی ہے ۱۱۲ دیکھیں۔

On the day onwhich the Bill, as a result of any of the motion under Rule 88 or on completion of the action under rule 111, is fixed for consideration, fixed for consideration

when the action under 111 is completed, so if the consideration hasstarted تبھی ہو گا because before we start consideration the action - تو ۱۱۱ والی بات تو ختم ہو گئی ناں before you start یعنی ۱۱۲ کا جو مفہوم ہے وہ یہ ہے کہ under 111 has to be completed. کہ جی اگر آپ نے مجلس قائمہ کو consideration of the Bill and it also stands in logic بھیجنا ہے تو پھر یہاں بحث کیوں کریں گے آپ Let the committee to consider it and then send it to the House. So, therefore, it is *prima facie* reffered to یہ جو موشن ہوتا ہے کہ the Standing Committee

It has to be taken into consideration before you take up the consideration in theBill.

راجہ محمد ظفر الحق - On the Order of the Day جیسے آج ہے

which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister or, as the case may be, the member giving a notice may move that the Bill may be taken into consideration. Now it comes under 111,any Member after this notice has been given..................

جناب چیئر مین - جی یہ تو انہوں نے move کر دیا ہے اب اس میں amendment ہوتی ہے -

Raja Zafar-ul-Haq:Now any Member may move as an amendment that the Bill be referred to the Standing Committee, after the motion for consideration.

جناب چیئرمین- لیکن وہ amendment نہیں ہے- یہی تو میں کہہ رہا ہوں- اگر وہ amendment آ جاتی I would have, after his motion, moved that amendment. وہ amendment تو نہیں آئی ہے - اب جو issue سامنے آ رہاہے ، وہ کہہ رہے ہیں جی ، ہم کبھی بھی move کر سکتے ہیں-

Now what has happend is that the Minister has moved that this Bill may be taken

into consideration. There is no amendment before me.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔وہ آ رہی ہے۔ وہ دے دی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو ابھی دی ہے۔ You can't take it like this سوال یہ ہے کہ amendments کے لئے بھی نوٹس ہوتا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس بل کی consideration کا نوٹس پہلے گیا ہی نہیں ۔

جناب چیئرمین۔ گیا ہے ۔ اسی لئے تو آج order of the day پر ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا ! آج یہ order of the day پر آیا ہے ۔اس کا ہمیں پہلے تو نوٹس ہی نہیں گیا ہے۔ آج لوگوں کو یہ ملا ہے ۔

(مداخلت)

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: It is not lapsable and that is why it has been retained.

جناب چیئرمین ۔ ابھی تک جو practice رہی ہے وہ یہ ہے کہ ممبران کو ایک چیز سرکولیٹ ہو جاتی ہے کہ یہ ایوان میں آ رہی ہے۔ The notice of the Minister is circulated یعنی ہمارے order of the day پر آ گیا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ وہ تو lapse ہو گیا تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ انہوں نے دوبارہ دیا ہو گا ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس سیشن کے business کا آج سے پہلے کوئی نوٹس نہیں ملا ہے۔ ہمیں کوئی ایسا نوٹس اس سے پہلے نہیں ملا کہ آج کی business کیا ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ میرے سامنے ایک نوٹس پڑا ہوا ہے جس کے مطابق ۴ مئی ۱۹۹۴ کو نوٹس دیا گیاہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے اور سینٹ سیکرٹریٹ کی طرف سے گیا ہے کہ

A copy of the following notice received from Minister for Defence is forwarded to all members of the Senate for information

یہ ہیں ہمارے سیکرٹری جنرل صاحب ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا! یہ last session کا ہے ' اس سیشن کا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ last session کب ختم ہوا تھا۔ Let me see

میرا خیال ہے کہ مئی میں تو اجلاس ہوا ہی نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ مئی میں اجلاس ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگر چار مئی کو نوٹس آیا ہے تو وہ lapse نہیں کرے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ رولز ۱۸۶ میں clear ہے کہ وہ lapse نہیں کرے گا۔

Mr. Chairman: On the prorogation of the Senate, all pending notices, other than notices of intention to move for leave to introduce a bill shall lapse.

یعنی بل والا نوٹس lapse نہیں کرے گا۔ تو لہذا اگر ۴ مئی کو نوٹس آیا ہے تو under rule 186 وہ lapse نہیں کرے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ صحیح ہے۔ That is correct.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ رول ۱۸۶ پڑھ لیں۔ رول ۱۸۶ exception create کرتا ہے کہ on the prorogation of the Senate all pending notices other than notices of intention to move for leave to introduce the Bill.

Mr. Sartaj Aziz: This is not an introduction that is an original Bill.

جناب چیئرمین۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ prima facie جو بل کے بارے میں نوٹس ہوگا وہ lapse نہیں کرے گا باقی تمام notices lapse کر جاتے ہیں ۔

جناب شہزاد گل۔ ہم نے جناب تعاون کیاہے اور انہیں بھی تعاون کرناچاہیے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے تو رولز کی بات ہوگی اور تعاون کی بات بعد میں ہوگی۔ یعنی clarify کر لیں کہ rules کیا کہتے ہیں۔ تعاون کی بات بعد میں آئے گی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! تعاون کے بارے میں جو آپ کی مرضی ہے ' وہ کریں۔ لیکن قانون اور قاعدے کے مطابق جو نوٹس دیاہوا ہے وہ lapse نہیں کرتا۔ دوسرا اس مرحلہ پر جب یہ آ پہنچا ہے تو اس پر رول ۱۱۱ کا اطلاق جیسے آپ فرمارہے تھے' نہیں

ہوتا ہے ۔ اب یہ اس بل پر discussion ہونی چاہیے۔ میری یہ گزارش ہے ۔That is clear۔

جناب شہزاد گل۔جناب والا! آپ نے خود ہی rule out کیا ہے، کہ جس section میں amendment ہوگی ' اس کی کاپی بل کے ساتھ ہوگی۔ 7(a) میں ترمیم کر رہے ہیں اور 7(f) کا حوالہ دیتے ہیں تو پھر ہمیں ان کی کاپی دینی چاہیے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ یہ کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ قانون کی بات clear ہو جائے ۔اس میں پوزیشن جو نظر آ رہی ہے ' وہ یہ ہے کہ بل کا نوٹس lapse نہیں کرتا ہے لہذا ۸ مئی کا نوٹس بدستور قائم ہے اور آپ کی طرف سے کوئی amendment نہیں آئی ہے وہ جو amendment ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے ' وہ اس وقت ہاؤس کے سامنے نہیں ہے۔ لہذا We can start with consideration of the Bill۔ اس پر آپ بات کریں۔ وہ ختم ہو گئی جس طرح آپ دوبارہ ہر بار سوالات دیتے ہیں یا اور چیزیں دیتے ہیں جب سیشن ختم ہوتا ہے تو دوبارہ repeat کرتے ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ اس کی کاپیاں بھی جمع کرا دیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کی بھی چاہیئں تھیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! یہ رول نمبر ۱۱۱ جس کے بارے میں آپ نے خود فرمایا کہ جس وقت موشن for consideration آتا ہے اس کے فوری بعد یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے تو اس وقت انہوں نے جب for consideration پیش کیا ہم اس وقت یہ کہہ رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔اس کا کوئی نوٹس ہونا چاہیئے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نوٹس ہم oral دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ Legislation میں oral نوٹس نہیں ہوتا ۔ یہ تو پھر جو مرضی کر دیا ۔ مقصد کیا ہے ۔ یہ مقصد وہی ہے جو اس پہلے آپ نے بات کی کہ Legislation ہو رہی ہے ہمیں پتہ ہونا چاہیئے کہ کیا بات ہو رہی ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہمیں موقع دیں ہم لکھ کر یہ دے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ جس کی جب مرضی ہے اٹھا کر دے دے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! یہ ٹھیک ہے کہ ہم سے already ایک قانونی غلطی ہوئی۔

جناب چیئرمین ۔اب آپ مجھ سے تو نہ کروائیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میری عرض یہ ہے کہ اگر ہماری یہ انڈر سینڈنگ تھی کہ ایک رول ہے اور اس رول کے مطابق ہمارے Notices پڑے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ چلیں اس وقت اس پر رولنگ نہیں دیتے ۔بات کچھ کلیئر ہو گئی ہے ۔ اس وقت آپ consideration پر بحث کریں کہ یہ بل جو ہے یہ کیوں نہ پاس کیا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اگر consideration پر بحث شروع ہو گئی تو رول III کا جو موقع ہے ۔ وہ تو ---

جناب چیئرمین۔ وہ گیا ۔فی الحال وہ گیا اگلی بار دیکھیں گے۔ ابھی اس پر کون بحث کرنا چاہتا ہے ۔ ساجد میر صاحب آپ کرنا چاہیں گے ۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب والا! میں نے گزارش کی ہے کہ ائیر پورٹ سکیورٹی فورس کے ملازمین کی جو شرائط ملازمت ہے جو مراعات ان شرائط کے تحت ان کو دی گئی ہیں وہ سول ملازمین کی ہیں اور اپیل کے سلسلے میں ان پر جو پابندیاں لگائی جا رہی ہیں وہ فوجی ملازمین کی پابندیاں ہیں ۔ یہ انامِلی دور ہونی چاہیئے اور بل میں اس بات کی پروویژن ہونی چاہیئے کہ اگر ان پر پابندیاں فوجی ملازمین کی سی لگائی جا رہی ہیں تو انہیں مراعات بھی فوجی ملازمین کی سی دی جائیں ۔ اور اگر ان کی مراعات سول ملازمین کی سی ہیں تو پھر ان پر پابندیاں بھی سول ملازمین کی سی ہونی چاہئیں ۔ یہ انامِلی اس بل میں دور کرنا ضروری ہے ۔

Mr. Chairman: Anybody else. Yes Aftab Sahib.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It is an important bill the amendment proposes to add sub clause (4) in section 7(a) which reads " notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force except the authority specified in sub section (1) and (2) of section 7 (f), no other Authority, Tribunal or Court shall have jurisdiction to vary, modify, alter, anul, set aside, revive or review any order passed by any officer of the Air Force or the Force authorised under the

Pakistan Army Act 1952 " Sir, the proposed amendment is establishing a discipline in the matters which are exercise of the powers of review, appeal and revision. In fact, what the proposed amendment intends to do is this that it curtails the jurisdiction of the court, the ordinary court, and establishes entirely a different order for that purpose, Sir, I want your indulgence in this matter Now, I think that in the scheme of this Act this proposed amendmend is necessary with one modification because if this amendment is not granted the discipline that is sought to be established that cannot be established. If every officer of this force is allowed to run to the ordinary courts and it seeks injunctions, seeks an order of review, judicial review from courts, the discipline will not be established in this force. This is what the aim of the amendment is, Sir. But what I had sought to introduce in this amendment was that I had felt, "notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force, except the Authority established vide sub-section (1) and (2) of Section 7(f), no other Authority, Tribunal Court shall have jurisdiction to vary, modify, alter, annul, set aside revise or review any order. After the word "order", I will only add one word, "legal" Any order legally passed by any Officer of the force. Now what I had intended was that when we add the word ' legally' norms of normal justice should be complied withnatural justic. Party he heard, should be given proper opportunity, should be provided all the opportunities and the material that is sought to be established against that party. So the word, "legally" was the only word that I wanted to add after the word, "order",, order legally passed by Officer of the force. And I accept Sir , that this is a very simple amendment and the other side does not propose to invest their officers with powers to pass illegal orders and, therefore, this should not be opposed. That was the problem and the scope of my submission. Thank you.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔ جی پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں نے جی اس کا جس حد تک مطالعہ کیا ہے اس پہلو سے میں فی الحقیقت اس پر خاصہ انبساط محسوس کر تا ہوں ۔ اگر میں نے معاملات کو ٹھیک سمجھا تو صورتحال یہ ہے کہ ASF کا اپنا قانون تھا انکا اپنا ڈسپلن تھا ۔ اس کے تحت سزا کا بھی انتظام موجود تھا اور اپیل کی گنجائش بھی موجود تھی ۔ جومیں سمجھتا ہوں کہ ہر مہذب قانون میں ہونی چاہیئے اور خود اسلام کا بھی یہ بنیادی اصول ہے کہ ایک شخص کو اپنے دفاع کا پورا موقع ملنا چاہیئے یعنی administrative action کے تدارک کیلئے جو بھی عدالتی نظام ہے اس عدالتی نظام کو آخری فیصلہ کرنے کا حق ہے ایگز یکٹیو کو نہیں ۔ اب ہوتا یہ ہے کہ ۱۹۸۴ء میں مارشل لاء کے تحت یہ حق ان سے لے لیا جاتا ہے ۔ اور ان پر ایک ایسا ڈسپلن امپوز کیا جاتا ہے جو میری نگاہ میں تو آرمی کیلیے بھی صحیح نہیں ۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے فیڈرل شریعت کورٹ نے خود آرمی کے معاملات کے اندر آرمی ایکٹ کے بارے میں کہا ہے کہ اس کے اندر جو تصور ڈسپلن کا رکھا گیا ہے وہ اسلام سے مطابقت نہیں رکھتا اور خود آرمی میں بھی وہ انسان ہیں اور آرمی کے آفیسرز بھی انسان ہیں ۔ ان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے اور وہاں بھی ظلم کی ازالے کے لئے گنجائش ہونی چاہیئے ۔ غالباً نئے قانون کی رو سے جس کے بارے میں شریعت کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا جو سپریم کورٹ میں گیا ہے اور وہاں نو سال سے pending ہے ۔ تو میری نگاہ میں آرمی کیلئے بھی غلط ہے لیکن ASF پر اس کو لاگو کرنا یہ doubly wrong ہے ۔ پھر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری موجودہ حکومت اور خاص طور سے میرے بھائی ڈاکٹر شیر افگن صاحب مارشل لاء دور کی ہر چیز کو ہدف تنقید بناتے ہیں اور بہت سے معاملات ہیں جو صحیح بناتے ہیں ۔ لیکن مجھے دکھ ہوتا ہے کہ یہاں وہ جو مارشل لاء کے دور میں ایک پابندی لگائی گئی تھی اور حق سے محروم کیا گیا تھا اور سپریم کورٹ نے حق کی محرومی کی تدارک کیلئے کوشش کی وہ دوبارہ مارشل لاء کے ضابطے کو قانون کا حصہ بنانا چاہ رہے ہیں اور وہ چیز جس کو ایک مارشل لاء آرڈیننس کے ذریعے سے ASF پر مسلط کیا گیا تھا ۔ اب قانونی ترمیم کے ذریعے سے وہ اس قانون کا حصہ بن جائے گی ۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے اس آرڈیننس کو ایک حد تک سپرسیڈ کر دیا تھا یہ کہہ کر کہ نہیں وہ سول سروس سے treat نہیں کئے گئے ہیں تو یہ بڑا بنیادی مسئلہ ہے انسانی اعتبار سے ' اسلامی اعتبار سے اور میری نگاہ میں یہ ترمیم جو ہے زیب نہیں دیتی موجودہ حکومت کو اگر وہ فی الحقیقت قانون کے بالا دستی کی دعویدار ہیں تو اسے ASF کے لوگوں کو ایک سول سروس رکھنا چاہیئے اور یہ بات کہ

ڈسپلن صرف فوج کے اوپر ہو سکتا ہے غلط ہے ۔ ڈسپلن جو ہے وہ سول سرونٹس کے لئے بھی ہے ۔ ڈسپلن پولیس کے لئے بھی ہے ۔ ڈسپلن ASF کے لئے بھی ہے اور اس ضابطے کے تحت ڈسپلن نظام ہونا چاہیئے فوج کے ضابطوں کو ہر جگہ کا امپوز کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ مارشل لائی ذہنیت ہے یہ جمہوری ذہنیت نہیں ہے ۔ یہ اسلامی ذہنیت نہیں ہے اور اس بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اس ترمیم پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے اور اپنی موجودہ شکل میں یہ ہرگز اس لائق نہیں ہے کہ سینٹ اس کی تائید کرے ۔

جناب شہزاد گل ۔جناب والا ! یہ ایئر پورٹ سیکورٹی فورس ایکٹ جو ہے یہ ۱۹۷۵ء میں پاس ہوا اور پھر ۱۹۷۷ میں disciplinary Rules ان کے تحت بنے اور ۔ایئرپورٹ سیکورٹی فورس کے ملازمین کی حیثیت سول ملازمین کی تھی یہ فوجی ملازمین کی تعریف میں نہیں آتے تھے بعد میں ان ملازمین پر پاکستان آرمی ایکٹ کا اطلاق ۱۹۸۴ء میں کیا گیا ۔ ۱۹۸۴ء میں اس پاکستان آرمی ایکٹ کے اطلاق کے بعد ان کو فوجی ملازمین تصور کیا گیا اور کافی ملازمین کو سروس سے ہٹا دیا گیا چونکہ آرمی ایکٹ کے تحت سول کورٹ میں اپیل نہیں ہو سکتی تھی اس لئے وہ بے چارے اپیل کے حق سے محروم رہ گئے لیکن بعد میں کسی نے اپیل کی اور سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا کہ ان کی حیثیت "چونکہ انکی تقرری as a سول ملازمین کی ہوئی تھی اس لئے ان کی وہ حیثیت جو ایک سول ملازم کی تھی وہ تبدیل نہیں ہو سکتی باوجود اس کے کہ ان پر پاکستان آرمی ایکٹ کا اطلاق کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ سول ملازمین تصور ہوں گے اور آرمی ایکٹ کے تحت ان کو ملازمت سے نہیں ہٹایا جائے گا ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جا سکے گا اس وجہ سے جب اپیل کا فیصلہ ان کے حق میں ہوا تو بہت سے ملازمین جن کو نکالا گیا تھا سروس سے ایئر پورٹ سیکورٹی فورس کے جو ملازمین تھے جن کونکالا گیا تھا انہوں نے پھر فیڈرل سروس ٹربیونل میں اپیلیں دائر کیں اور بہت ساروں کو پھر ملازمت پر بحال کر لیا گیا ان کو جو ملازمت پر بحال کیا گیا تو گورنمنٹ کو اب یہ خیال آیا کہ یہ تو سارے ملازمین جن کو ملازمت سے نکالا گیاہے بحال ہو جائیں گے اور ان کے خلاف جو کارروائیاں ہوئی ہیں ان کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا جائے گا اس وجہ سے یہ amendment لائی جا رہی ہے ان کے جو سول human rights ہیں ان کو اپیل کرنے کا جو سول right ہے اپیل کا ان کو اس حق سے محروم کرنے کے لئے یہ amendment اب لائی جا رہی ہے کہ پاکستان آرمی ایکٹ کے تحت جس ملازم کے خلاف انہوں نے ایکشن لیا ہے جو آرڈر پاس کیا ہے یا اس کو سروس سے ہٹایا ہے وہ آرڈر جو ہے اس کو کوئی

اتھارٹی نہ تبدیل کر سکتی ہے نہ اس کو revise کرسکتی ہے نہ review کر سکتی ہے کسی بھی طریقے سے کوئی اسے تبدیل نہیں کر سکتا تو یہ ایک نا انصافی ہے اور زیادتی ہے ان ملازمین کے ساتھ جو ایئر پورٹ سیکورٹی فورس میں تھے اور اب یہ ان لوگوں کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے چونکہ یہ حکومت اپنے دعوے کے مطابق عوامی حکومت ہے اور انکی طاقت سے اقتدار میں آئی ہے اور کہتے ہیں ہم غریب عوام کی سرپرستی کرتے ہیں یہ تو اس دعوے کے خلاف ہے جو یہ amendment لائی جا رہی ہے یہ تو برسراقتدار پارٹی کے ان دعووں کی نفی کرتا ہے کہ ہم غریب عوام کے مزدوروں کے کسانوں کے حقوق کے محافظ ہیں یہ تو ساری باتوں کی نفی ہے کہ ایک غریب ملازم سے اس کی اپیل کا حق بھی چھینا جا رہا ہے جو دادرسی سروس ٹریبونل نے یا سول کورٹ نے ان کو دی ہے یا ان کو ملازمت پر بحال کیا ہے وہ ختم کی جا رہی ہے تو یہ نہایت ہی ظالمانہ اور جابرانہ قانون ہے اس وجہ سے ہم اس ترمیم کی مخالفت کرتے ہیں۔

جناب شہزادہ گل۔دوسری بات جناب والا! یہ ہے کہ اگر اس طرح قوانین میں ترامیم لائی جانے لگیں تو پھر تو کوئی بھی قانون جو ہے-----

(اس مرحلہ پر اذان ظہر ہوئی)

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے ذرا رک جاتے ہیں۔

(اذان کے بعد)

جناب چیئرمین۔ جی جناب۔

جناب شہزاد گل۔میں جناب والا! ختم کر رہا ہوں۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب اذان کے بعد ضروری ہے کہ آدمی نماز کی تیاری کرے۔

جناب چیئرمین۔ابھی نماز کے لئے وقت ہے۔ ابھی جماعت کے لئے ٹائم ہے اور میرا خیال ہے کہ آج آپ کی تقریر نہیں ہو سکے گی کیونکہ اس کے بعد ایڈجرن کریں گے۔ آپ کی تقریر پھر سنڈے کو ہو گی۔

حافظ حسین احمد۔ جناب تقریر کی بات نہیں۔ میں آپ کو مسئلہ سمجھاتا ہوں کہ (عربی) یعنی جب نماز کے لئے اذان ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ کہ آپ نماز کی تیاری کریں۔

جناب چیئرمین۔نہیں کریں گے۔ جو کرنا چاہتے ہیں کریں گے۔ ہم بھی ابھی چلتے

ہیں۔ بس ان کی تقریر سن لیں۔ یہ سارے نمازی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب! میں گزارش کر رہا تھا کہ اگر کسی سول کورٹ میں یا ٹریبونل میں کوئی فیصلہ یا judgement, decision جو legally انہوں نے صادر کیا ہو اس میں کوئی نقص نہ ہو اور وہ ہر طرح سے قانون کے مطابق ہو تو پھر اس فیصلے کو کیوں تبدیل کیا جائے۔ تو اس وجہ سے جس طرح کہ آفتاب شیخ صاحب نے امنڈمنٹ پیش کی ہے کہ order legally passed تو order legally passed کو کیوں vary کیا جائے' اس کو کیوں anul کیا جائے' اس کو کیوں alter کیا جائے۔ یہ بالکل غلط بات ہوگی۔ اس لئے انہوں نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے کہ اس میں legally کا لفظ جو ہے اگر اس میں add کیا جائے تو یہ مناسب ہو گا اور کچھ نہ کچھ ان ملازمین کی داد رسی ہو سکے گی۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ قبل اس کے کہ میں اس کو ایڈجرن کروں آپ کی اطلاع کے لئے رول ۱۹۶ ہے جو کہتا ہے کہ Notice of an Amendment to a motion shall be given one day before the day on which the motion is to be considered یعنی اس کو کل بھی آپ دے سکتے تھے۔ unless the Chairman allows the amendment to be moved without such notice تو چیئرمین کو اختیار ہے۔ لیکن چیئرمین بھی آخر اختیار استعمال کرے گا تو حالات دیکھ کے۔ تو آپ ایک دن پہلے بھی دے سکتے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ رول ۹۴ کے تحت بھی آپ کا اختیار ہے۔

The notice of an Amendment shall be given two clear days before the day on which the clause or the schedule to the Bill is to be considered but the Chairman shall have power to allow the amendment to be moved at shorter notice

یہ تو آپ کا رول ۹۴ کے تحت بھی اختیار ہے۔

جناب چیئرمین۔ یعنی معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ نوٹس کل بھی دے سکتے تھے۔ میں نہیں جانتا کہ ۱۹۶ اور اس میں اگر کوئی تضاد آ رہا ہے۔ وہ دو دن ہے اور یہاں ایک دن لکھا ہوا ہے۔ So, any how, The House is adjourned to meet again on Sunday at 4.00 pm.

(اجلاس کی کارروائی اتوار سہ پہر چار بجے تک ملتوی ہو گئی)

[The House adjourned to meet again at four of the clock in the evening on Sunday, July 17th, 1994.]

PCPPI—684 (96) Senate—13-4-96—180.